

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
الكتاب العظيم

الذي هو نور للذين آمنوا
وهدى للذين هموا على الهدى

كتابنا العظيم
الذي هو نور للذين آمنوا
وهدى للذين هموا على الهدى

الذي هو نور للذين آمنوا
وهدى للذين هموا على الهدى

الذي هو نور للذين آمنوا
وهدى للذين هموا على الهدى

جوان سکنوں کو کہتے ہیں کہ وہ اپنے آب و ہوا سے خوش رہیں

جگرے نبات حمیتو نہیں کہہ لی دیدہ غم کہا
شبِ عدہ دل بتیاب کو دیدے دم کہا

نه اندیشه کیا سرکاره پر خوف الفت بین
جزاکی اندوختنی نطق مردانه قدم رکھا

کب تک اس طالع و ماں اس طرح تو لیا
عشق ہر جا ہی ہو گا آبرو لیا
ای کو تر ہو مگر رہی تو بال پر عین
نامی و دل جان سے بھی جسکو کہتے تو زیر
ناز کی بازوئی قاتل سے ہو تا ہر عین
تکدی ہو آگے گھبرا کی زیارت کر چکے
جب کہی آیا ترادیا وہ قدر باغ میں
تیرنی چالاکی سے ہو تا ہی یہ خوشنویس
کیا خبر تھی ہم تو آوارہ بین کی اسی
اے عہد و بیچ بتا کیوں قتل کرا لیا
بزدل کا دل بڑا نگر جان اوسکی بچھے

لائیکا حضرت بہا پرارز و لہجایکا
 در بدرخانہ بخانہ کو بولے جایکا
 خاکدانہ میر سوز غم کا لولے جایکا
 کیا خبر تھی ایک شمع تند و لہجایکا
 زخم کا مشتاق داغ آرزو لہجایکا
 کیاں پر اشتیاق جستجو لہجایکا
 فریوں سے جہیں کرھوق نگو لہجایکا
 تازہ پر جو رستم تین بیت تو لہجایکا
 تیرا جو کارا و علیز او سلی بولے جایکا
 او سلی مندی گوندنی کو کیا لہجایکا
 مجھے کیا باری جان باری عدو لہجایکا

نطق اگر خدیو رہی گایوہیں سودائی کلام
ظہور یہی تھکو ذوق گفتگوئے جمعی کا

تو سادہ ہے مثل رخ انوار دل کا
بلا دامن ہے گیسوئے یار دل کا

کہ انکار بوسہ پیر اصرار دل کا
کہ ہر حلقہ بند ہے دو چاروں کا

دل کی آواز نہ تھی کہ میں نے تجھے
 دیکھا تھا تو میں نے تجھے دیکھا تھا
 دل کی آواز نہ تھی کہ میں نے تجھے
 دیکھا تھا تو میں نے تجھے دیکھا تھا

<p> نہ جائے میرے پر بھی آزار دل کا بلائیں خریدار گریے ہوئے تین وہی عشق تھے تھے ہم کیل جسکو ہوئے آپ چھینا ترے قلوب کے کہان دل جو غمزدہ پہاڑا لکھتا ہے پتا مال ہی کا تھیں گنسی قیمت پڑا اس میں برسوں کرا گیا ہے جیلاستانا دیکھنا نامسلم تجھے چھوڑنا ہے تھا فوٹو نے ہر دم </p>	<p> رہے دست بڑل ہی بمیا دل کا شب غم میں تہا روز بازار دل کا ہوا جی کاروگ اور آزار دل کا ترو کا گیا ایک بھی وار دل کا نہیں ہوں میں انسان دو چار دل کا کجا بوسہ او کو ہے انکار دل کا یہ سینہ کبھی گھر تہا بمیا دل کا مگر جرم بھی اسے دل آزار دل کا تھیں پہر لیٹا کچھ اسے یار دل کا </p>
---	---

<p> وہی روگ جھکو ہے جو میر کو تہا سنا نطق نار ترے زار دل کا </p>	
<p> ہو جا ہی سامنا جو تہا را بہار کا گلشن میں نگلا رو گل کا اوڑا دیا پہلوی گل میں ہی جگہ جمہ ہر خار کو گلشن میں کہتا ہے وہ گل چاندنی کی پیری میں ہی میں جوانی کے دلوں جاتا رہا جنون کا وہ شور و شر تمام دل میں خیال عارفین نکلیں یا یہ لوے وہ دیکھ کر دل دمی کو جا کھال </p>	<p> اوڑ جاے رنگ غم سے سارا بہار کا میدان تیرے رنگ نے نار بہار کا کراہوں شکریا میں آرا بہار کا چمکا ہوا ہے خوب شہا را بہار کا اپنی خزانیں نگ ہے سارا بہار کا سر ہو خزان نے کیا جن اوتار بہار کا شیشے میں رنگ بہر لیا سارا بہار کا لا لکا ہے یہ پھول ہزار بہار کا </p>

دل کی آواز نہ تھی کہ میں نے تجھے
 دیکھا تھا تو میں نے تجھے دیکھا تھا
 دل کی آواز نہ تھی کہ میں نے تجھے
 دیکھا تھا تو میں نے تجھے دیکھا تھا

عہد شباب فتنے پہر کی نہ باز گشت
موسم نہ آتا نطق دیوار اہل رکا

دکھلائی زخم دل جو دل افکار آپ کا
عالم ہے وقت سیر خریدار آپ کا
تھوڑی کر مٹن بندہ ہوں سزا پکا
پسیلی ہی چاندنی سے جو برق اولٹ یا
ہر دم کے انتظار نے ہلکویا ہلاک
خس گناہ ہم عوض خلد ہی ندین
چشم کرم ہو یا کہ نگاہ عذاب ہو
دربان اور مٹاؤ در سے جو بین گلین
انگڑائی کجی تو دوپٹہ سنہال کر
پہلار با جو دام فریت فایوین
صورت جو دیکھ لیں گی تو ایمان لائیں
مگر باندہ ہی نہیں کی نہ بوسہ کو کریر
اسیب بن کے ہلکودراتا ہے جیت

ہو لے یہ سب تنہا لب سو فار آپ کا
بازار گرم ہے سر بازار آپ کا
آپ یکبار میرے مین سو بار آپ کا
ماہ چار رہے کہ خسار آپ کا
انکار سے ہی قبر ہے اقرار آپ کا
محشر کو ہو گرم جو خریدار آپ کا
مذطر ہوں مین ہی سرکار آپ کا
آکھین دیکھی روزن دیوار آپ کا
سینہ کہیں نیکہ لیں اغیار آپ کا
ہو گانہ کون کون کرتار آپ کا
کلمہ پھین کا فرد و نذر آپ کا
عمر نہ اوٹھ سکے گایہ ہزار آپ کا
سر حرہ گیا ہے سایہ دیوار آپ کا

مین نطق کر قرین خاستا تنہا جانی
آہستہ نام لکھئے بار آپ کا

لوٹن دیا ہوں غم میں اہو زنج چشم تر کا
جس پر تھکتا ہوں گزیر تو نہس کو تھکتا ہوں

تو دیکھ یا بیگانہ نبی لجامہ مین کے کوئی
کوئی تھک ہو ہر گنا سکا علاج کر یا ہر درد کا

عہد شباب فتنے پہر کی نہ باز گشت
موسم نہ آتا نطق دیوار اہل رکا
دکھلائی زخم دل جو دل افکار آپ کا
عالم ہے وقت سیر خریدار آپ کا
تھوڑی کر مٹن بندہ ہوں سزا پکا
پسیلی ہی چاندنی سے جو برق اولٹ یا
ہر دم کے انتظار نے ہلکویا ہلاک
خس گناہ ہم عوض خلد ہی ندین
چشم کرم ہو یا کہ نگاہ عذاب ہو
دربان اور مٹاؤ در سے جو بین گلین
انگڑائی کجی تو دوپٹہ سنہال کر
پہلار با جو دام فریت فایوین
صورت جو دیکھ لیں گی تو ایمان لائیں
مگر باندہ ہی نہیں کی نہ بوسہ کو کریر
اسیب بن کے ہلکودراتا ہے جیت

عہد شباب فتنے پہر کی نہ باز گشت
موسم نہ آتا نطق دیوار اہل رکا
دکھلائی زخم دل جو دل افکار آپ کا
عالم ہے وقت سیر خریدار آپ کا
تھوڑی کر مٹن بندہ ہوں سزا پکا
پسیلی ہی چاندنی سے جو برق اولٹ یا
ہر دم کے انتظار نے ہلکویا ہلاک
خس گناہ ہم عوض خلد ہی ندین
چشم کرم ہو یا کہ نگاہ عذاب ہو
دربان اور مٹاؤ در سے جو بین گلین
انگڑائی کجی تو دوپٹہ سنہال کر
پہلار با جو دام فریت فایوین
صورت جو دیکھ لیں گی تو ایمان لائیں
مگر باندہ ہی نہیں کی نہ بوسہ کو کریر
اسیب بن کے ہلکودراتا ہے جیت

عہد شباب فتنے پہر کی نہ باز گشت
موسم نہ آتا نطق دیوار اہل رکا
دکھلائی زخم دل جو دل افکار آپ کا
عالم ہے وقت سیر خریدار آپ کا
تھوڑی کر مٹن بندہ ہوں سزا پکا
پسیلی ہی چاندنی سے جو برق اولٹ یا
ہر دم کے انتظار نے ہلکویا ہلاک
خس گناہ ہم عوض خلد ہی ندین
چشم کرم ہو یا کہ نگاہ عذاب ہو
دربان اور مٹاؤ در سے جو بین گلین
انگڑائی کجی تو دوپٹہ سنہال کر
پہلار با جو دام فریت فایوین
صورت جو دیکھ لیں گی تو ایمان لائیں
مگر باندہ ہی نہیں کی نہ بوسہ کو کریر
اسیب بن کے ہلکودراتا ہے جیت

عہد شباب فتنے پہر کی نہ باز گشت
موسم نہ آتا نطق دیوار اہل رکا
دکھلائی زخم دل جو دل افکار آپ کا
عالم ہے وقت سیر خریدار آپ کا
تھوڑی کر مٹن بندہ ہوں سزا پکا
پسیلی ہی چاندنی سے جو برق اولٹ یا
ہر دم کے انتظار نے ہلکویا ہلاک
خس گناہ ہم عوض خلد ہی ندین
چشم کرم ہو یا کہ نگاہ عذاب ہو
دربان اور مٹاؤ در سے جو بین گلین
انگڑائی کجی تو دوپٹہ سنہال کر
پہلار با جو دام فریت فایوین
صورت جو دیکھ لیں گی تو ایمان لائیں
مگر باندہ ہی نہیں کی نہ بوسہ کو کریر
اسیب بن کے ہلکودراتا ہے جیت

ہر لحظہ ہوتا رہے شکایت تھی ہر مین
چشمہ تباہ کر دیر میں کچھ میر جڑا بہت

ہر دم و نہیں آنے کو تازہ بہانہ تھا
اتنا تو آسمان کہی فتنہ راتہ رات

درپردہ عرض حال کا موقع ملتا تھا
بہنگام خواب حاکم می شوق فشانہ تھا

غصے ہو جو لیا بوسا حضور کا
پاتا ہے نیور و تے اشار حضور کا
جی چوٹ جاے آپ اگر امتحان لین
نتی مست حسن ہو گئے مست شام ہی
سوعیب میں جینو تین کا تو ذکر کیا
پوچھو نہ وجہ خندہ بجا کی سیج ہے
لایا نہ تابق تجلی تو کیا عجب
کراہ کر دیا ہے فریب جمال نے
جو ہر مگر خدائے نکال ہے جان کا
جستگ کرین جو غیر تو کسیننگا لوں
کرتا ہے ملک شورش و حشت کا انتظام
جیسے نہ کو نہ کو کہہ کیجلی کی ہے جھک
سے رنگ کیف گریہ خوبی سے آہستہ مین
سورن ہوئی یہ آہ کر دل لوٹ ہو گیا
سجھتا ہوں جسں ادا و اداسی حسن

کیسے کو آسمین خرچ ہو کیا حضور کا
مچھیر کیسے شیر ہو کتا حضور کا
کیا بھوس ہے چاہنے والا حضور کا
ایتو ہوا ہے شہ دو بالا حضور کا
تصویر کو بگاڑ دے چہر حضور کا
ہنتا ہوں دیکھ کر میں قیافہ حضور کا
موسی نہیں تھا دیکھنے والا حضور کا
بندے خدا کے پڑتے ہیں کلمہ حضور کا
کیسا لطیف جسم بنایا حضور کا
پا جاؤں اگر نہ ابھی اشار حضور کا
ہی آج قصد جانب محمد حضور کا
پردے سے دفعہ نکل آنا حضور کا
فریق پیابے جام منہ حضور کا
آنسو غمین پر گیا قد بالا حضور کا
دل کر لیے تھا صحن قیاضا حضور کا

الضحا

گلشن میں باغ باغ ہو گئے کھل گیا
وہ بت بغل ہو گیا یہ فقر اکل گیا
وعدہ خلائقوں سے ہوا حسن کو رواں
دیں زبان تو اوس بت عیاں پرین ختم
ایک بت جو خود اسے غایت کیا وہ حسن
چادریں باد صبح نے اوس رخ پہ لوٹ ہی
پتیا بنو کا حال کیا پوچھے حضور
اوس طفل کا تینک ہوا اس قہر بلند
کوئی بزدل کہاں کے دوسرے کا رزق
توڑا ہوا چمن میں رنگ کا باغبان
رنگوں کی ہوم سنگے نہ لایا حسد سے تاب
ہوں اب آج صفت توں میں میں میں خوں
پر نہیر تہا نہ خوب ایضاً عشق سے
ماں، راز کھل گیا مگر الضاف شرم ہے

صیا دے کھلتے ہی کانٹا بھج گیا
چولی مری مسک گئی شاناً بھل گیا
گرہی جو سا کہہ لو کا دو الا بھل گیا
قاہلین آکے دیکھئے کیسا بھل گیا
اُسے ترے حسینو کا نفٹ بھل گیا
خوشید کا چمک کے کلن بھل گیا
او چلایا یہ رات منہ سے کلی بھل گیا
مگر اُنکے آسمان سے ڈبا بھل گیا
جاکے کہ منہ سے صاف نوا بھل گیا
فصل خزان میں تیرا دوا بھل گیا
مسیح سے تیغ لیکے مصلّا بھل گیا
سینے سے تیرا کاپیا سا بھل گیا
غیر سے تیرے دم ہی مسیحا بھل گیا
میرج کتا تھا کرئیے کو نال بھل گیا

گہر دور نطق عرصہ معنی میں جیٹنی

آگے ہمارے فکر کا گھوڑا بھل گیا

راز الفت چھپ گیا سب سمجھ سوتا ہو گیا
 سنکے میسر حال شہسپو میں اور نہیں کیا ہو گیا
 سینخ پر جل جل گئے تقدیر کے میسرے کہاں

چاک ہو کر پیر تین پردہ ہمارا ہو گیا
کیا نہ وہ بدنام ہونے کا جب ملین سوا ہو گیا
بادہ تھا انگور ہی ملین سر کا ہو گیا

[illegible]

[illegible]

آہ جو دم تا لب لب یاوہ بالا ہو گیا
 رفتہ رفتہ شمر سے شمر متا ہو گیا
 اتر شیب قت ترا منہ اس سے کالا ہو گیا
 اتر جنون کیا تو سن جشت کو کٹا ہو گیا
 حور کی تصویر ہر نقش کھن یا ہو گیا
 اے چراغ اتو کلچیا تیرا شمنڈ یا ہو گیا
 جو گیا لیکو ہمارا خطہ بین کا ہو گیا
 بننے والا تھا بہانی سے تقاضا ہو گیا
 وہ اوپر ہر جوش جوانی سے تماشا ہو گیا

لے کر قدر سینہ خدا جائے ہو البتہ یہ ورد
 آرزو مند اس سعی کے ہو لوگ اگر
 دور رکھا تھا جو اس معرکوں و مجاہدات بہر
 الی و سب و دایوں کو ہوش معوج بوی محل
 حسن یہ ہر قدم کا حرام ناز سے
 دامن جن ہنر تنگ خانے یک ہو گئے
 ہر کجوتر ہو گیا گردان قصہ یار کا
 جب کیا وعدہ وفا ہوے کا ہوئے گئے
 یعنی ہر جوش جنوں سے نکلیا لڑکھائی

کٹ گئی فرقت کی شب جب شکر کروگار
بیسر غم سوا دٹھو اے منطق تڑکا ہو گیا

دل کی جسکے بغل میں ہند جہلا
سب کی ملا اگر دل بید عا
کوئی ضمیر میں دل مجھے گویا
بلبل کسی گویا سے جا کر گلا
جو کہ دیا دیا ہمیں جو کہ ملا
سودشت چہان کی ہے ایک بلا
پاس فام کیا زین جیسا ملا
صاحب کو جوش حسن بہن لولا

سینتہ فراق سے تشنگد ا طلا
کیا مال تن زر ہے جو گنج غنما
ملنے کی کب امید تھی شکہ خدا
آواز بیڈہ جانگی مجھ سے نہ بحث کر
سچ و طلال عیش و طریح خدا کی بین
اے خارا سکو تو رکے میرا نزل و کلبا
ایو سن یو فاکو چوڑی سکتی نہیں بین تم
تفسیر یون شباب کی دو دو تین ہوتی

انما الله اعلم
 بالسرائر
 واما ما
 ذكره من
 ان الله
 لا يهدي
 القوم
 الضالين
 فانه
 لا يهدي
 القوم
 الذين
 لا يريدون
 الهدى
 واما ما
 ذكره من
 ان الله
 لا يهدي
 القوم
 الذين
 لا يريدون
 الهدى
 فانه
 لا يهدي
 القوم
 الذين
 لا يريدون
 الهدى

بدلی جو تو نے آپجگنہ مانہ بدل گیا
الضاف سے لو او سکی سین خود نیسان تجا
کیوں محمد ریزانی جبین نیاز ہے
گو خا سار لو نئے ہے گردن چمکی ہوئی
کیا دم کیا ہے ناک میں طفل شیر رنے
مضمون یہی جوڑ کی بندش ہی حسیت تر
جو روح خانے یہی یا اوس طرف کو دل

نظرین پهرین ملین رخ ترکان
جسکو ہر ایک غصہ بدن آیت ملا
کسکایہ راستی میں ہمیں نقش ملا
پیرے نیاز یوں سے سر عرش ملا
آفت ملا ہے قہر ملا ہے ملا ملا
کچھ بڑھ کے ذہن سے تمہیں گیسو ملا
والد ان تونکے بدولت خدا ملا

ای نطق لوتے عمر حسینیوں میں کی بسر
 بیج کیوں اعمین کوئی تجھے با وف ملا

کیا کرے کب تک سناؤ خود وہ چران گیا
 میں جو در دہجہ سے اوس گلگڑ گیا
 ناقہ ایللی کا شاید کیا مجھوں کو بیان
 رات دو دو آہ پہلیا سنا عمر خسار میں
 رہے یہ رہی چھوٹا خسب و دہارت با
 تمی امید آیا کر گیا گور پروہ بھی گئے
 دلفریاد سکا ہے ہر شہوہ کہ میں جو رہے
 سرین سو آہا کہی کل کا پڑھتے سے
 وحشت دل وہیں میں اچا تو ہے
 بہا گئی سفتگی نسبت تنہا یار کی

چاہے ظلم مجھ کو ارت جان ہو گیا
رات بہگی اس قدر رشتم سے طوفان ہو گیا
یا کہتی تھیں نا ایا جہی خوان ہو گیا
اس کلفت سے کہ بس کیسو پریشان ہو گیا
جو بہاری کا ذرہ تھا افشان ہو گیا
کیا غصہ ہے قتل کر کے و دیشمان ہو گیا
غم بھی سن نہ اسے آیا کہ ارمان ہو گیا
دشمن ہی و تر ہو احوال پریشان ہو گیا
گر کا نقشہ ہو گر پر کہ بیابان ہو گیا
دل پریشان ہو کے آئنا سنبلستان ہو گیا

۱۲۸

[illegible]

اسے نطق مری رہ کہ بہت آج کی ہات
 سونڈیگی آج تری کے مائے کیا

دل نے کیا کی آنکھ کا عاشق بنا دیا
 میرہ جو تو تے آنکھ میں ای دل لایا دیا
 کرتی ہے حرف شمع کو گلن باد صبح کا
 گھر ہونک بیٹھو مزا جی میسیان
 نقش خیال سے تنہی را دل کو دل لگی
 جہت میں پر ہی تو سودا کو دیکھ کر
 کیا چہر نقش فرس تھا پہلو ہی یارین
 لذت کچھ اپنی چاہ میں ہی ہلکوم نہ تھی
 کی آرزو جو پردہ اوٹھانیکلی دیکھئے
 اے روے یار آئینہ وقف جلا رہا
 گر مٹی شوق میں جو میں اوس لیٹ گیا
 دہن بندہ گئی جو سینہ زنی کی فراق میں
 کیوں سوزن جفا سہ کر دہن نو کرے
 کیا بخت و جہت نالہ دوست و ملکہ کو رہا

خلگشت میں نفس آج اوکھو بکے نطق
 نکست کو جامی گرد صبا نے اوٹھا دیا

دل سے لیکر تا بسیریاں رستا خیر تھا
 اوکی خال خط کا سودا و شور انگیر تھا

۱۳

باغیان ہوتا

بہار میں روزا لطف باغبان ہوتا

بہار میں ہوا لطف باغبان ہوتا

بہار میں ہوا لطف باغبان ہوتا

بہار میں ہوا لطف باغبان ہوتا

بہار میں ہوا لطف باغبان ہوتا

بہار میں ہوا لطف باغبان ہوتا

بہار میں ہوا لطف باغبان ہوتا

بہار میں ہوا لطف باغبان ہوتا

بہار میں ہوا لطف باغبان ہوتا

میشہ فرادی جو نقش کہو داسنگ پر
نطق وہ آرایش عشرتکہ پر ویرتہا

<p>دیکھو اوکچال گرفتار ہو گیا تو بوجو کی تو تو بہ کا پسندار ہو گیا سیرین ہوا میں نہ لے جو تھی ہو جنون گل تک نسیم میری رسائی محال ہے یہ سوچتے نہیں ہیں کہ یان گل ح کو لٹنا جو اس سے ترک کیا درد دل بڑھا فرط قلق سے رات کو کپڑے دل و جگر ترجیر پانوں میں ہے علی بند کی پڑی خیرم کراہتا ہے دل زار درد سے شوغی سے نسل برق نہ بخت نگاہ الہی تابخ کہ نظر کو ہے خیرگی جسد لے تاک جہانک لپکا تجھے بڑا رسوائی جنون نے یہ چاہ کیا سلوک زہنار سے ہوئے تے رسالت آشنا وہ دے میری نالوں کے سو ماعد و کربار کچھ ماجرا کے گریہ تو ای آشتیانہ بوجہ ایست یہ تیری شوق ہم آغوش نہیں</p>	<p>ترجیر دل کو موجد رفتار ہو گیا ہلکا گنہ سے ہو کے گران بار ہو گیا دل میں خیال تو آزار ہو گیا خار و خس چین کا ہوا دار ہو گیا جی میں ہیں خوش کہ وصل کا قرار ہو گیا پر ہنر سے میں اور ہی ہمار ہو گیا تیری تھکی میں میں کوئی سوار ہو گیا مضد ہی کا چور آج گرفتار ہو گیا پہلو ہمارا خسانہ بمبار ہو گیا خود حسن ہے نقاب رخ یار ہو گیا درہی فروغ حسن سے دیوار ہو گیا غرفی کا نام مطلع انوار ہو گیا اؤنلی تو شان بڑھ گئی میں خوار ہو گیا خود ظلم سے وہ تہک کہ کم آزار ہو گیا کسا نصیب کیئے بیدار ہو گیا پالی سو ہو سب سے وہ آزار ہو گیا جسم زار حلقہ زہنار ہو گیا</p>
---	--

در آن روز که من از آنجا رفتم
 دیدم که در آنجا یک کتبی
 در آنجا که من رفتم
 دیدم که در آنجا یک کتبی
 در آنجا که من رفتم
 دیدم که در آنجا یک کتبی

در آن روز که من از آنجا رفتم
 دیدم که در آنجا یک کتبی
 در آنجا که من رفتم
 دیدم که در آنجا یک کتبی
 در آنجا که من رفتم
 دیدم که در آنجا یک کتبی

در آن روز که من از آنجا رفتم
 دیدم که در آنجا یک کتبی
 در آنجا که من رفتم
 دیدم که در آنجا یک کتبی
 در آنجا که من رفتم
 دیدم که در آنجا یک کتبی

دل تا زک می تابا و من سید او را می
 گفتم با لون یکا که کسکا با هم را تا
 ذرا آهسته شانه تیر میشت اطهر لغو نمیش
 چرا تا می بران مثل کمر آتش غاشش می
 جلال عشق کتاب غرور حسن لاتا
 جسے منظور ہو کرے زیارت ہمین بختو
 ہم او کو آزار مانی بین وہ بکوار مانی بین
 میں در گذر اس سے نماندہ نیام فاصد
 کہیں بکھرے ہیں گل می کہیں ہیں زو
 سہلا و لطف کیوں ہو تو قتیو کا کر تیا
 را کرتی ہو جس طرح جلو کی گل افش
 بھرکتی ہی تو بر آتش گل نسکو کھلکا ہی
 نہ معلوم آج دل تو کس قلن میں بالکینیا
 نہ باز آئی ستم کر رہی سو اہوا جاسے
 ابھی غش میں تو ہی انکار چاؤ تو فکیو
 کہیں سو کر مضمون کا پڑا تھا شعر ہو سے

او نہیں انرا ہم میں ہم طرح بی انتفاقی کا
 کہ جب تک کچھ حوال نطق بزر باں پنا
 سب بوسہ لیے آج تو بند انہیں رہتا
 دیو و الو اگر سے تھا ضامنہیں او ہشتا

افقین
 افقین
 افقین
 افقین
 افقین
 افقین

یہ خوشی دل کشاں نہیں نیم وفا
 ہر سر کا میں نرا وار ہوں لیکن رب
 عکس رخ سے وہ ہوا رخ چھلکے پید
 اور کیا چاہتے ہوئے دونا تو لب
 شیب غم کون تھا گرد کا لوانی والا
 کچھ نہ شہر ترسے دانوئی صفائی آگے
 شہر دیکھا کرے کوہے پانی پانی
 ابرو کا ہوا غریبے نرالا مضمون
 نقش لبیر کی طرح لب تر غم پریم نے

جی میں کہتا ہے وہ لیگا دم قابو بد لا
 اپنی رحمت کی طرف دیکھنے تو بد لا
 روبرو پار کے رنگ گل و شہو بد لا
 بید مائی کاہن شہان شگلو بد لا
 اضطراب لب تیا ہے پہلو بد لا
 کیسا کیسا در غلطان نے پہلو بد لا
 عوق شرم کے قطر لسنے ہر سو بد لا
 خواب سا دے مطلع کا یہ پہلو بد لا
 نا تو آئی سے کہی نہ پہلو بد لا

ایک پہلو کو کئی مرتبہ باندھا اسے نطق
 کیا مضامین اشعار میں پہلو بد لا

نزع میں یہ انتظار قاصد محبوب تھا
 یہ ستم اول ہوتے تھے یوں مصوب تھا
 اف رہی پیدا جھیناں ف بھی نہ کی
 مصر یوں گئی نکمہ کا تا انہا ئی کی
 گوزن ہی میوہ تھا لیکن حلاوت تھی
 اور تو جو کچھ لکھا تھا سو لکھا تھا خط میں
 جس کو دیکھا آپ ہی بیکانہ ہی دیکھا اوسے
 خامشی حسن طلب بھی نظر عین وفا

قالضاح واج سے میں طالب مکتوب تھا
 اسوق جس سے ترا پہلا تغافل خوب تھا
 ہر ستم پر حکم صبر حضرت ایوب تھا
 شہر کنگان میں جو نو دیدہ یقین تھا
 ہر کو خرمائے لب شیریں بہت مرغوب تھا
 یہ ترا شہر تھا سلام بھی مکتوب تھا
 ساک راہ محبت جو ملا مجذوب تھا
 دل سے خواہاں وصل کا وہ لب محبوب تھا

اے یار اب جو اتنی تری محمد حسن میں
جہاں تو کوئی یار میں نہ ہی ہو چکا
موجود روی یار ہی خام چلو رہے

یوسف کو ہو نصیب بازار دیکھنا
تنکا سا میرا بدن زار دیکھنا
نکلا ہی جانے یا اولی الابصار دیکھنا

لستے نہیں ہیں دل ہی نقطہ ہو کر نکلے
چائیں ہی سہی تہ جاتی ہیں قمار دیکھنا

اوش جہاں ہے جام شراب کیا
میں خوش ہوں اس جو بیدار کیا
ہوا دیو لوہ و جوش ہے حجاب کیا
خفا تو کئے دل نے یا اضطراب کیا
لیٹ گیا سر بازار اوس ہی سے
نہیں ہے خال کا بیوجہ نقطہ جہ سے
مرے ہی نکلے کئی ہوسے یار کے دے
ادا میں ناؤ میں غم کے میں جس غم میں
سزا و نشت قدم پر کوشش نیکی
بزم گجام نگہ مست کرتی پھر سے
صدای صوری جو تیرے ناکش جوئے
وہ چہلے کو مرے دل کی جھوٹے
شیکار کی گرمی ہو آنکھ کے ٹھنڈک
وہ ایک دم تہا کہ جب غم جو جانی تھی

تو شوق دل یہ کجا روہ و حجاب کیا
پہل ہی ہو کہ جسے فخر خراب کیا
شباب یار نے کار شراب کیا
کیا نہ ضبط بنا کام سب خراب کیا
جنون کر دیتے مجھے آج کامیاب کیا
خانے خود تھے غم میں اتھاب کیا
کچھ اور گھر سے دیا واہ کیا حساب کیا
تھے تمام حسینو نہیں تھا کیا
جو اوس گلی میں گزر تو سے آفتاب کیا
تمہاری آنکھ سے میرے سیکہ خراب کیا
تو شور حشر نے خاموش ہو کے خواب کیا
زمین پہ گئی میں نے جو اضطراب کیا
کہ جب سے شرم کی چٹک کو بے نقاب کیا
یہ ساری جو کتا غیش جو حساب کیا

آیکا آئنه بھی گھورنے والا نکلا
 دل بیتاق نظر مجھے گون نکلا
 دیدہ تر نہیں گنگا سے جیسا نکلا
 میرا سودا بھی کوئی روز عاقل نکلا
 دو تلسنہ خمیں کہا لئے میں جان نکلا
 ہونو دل میں مقرر کوئی ہوا نکلا
 جی گیا منہ سے طر نام نہ او سکا نکلا
 اشی امید نہ تھی دل سے یہ جہنم نکلا
 ہی وہ قصیدہ سچے لے گا دم او سکا نکلا
 جھگو کاوش نے عزیزوں کے نکالا نکلا
 جودہ حصے سے بھی جو بن میں نہ آیا نکلا
 صبح کو آیا ہے تو شام کا نکلا نکلا

اور سکا وعدہ اسے دل نشا دیکھا
یہ فلک تیری ہی ہے بنیا دیکھا
ایک مشت خاک ہے بنیا دیکھا
درد اپنی بجے اثر فریا دیکھا
غم میں سر کا پہوڑا فیا دیکھا

شاد ہو کر دی مبارکباد کیا دیکھ
 گو کہ میں کیا ہوں مہمی فریاد کیا
 فخر آیا محض اجداد کیا
 ہم ادا کرتے ہیں رسم عاشقے
 کیوں سنیں ہم ناشکیبائی کی طعن

پیرین کی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۲۲

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

دو آیت بوسہ میں توفیق کی باتنی
میں وہ کا فیہوں نہ گہ میرا کہ ہے
دیکھو نہ کہیں جان میں نکل جاے

ماگھوں تو یہ کہتی ہو تقاضا نہیں چاہا
اتنا بھی نہ میرا شب یلدا نہیں چاہا
جان ناز تو اچھا ہے پر اتنا نہیں چاہا

سنبھلو نہ بہت کو موافقت میں تو ہوگی
بد کام کا اسے نطق تیری نہیں چاہا

کیا یا کیا پہاڑ اچھو کر میان کسی کا
چاہے مراد میں کسے ہو کدھر کر
سویا گیا حضرت جبریل کو قاصد
بیوجہ دگر گون نہیں نکلے نہ عارض
ایسے ہی ٹڑاتا ہے کوئی کشتو تکلی ہری
خوبی نے مرے شوق کی پیرویوں کیا مات
ایسا ہی بھی غمزدہ ابرو سے صدمہ کا
کیا نہ کہی سانس بھی لیتے نہیں گے
جہانم سے ارمان کر بخیر نہ نکالے
نہ ان آہ سو کا رنیم سحرے کر
کیا دھڑکے اس شاکے آئینے کو توڑو
تیار ہوئے تھے تری بنے اشری کو
کون گہن مرا چینی ہو عیش کا مذکور
تالی تو تیاں اسے بھونچری دھریں

اے دست جنون کہیں تو دامان کسی کا
راج مگر بنے دے پیمان کسی کا
آیا نہ کہی خط کسی عنوان کسی کا
لا رہا وہ کل رات تھا مہمان کسی کا
چلے گئے کہ لاشہ لیتے ہیں کسی کا
جائیگا خیال نہ پرستان کسی کا
کچے میں ہی چھوڑ دھکا نہ ایمان کسی کا
سننے ہیں کہ نازک بہت کان کسی کا
وہ اور نکالے کہی ارمان کسی کا
اڑ جائے جو منہ رو کے ہر دامان کسی کا
یہ بھی ہو اہو کہیں حیران کسی کا
کیسویں دم بہر ہو پریشان کسی کا
جیسے کوئی ناخوانہ غم مہمان کسی کا
پر کیا ہے نہیں پاتے اوہر ان کسی کا

۲۵

بہر دیا

راہ کو شاہ سے خالق تو ہم دیا
دور دور سے دیا

میں نے دیکھا ہے کہ جو کس کا دل ہے گھر کس کا
 ایسا نالہ ہے شعلہ و کس کا
 دل نہ رولن کی لی میں ہے
 جگر سے کیوں اس قدر گریہ ہو
 کچھ پر وہی بس میں کرتے ہیں
 دل نظر نہ رہے خدا کے لئے
 اوشی کیونکر یہ کہہ دیا ہے
 کان تک بھی اوسکے پہنچے گا
 نالہ بھی کا دے رہا ہے مزہ
 کیوں چھپاتے ہو اوسکے میلین
 نہیں ہے بچے نخل الفت میں
 دل ہی چلنی یہ خون گزرتا ہے

اب ہم جو کئی دسویں نہیں چھپتے اولو
 رو کا جو کہیں آج تو یوں فیصلہ ہوگا
 کہتے ہیں بی ہو گیا شیطان کسی کا
 یا ہم نہیں اب نہیں دربان کسی کا

میں ہوں تو ترسوں وہ کرے قبضہ لیون پر
 اسے نطق چسپاں لون جولی بان کسی کا

یا الہی یہ دل ہے گھر کس کا
 ایسا نالہ ہے شعلہ و کس کا
 دل نہ رولن کی لی میں ہے
 جگر سے کیوں اس قدر گریہ ہو
 کچھ پر وہی بس میں کرتے ہیں
 دل نظر نہ رہے خدا کے لئے
 اوشی کیونکر یہ کہہ دیا ہے
 کان تک بھی اوسکے پہنچے گا
 نالہ بھی کا دے رہا ہے مزہ
 کیوں چھپاتے ہو اوسکے میلین
 نہیں ہے بچے نخل الفت میں
 دل ہی چلنی یہ خون گزرتا ہے

اس گلی سے جو باؤا ہوتی نہیں
 نطق دیکھو تو ہے یہ گھر کس کا

لکنا ہے قصہ یار کو حال تباہ کا
 خامہ ہو تیرا نالہ کا دودھ ہو اہ کا

میں نے دیکھا ہے کہ جو کس کا دل ہے گھر کس کا
 ایسا نالہ ہے شعلہ و کس کا
 دل نہ رولن کی لی میں ہے
 جگر سے کیوں اس قدر گریہ ہو
 کچھ پر وہی بس میں کرتے ہیں
 دل نظر نہ رہے خدا کے لئے
 اوشی کیونکر یہ کہہ دیا ہے
 کان تک بھی اوسکے پہنچے گا
 نالہ بھی کا دے رہا ہے مزہ
 کیوں چھپاتے ہو اوسکے میلین
 نہیں ہے بچے نخل الفت میں
 دل ہی چلنی یہ خون گزرتا ہے

میں نے دیکھا ہے کہ جو کس کا دل ہے گھر کس کا
 ایسا نالہ ہے شعلہ و کس کا
 دل نہ رولن کی لی میں ہے
 جگر سے کیوں اس قدر گریہ ہو
 کچھ پر وہی بس میں کرتے ہیں
 دل نظر نہ رہے خدا کے لئے
 اوشی کیونکر یہ کہہ دیا ہے
 کان تک بھی اوسکے پہنچے گا
 نالہ بھی کا دے رہا ہے مزہ
 کیوں چھپاتے ہو اوسکے میلین
 نہیں ہے بچے نخل الفت میں
 دل ہی چلنی یہ خون گزرتا ہے

عالم نظر پرے گا بگوسے کی گاہ کا
 سینے سے عشق تک ہو دی ایک گشت
 میں شاہ ملک عشق ہوں یکومراتر
 اوس سیم تن نے دولت دیدار پر
 بچتا نہیں ہے لاکھ اوڑے طائر اثر
 لوم تو خو کو روٹے تلخی سمجھ بھی ب
 لکڑے مرہ پر آگہو نہیں کچھ خون کیلہ
 اسے دل تلخے ہو مرہ مخروئے ابر
 بس ایک چید گئے دونوں دل جگر
 پشردگی و زردی دکا ہیدگی پخت
 پھرین تو مثل قبلہ نمایر او دہر پر
 زایدین حسن رستی سے منع کر
 کیا قحط ہے اثر کا اس روز گارین
 تصویر ضعف ہوں مجھے جنبش محال ہے
 تشبیہ آج دی گئی ہے بارے
 سب بڑی ہوئی پر گاؤں تیری آنکھ

چل او فلک حریف نہو میری آہ کا
 کھینچا تو کوئی دیکھے مرے مد آہ کا
 لشکر غم و الم کا ہے دُنکا ہے آہ کا
 وامن ہوا ہے وامن دولت نگاہ کا
 پسلا ہوا ہے جال مرے دو آہ کا
 وہ ظلم او سپر اور تقاضا نساہ کا
 بوجہ نہ حال غم دل نخران پناہ کا
 وہ غم کہ رہے ہیں غم سے نباہ کا
 مارا وہ تیرا رنے ترجی نگاہ کا
 گویا کلا دلا ہوا سبز ہوں راہ کا
 وہ روے پاک قبلہ ہے مرغ نگاہ کا
 حسن محل ہے نام یہاں اس گناہ کا
 چٹتی ہے پہلچڑی سی یقینہ ہی آہ کا
 اسے درد کیا کروں یہ حصا لیکے آہ کا
 لوزنگ جم گیا مرے نخت سیاہ کا
 افسر کرا سکوناز و ادا کی سپاہ کا

اوس نقش کا منطق یہ نقشہ صفا ہے	خاک اوڑا رہا ہے رخ مہر و ماہ کا
زائد نہیں بوجہ تو بنے نہیں تاکا	جلوہ رخ اصنام میں ہو نور خدا کا

بہترین غزلوں سے لکھ کر
 دہ جانتے ہیں نام و نشان
 و لکھ کر سیکھا

یہ ناتوان ہم تری فرقت میں ہو کر ضبط فغان کے کام کیا رات کو تمام لینے لگا لپٹ کے چوہے شہباز دو نوں نے دی ہی اب جو راز و بری پہرہ ہر کے گرد سے کیا جاگوں تار مریا ہوں بھٹی بہت مردان عشق پر پیری کی آتے طاقت پاؤں تو ان کی تازگی وہ نعل میں ہی مضحک ہوئے اوس جان جان جاتی بس اسی کی	وامن جیل صطراب کا پکا تو چھٹ گیا ایسا وہوان لگا کہ مراد میں گھٹ گیا کہنے لگے میں آ کے ترے کہ میں لٹ گیا زاہد سے کچھ بربر نہیں سے چھٹ گیا صدقہ میں حج آپ کے میرے چھٹ گیا کیا تیرے لیے کوہ سے فرما دجٹ گیا سب قلہ شباک دم بہر میں لٹ گیا نکمت کا دم کنار میں غنچے کے گھٹ گیا بھضین ماری چھٹ گئیں دامن چھٹ گیا
---	---

نغم دوری بر حال ہو رہا ہے اپنا جیلہ طوفانی گرد جسم یار پھرین عشق ہی جو خفقاں ہی نہیں چارہ دل لگی سے تو رقیبوں کی فراغت پائی ہوش رہتا نہیں کیا وصل میں تقریر کرے وہ ہوا ہی تو مری گرد ہی ایک ہی ہے گردش آنکھوں کی غصہ جنبش ابرو افت ہی فلک سیر کی سیر فلک کی حاصل	ہم تشریف لے کر گئے تھے رات میں بھانڈے کو دیکھتے ہیں سخت مشکل ہو کہ سودا ہے مرکب اپنا درہ دکھائی ہو کہ ہم بھی میں اپنا ہوں جاتے ہیں تجھ دیکھ کے مطلب اپنا اور کو جائیگا کیاں جہرے مرکب اپنا سو اپنا وہ دکھائی ہی نہ کرتا اپنا نشے میں اوڑھتے ہیں پرواہی مرکب اپنا
---	---

اوپر لکھی غزلوں میں
 ہر غزل ایک نیا نیا
 دل کو دھڑکا دینا
 اور دل کو دھڑکا دینا
 اور دل کو دھڑکا دینا

بہترین غزلوں سے لکھ کر
 دہ جانتے ہیں نام و نشان
 و لکھ کر سیکھا

۲۹

بہترین غزلوں سے لکھ کر
 دہ جانتے ہیں نام و نشان
 و لکھ کر سیکھا

تو سواران غلبت تو کرب
سواران کاروان کرب

جنت کیا

<p>تمہارا شیفہ خال بھی اور بٹیاب سرور تھا دل جان کو منور آنکھیں دریغ برق بجلی یہ فرق چلوے گا سحر سے ہے یہ غلش رشک کو کہ آئینہ کیا نہ زلف نے سنبھل کو نہ نگوں خر</p>	<p>مثال مردم گزوم گزیدہ آیات وہ راحت دل جان نوریدہ آیات چلا میں لیا ہی جیسا ندیدہ آیات تمہارے سامنے کیوں آبدیدہ آیات مقابل کو وہ گیسو بریدہ آیات</p>
---	--

وہی تو طوق نہ تہارت جو کہ غفلت میں
تمہاری آن میں یہ تھا قصیدہ آیات

<p>وصلت کی شب بھی خون خنایں ہو آنکھوں کی تیلی نیکو سیدائے دل ہو اے شوقیہ ادب تو وہاں چل بیرون دل ہی ملے تو سایہ کے سو نہیں ہو کیا اگر بھی خیال رخ رشک کی تھی اے اضطراب دل تو غارت کو رہا بستر سے یوں وہ صبح اوٹا جھنجھوٹ پتھر پیچ اوٹھو مے و دو دفعت رات قرضہ جوش جو مارا بزل گردن نیں پس کیا میں بار غم بھر بار سے</p>	<p>تالا جو شرم کو ادب اگر غفل ہو اوتھا سا خال خال حسینو نکاتل ہو سوار تیرے فعل سے میں منتقل ہو کیا لطف اگر نہ تھے بدن منتقل ہو شعلہ بھڑکے دل غم جگہ مشتعل ہو ابھی تو لایا بارگاہی غفل ہو گوئی شوق و غفل سے یہ غفل ہو لیکن ایک شرم اوسے بت کا دل ہو دفتر میں آگ پہلوی عاشق میں ہو وہ نا تو ان بونٹ رخ ہی جاتی ہو</p>
---	---

پس صف ہی جو کلمہ وصف حسن طوق
خسار جو صفی تو نہ نقطہ تل ہو

تو سواران غلبت تو کرب
سواران کاروان کرب

مثال مردم گزوم گزیدہ آیات
وہ راحت دل جان نوریدہ آیات
چلا میں لیا ہی جیسا ندیدہ آیات
تمہارے سامنے کیوں آبدیدہ آیات
مقابل کو وہ گیسو بریدہ آیات

وصلت کی شب بھی خون خنایں ہو
آنکھوں کی تیلی نیکو سیدائے دل ہو
اے شوقیہ ادب تو وہاں چل بیرون
دل ہی ملے تو سایہ کے سو نہیں ہو
کیا اگر بھی خیال رخ رشک کی تھی
اے اضطراب دل تو غارت کو رہا
بستر سے یوں وہ صبح اوٹا جھنجھوٹ
پتھر پیچ اوٹھو مے و دو دفعت رات
قرضہ جوش جو مارا بزل گردن
نیں پس کیا میں بار غم بھر بار سے

پس صف ہی جو کلمہ وصف حسن طوق
خسار جو صفی تو نہ نقطہ تل ہو

تو سواران غلبت تو کرب
سواران کاروان کرب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

تیری بوی پیر بنی و بار بار جاتی ہے جب
صدہ قرب نمود کیا کہیں جیت حال ہے
اوسکی کو جی سے اگر گلزار جانی کو کہو
نکست گل سے چمن میں خوش چلتی ہے
رشتہ آتے جو پھر سے ملے چلتی ہے
ہر جگہ مٹی پڑتی ہے چلتی ہے

نطق کیا اور سکا خراج ناز اپنی گہرین
اس شرافت سے کہاں گلشن میں جلتی ہو

دیوانہ ہو گئیں کوئی حسینان میں نہ ہوگا
 کیا بعیش ہوں جو نرم حسینان میں نہ ہوگا
 اگلو ہنسی جو گر جاؤ گا و اماں میں نہ ہوگا
 گر طرے نہ میں کو کھ جائان رہو نہ گا
 گشتہ تصور سے بیابان میں نہ ہوگا
 نکست کی روش میں گلستان میں نہ ہوگا
 ورنہ ہی اگر روضہ رضوان میں نہ ہوگا
 میں رہو جو کہ گلستان میں نہ ہوگا
 کیا رہو کہ کوں گاہ گلستان میں نہ ہوگا
 اقبال بہار آئی نہ زندان میں نہ ہوگا
 انسان میں نہ سنسان بیابان میں نہ ہوگا
 تم جاؤ بیابان میں لب خوابان میں نہ ہوگا
 دیکھی میں تاج سر سلطان میں نہ ہوگا
 جس بے بی نہ گادل جائان میں نہ ہوگا

صحرایں ہوں گے زکات تائیں رہوں گا
ہوں دھجھ می شائق میں جا ہے
خیر قدر نہ کہ ہو گی میں سوکا ہوں قطرہ
ذلت سے باز خلد تو درخ اوی سمجھو
روکو گے اگر مج کو سلاسل سے عزیز
تازک ہزار ج اتنا تو چیرگی صبا ہی
اے جو میرے یاس میں تو جو ہوں گا
جاتا ہوں ٹٹکتا تھا مجھے اے جس نے
ہوں نہیں ننگ فابوی محبت
نکو ننگا میں خیر سے آوارے مانند
لے اور مجھے اے جوش جنوں کو پستان
عیسے جو چلے جرج کو اعجاز یہ بولا
جبا خیر اقبال ہوا ج پر آیا
اپنی جو محبت نہ ناکینہ ہوں گا

وہ جو کہیں کہیں
جاکر وہاں پہنچے
میں نے ان کو دیکھا
ان کے ہاتھوں میں
تیرے نام کی کتاب تھی

کاشانی

دل اس پر جلا کا شانی
دیکھو تو شاید احوال ہو
آئی تجار

سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ یہ شعر
 ایک نیا شعر ہے جس کی تائید
 اس کے معنی سے ہوتی ہے جو
 اس کے معنی سے ہوتی ہے جو

<p> میں سادہ وہ پرکار ہے ہو وصل معلوم بس برای خلق نہیں مان میں ہونگا </p>	
<p> تو خیال نگار آہنچا ساتی بزم انسا چلا سرسبز ناز سرسبز غزہ چشم پورہ موسم خشت قد و ذرا تو ساریاں بولا حال گدیز سے میری نگین کو گلہ بانغ باغ ہو جاؤ مثل طووس جام رقاص ہو یوں جو رہوں ترک چل مژہ چشم کا خیال آیا کہ دیتے ہے صاف دل کی پٹ سو سواک ایک باغیاں کوسنا </p>	<p> شب غم نگار آہنچا نشہ اوترا خبر آہنچا یک بیکہ نگار آہنچا بہت سہ سوار آہنچا شہرے مسار آہنچا وہ گیا انتظار آہنچا وہ جہین کی بہار آہنچا ساتی ابر بہار آہنچا کیا دل شہسوار آہنچا ترک گننے کٹا آہنچا اب کوئی دم میں بار آہنچا میں ہوں بی بی ہزار آہنچا </p>

<p> لطف کا دل لہا و عمر کے کو تیرا روشکار آہنچا </p>	<p> کچھ ذکر کل جو اس لب میں چل پڑا چیرا تو تہا قیت بخت سے بل پڑا وہ چاند دیکھنے جو لگے گونہ تہا مگر </p>
<p> لوہے ہمارے منہ سے تر بکیر کل پڑا نشہ میں بگڑے کہ میں بے نیل پڑا چاند اونکے دیکھنے کو اوسین کل پڑا </p>	

۲۵
 اس کا کہنا ہے کہ یہ شعر
 اس کا کہنا ہے کہ یہ شعر
 اس کا کہنا ہے کہ یہ شعر
 اس کا کہنا ہے کہ یہ شعر

سو داتا
 سو داتا
 سو داتا
 سو داتا

بچوں کو یاد دلاؤ کہ ان کی فرائض و نمازات
 مایہ صفا
 ان کی زبان پر ہر وقت
 اللہ کی حمد و ثناء ہو
 اور ان کی دل میں
 اللہ کی محبت ہو

اس کے کچھ حصہ میری دولت ہے
 مشاغل تو ہے لانی سے قابو میں
 مگر یہی قبر میں چھوڑیں یہی شمع کی

زلف و شمع سے نہیں بچے ہو لطف کیوں
 کیا کیلئے ہیں ان کے سر رضا کے سانپ

ترکے بغیر ہوئی سخت بقراریات
 یہاں لال بہن انگلیں گواہ بیزاری
 یہ انتظار تھا تیرا کہ مثل تاروں کے
 سب شکست کو تیرے زمین پر ٹکے
 بائیں بیاں کروہ ہونگے خواب حیرت
 جو نام آج کے لے کے شب چلائے
 سیاہی شب فرقت کی و ظاہر ہے
 نیاز و ناز میں تمام کر شب فصلت
 ترے فراق میں اگر ہے مرے ہمد
 نہ ہو چوا بچھاں حال تیرہ ہستون کا
 مگر کوئی کہہ کے پاس میں ات پر واہ
 کس نہ کہتے تھے بام عرش پر کیا کیا
 جگر کو تمام کے بت بکلی لطف رہ جائے
 وہ آگے دیکھتے حالت اگر ہماری رات

بچوں کو یاد دلاؤ کہ ان کی فرائض و نمازات
 مایہ صفا
 ان کی زبان پر ہر وقت
 اللہ کی حمد و ثناء ہو
 اور ان کی دل میں
 اللہ کی محبت ہو

بچوں کو یاد دلاؤ کہ ان کی فرائض و نمازات
 مایہ صفا
 ان کی زبان پر ہر وقت
 اللہ کی حمد و ثناء ہو
 اور ان کی دل میں
 اللہ کی محبت ہو

بچوں کو یاد دلاؤ کہ ان کی فرائض و نمازات
 مایہ صفا
 ان کی زبان پر ہر وقت
 اللہ کی حمد و ثناء ہو
 اور ان کی دل میں
 اللہ کی محبت ہو

کون سے فوجوں کے سپہ سالاروں کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ ان کی فوجوں نے
 کون سے فوجوں کے سپہ سالاروں کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ ان کی فوجوں نے
 کون سے فوجوں کے سپہ سالاروں کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ ان کی فوجوں نے
 کون سے فوجوں کے سپہ سالاروں کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ ان کی فوجوں نے

کیا حال شبِصال کیا گیسو ہے قریب عارضِوز وہ چہرہ نہیں ہے گیسو وین روئے ہی سے کم ہو گئے مجھ قسمت کو ملتا تھا حیلہ خواب خسار و غمیں ہے فروغِ خورشید کیوں تاروں کی چاندنی تھی شک آنا ہے نہ آنے سے زیادہ	کچھ تہی ہی نہ نصرتِ رات یا بھری ہے دراز تر رات دن بیچ میں ہے ادھر ادھر ہر ٹہنڈی ہو بلا سے بیک گرات تباہ ہوئے ہیچ اونکو در و در رات ہوتی ہی نہیں ہے اونکے گہ رات کیا بیٹھے تھے آبِ بامِ پر رات ہے صد مہ آنتل زہر رات
--	--

دیکھو نہ سحر وصال میں نطق
 الہی کے ہورات پر رات

اے اضطرابِ پردہ پردہ نشینِ دل دل بیقرار ہے نہ کہیں سے نہ کہیں اوس نو بہارِ ناز کا برقعِ یوں دل دامنِ کمر میں باندہ ذرا آستینِ دل ڈرتا ہوں میں نہ جامِ جادو کہیں اے گلِ دمنہم کا جامی کہیں دل جلِ اوجِ صبا نہ برگِ گل یا سحرِ دل پرزہ اولٹ کے تو اومیں پردہ نشین ڈرتے ہیں زمینِ شرعجامی کہیں دل	نو آسمانِ ہلانا تو ساتون زمینِ اولٹ بعد فنا نہ جھکو کوئی دفن کیجیو جسے اولٹ رہی ہے تو برگِ گلِ تیم مڑتا ہوں موتِ قتل میں تلوارِ کینچ ٹوٹ اہلئے میں دیکھ ضمِ شہم سحر ساز گلگشتِ باغ میں بیکارِ دلِ نقاب کیا جھکو اس سے ذوقِ کچا کی نہ نقاب پیشِ کمری میں جو عشاق کی تمیز باندہ ہے ہیں اضطراب کے مضمون یک قلم
--	---

یہاں پر لکھا گیا ہے کہ ان کی فوجوں نے
 یہاں پر لکھا گیا ہے کہ ان کی فوجوں نے
 یہاں پر لکھا گیا ہے کہ ان کی فوجوں نے
 یہاں پر لکھا گیا ہے کہ ان کی فوجوں نے

یہاں پر لکھا گیا ہے کہ ان کی فوجوں نے
 یہاں پر لکھا گیا ہے کہ ان کی فوجوں نے
 یہاں پر لکھا گیا ہے کہ ان کی فوجوں نے
 یہاں پر لکھا گیا ہے کہ ان کی فوجوں نے

لہڑی مطلق بلا مار زلف یار
دُری مجھی کاٹ کی جائی کہلن لٹ

دم اگر ہے تو دلا سا ہے عبت
میرے پاس آئے کہ ہوں آزاد دست
جاگ غافل کچھ تماشا دیکھ لے
یوہیں گھس دوسوہیں نا کام ہم
دل میں جٹ بھی تو گیا اکھنوشم
لے اوٹھے جاسے تیرے ہم سے
کچھ اثر ہی جب نہیں ہوتا وہاں
جنگ عشق اوس بھر خوبی سے نہیں
خود نہجست ہوں مگر مجبور ہوں
ایک تو ہو مجھ سے مطلب ہے نہیں
ہوئے لب لبیب ہے جب اوٹکو کلام

جو ٹہس ہے جب ہی تو وعدہ عبت
پہول کی پہلو میں کانشا عبت
اے مرے ظالع تو سوتا ہے عبت
درد میر کا تم کو حیل ہے عبت
لوا اوٹھا ہی دو یہ پردا ہے عبت
تو قینو کو بھٹاتا ہے عبت
آہ تے بے سود نالا ہے عبت
پھر خردش و جو شس دریا ہو عبت
جانت ہوں اوس شکوہ عبت
ہو نہویہ ساری دنیا ہے عبت
تیرا ایدل اور ادا ہے عبت

نطق لے آنا نہ وہ بت گور پر
ہم نہ کہتے کہ مرنا ہے عبت

تقریب کی تو فلک کی برائے رنج
دل سے خیال عیش بے پانوں چلی
آدم کا تن ازل میں جو عیان نظر روا
اوترا عیش چرخ کی جو کھلت بڑو

وقت نشا ہو لے ہوئے باہر رنج
جسمم جو م کر کے کجا کتا کی رنج
تقدیر نے اوٹھا کر اور دینا رنج
پاس آئے آئے میری کہیں کجا رنج

۴۱

نظر آتی ہے دل رابی طرح
 تری قسم نچدی کی سچے مئے ناب
 دہرا ہو رو برو آئینہ قد کو دیکھتے ہو
 انہیں سے آبرو بخش سیرل تو نام
 جہان پڑی میں ہیں یاد دل میں دیکھ
 خموش کہوں کہ نہ غمچہ رنگیا جا رہا
 وہ زندہ ہوں کہ لعل میں ہو کون شیشہ
 وہ زندہ ہوں کہ نہ میں جب ہو چوم
 ذری سی بات میں ہوتا ہو کچھ ہو کچھ
 مثال تیغ تو لگ جاکے سے اوافال

پکارتا ہو سب کو ہی ماہر کی طرح
 بلار ہے ہیں گلا گونٹ کر لو کی طرح
 اوڑھائے تم نے یہ ہر گنا جو کی طرح
 عزیز ہیں ہمیں آنسو ہی آبرو کی طرح
 جس میں ہیں تو خزان میں برائی کی طرح
 کچھ اوس میں نہ پڑی تیری گفتگو کی طرح
 رنگو میں درتی پہنی ہے لہو کی طرح
 لوڑ چلے جس منہ دوش پر سے کی طرح
 ہمارا دل ہی ہو نازک کشتی غمی کی طرح
 کہیں جوش میں آجا کر کہو کی طرح

خوش آتی ہے دل رابی طرح
 تری قسم نچدی کی سچے مئے ناب
 دہرا ہو رو برو آئینہ قد کو دیکھتے ہو
 انہیں سے آبرو بخش سیرل تو نام
 جہان پڑی میں ہیں یاد دل میں دیکھ
 خموش کہوں کہ نہ غمچہ رنگیا جا رہا
 وہ زندہ ہوں کہ لعل میں ہو کون شیشہ
 وہ زندہ ہوں کہ نہ میں جب ہو چوم
 ذری سی بات میں ہوتا ہو کچھ ہو کچھ
 مثال تیغ تو لگ جاکے سے اوافال

جواہر گوشت غزل کو چور دیکھا نطق
 پڑا ہر گاہ وہ آوارہ گل غمی کو کی طرح

کیا ہو آنکھ میں توخی ڈگر جی طرح
 زمین پر پڑی ہو نہ بے نی نقش کی طرح
 رسا ہوں مائے مری کیسوئی کی طرح
 رسائی اپنی جو گل تک می صبا کی طرح
 وہ بولی خیر ہونا زان بوللا کی طرح
 ہوئے جہان سے نایاب کیسا کی طرح
 تو مہر وہ ہو پا مال نقش پا کی طرح

بدلتی اب نظر آتی ہے دل رابی طرح
 مٹو نگا برز اوٹو نگا تمہارے کوچ سے
 الہی سکی کر تک کہیں پہنچ جائیں
 کہیں کے کان میں بلبل بیت کو حین
 میں ہو کر جو گیا تو کہاں غصے سے
 یہ وہ زمانہ ہی مہر وفا و شہر و حیا
 چلا ہے وہ فلک حسن جب لعل سے

نظر آتی ہے دل رابی طرح
 تری قسم نچدی کی سچے مئے ناب
 دہرا ہو رو برو آئینہ قد کو دیکھتے ہو
 انہیں سے آبرو بخش سیرل تو نام
 جہان پڑی میں ہیں یاد دل میں دیکھ
 خموش کہوں کہ نہ غمچہ رنگیا جا رہا
 وہ زندہ ہوں کہ لعل میں ہو کون شیشہ
 وہ زندہ ہوں کہ نہ میں جب ہو چوم
 ذری سی بات میں ہوتا ہو کچھ ہو کچھ
 مثال تیغ تو لگ جاکے سے اوافال

جواہر گوشت غزل کو چور دیکھا نطق
 پڑا ہر گاہ وہ آوارہ گل غمی کو کی طرح

دل کو دیکھو کہ وہ کون سا
 ہوا سے دیکھو کہ وہ کون سا
 ہوا سے دیکھو کہ وہ کون سا
 ہوا سے دیکھو کہ وہ کون سا

ہوا ہی طوق کلو خلق فاتحا کی طرح
 اور اوڑھے خاک پڑھو چشم نقشن کا بی طرح
 برس پڑی مرانی ہی و کھائی کی طرح
 ہم آئی نور کے باغ کی ہوا کی طرح
 کہ سب کو صاف نظر آئی کر بلا کی طرح
 کہنتی جہاں سے اوجھو نگاہیں کی طرح
 مرض پھیل پڑا شہر میں بالی کی طرح
 تو بیشمہ پاس منی نقشن عا کی طرح

ترا سیرازل کو ہونے سے پہلے بہت
جوید نظر سے دیکھو اس کی نگاہوں
بہر اہمیاغیر پہلے سو جائے کیا کیا
کسی دن لگایا جہان فانی میں
ہوا ہی خون منہا نزل کا نقشہ
نہوئے جوش و خروش میں سد کاظمی
تری فانی میں بہت سی شوق اکثر
مثال رو دل اوٹھکر عدو کی سیلوں کو

منہوگی کی خبر ایسی نسطق اوں کو کانوں کو
تمہاری آہ جلی جاگی ہوگی طرح

لکڑیا ٹہری ہوئی کی اثبات بطرح
 کہنے لگے ہو یا رخفات بی طرح
 ڈٹائی ہو کعبہ قبلہ حاجات بی طرح
 برہر لکڑی کئی ہو گئے رات بی طرح
 وہ شوخ بد زبان یہ یہ بات بی طرح
 جرم وفا کی پائی مکافات بی طرح
 آنکھیں کھائیں مہر کو ذرات بی طرح
 ہمتی تھی رات ارض ستموات بی طرح
 چوری چھپی ہر شب مکافات بی طرح

وصف دین میں جیتنے کی بات بطرح
 بوسے کا نام لیتی نفی تیری ہوگا لیان
 دل توڑے ہو بند و نصیحت و تسخیر
 درد و فراق سحر سحر ای یا رب سے دور
 پڑتا نہیں ہے جسے جو کروں بوسے کا مال
 ہر دم تم میں اپنی گئیے کو منگتے ہیں
 بی پردہ ہوں حضور اگر دیکھو جلوہ گر
 ای یا رب لاکھ تیری قوت میں کتنی
 جسد نکلتا کجاں کی ایدین کو تو

۴۴
 کیوں غور میں ہیں
 کہ غم میں سماؤں اور دیاروں
 کی نسبت دل راہ کے صاحبزادے کا
 مایہ پستی میں نہایت گونا گونا
 مایہ چمن و زلف خود داری
 آج کا اور داری ہے بجا بادل کا
 حسن آج کا اور داری ہے
 ہر وقت ہی ہر شکل میں
 کہ ہر گز روئے نہیں
 کہ ہر گز روئے نہیں

صاحب مبارک آپ کو عاشق نہ بنے
بجلی گری تبسم جانان سے وقعتہ

اسی ہی حکوم کی مناجات کی طرح

در ذوق و سلیقه بر حال تطبیق کا
ہے کرتا ہے وہ ذرات کی طرح

میں درامیوں کو جس تم غوثی کی طرح
 وہ رنج و دست پہن آنا ہو غوثی طرح
 لکھ جو آج شب ہجر میں نہیں بھرتا
 ہوا دماغ پر نرادر میار سے جو کسا
 ہو اسی نغمہ نشیمنی تو غرض شوق کہا
 ہماری آنکھ یہ جو حجال مسکی ہے
 لگا وہی بہت پردہ نشیمنی لایم
 لگا ہی نیا ہے دیکھ یہ کف چو نو پر
 چین میں کہہ کہ لب قیوم چوم لیا
 نہ غشقیہ کیجئے ایسا کہ روگ ہو جائے
 گلے میں یار کے چنیا کلی کا بردانہ
 مرے سوا جو کوئی اولیو کا بوسہ
 مثال ٹپک نہیں غصہ قیامت ہو
 ترے فراق میں جی کو لکھ کر دیا
 صد اسی خندہ گل دی جو توبی حق

ہنسنا دیر نچو جاو پیر ہنسی کی طرح
 جو درد زمین پر او سناو گدگد کی طرح
 بھاسا کان نچو دہر کم کھڑی کی طرح
 پو پیر آگے اور سنے لے پری کی طرح
 بے فراق میں کرتا ہوں مثنیٰ کی طرح
 کہلی ہوئی پر جو ذرات آسمی کی طرح
 جیسا دین شمع کو ہی مسخ کی طرح
 کہ گنباں اور گئی کالی کی کچلی کی طرح
 دمان غنچہ میں یا کرتی سہمی کی طرح
 لگائی جو حسین دل تو دل لہ کی طرح
 خوشی سے بھول بنا پھول کر گل کی طرح
 المیہ سکا ہی کالا ہو نیہ مہی کی طرح
 دمان یہ نقشے کمان ہنسی کی طرح
 اگر گل میں ہوں سوراخ باتری کی طرح
 شگفتہ غنچہ ہو مہال کا گل کی طرح

افزون

صدقی ترمی پسند کیس کو کیا پسند
 نگار ہے پسند نہیں آئے پسند
 دیوانے دل کی ہاں ذرا دیکھنا پسند
 وہ دل کا آئینہ مگر اونگو بنو پسند
 یوں خیال آئے چاندنی ایسی فنا پسند
 کرتی ہے اوس چریل کو میری دیا پسند
 دل ہی وہی کہ جب کو کرے دلرا پسند
 جنس گنہ تو اب آئی سوا پسند
 الہ کو بوا ہے یہ نام خدا پسند
 تیرے تو منہ سے ہے مجھے اوٹا تو پسند
 جیل و جین نہیں سی ٹھنڈی پسند

بہر شکر ہے رباً ہی تعالیٰ کی خلق کیون
کہ اس طرح گناہ کو اس نے کیا پسند

سنا جو عیش میں اکتو دم نغان فریاد
جگر فشان می آتھ کہیں میں دل فشان فریاد
فسون نازے منہ پتیر ہی تیل دیا
اذاں کبھی میں توفس تنکدی میں تبا
سنی میں جوا نہ ہوں تو کیوں ہو تو بزم
و کہا جگہ اثر اوس تک نہیج جاؤں

تو نغمہ ہو گئی اگر سب زبانیان فریاد
بس ایسے کر یہ و فریاد سے فغان فریاد
بناڑا کرے وہ مگر کسان فریاد
سنی کشتی کے میری یہاں ٹان فریاد
نہ رایگان نہ مانے نہ رایگان فریاد
مری ہوئی سے یہ نالو یہ نالو ان فریاد

سینون

۲۷

چون که در این دیوانه‌ها
که از دین و دنیا بیرون
و چون که در این دیوانه‌ها
که از دین و دنیا بیرون

۱۰۵

وہابی کے حامیوں نے ان کے خلاف ایک کتاب لکھی جس کا نام "انوار الہدیٰ" ہے۔ اس کتاب میں ان کے عقائد اور اعمال پر شدید تنقید کی گئی ہے۔

14

نماز ہوا

[illegible]

گریلی گرمی فریاد سے زبان فریاد
وگر نہ کیا زمین منہ یا نہیں
تو ضعف سے بیماری ہی تو ان فریاد
مگر نکلتے ہے نئے سے تو امان فریاد
نکل کے منہ سے ہی شاخ گل فشاں فریاد
نکل گئی مری منہ سے جو ناگیاں فریاد
عصائی م کے سہارے ہی تو ان فریاد
وہ زور شور کے نالے کہ ان فریاد
ترے ستم وہ غضب سے خونِ نیکان فریاد
اثر ہے غم کے بنی نفسِ تنہا فریاد
یہ پردہ دا محبت کی نہ زبان فریاد

برکات انہ اسند بول جائی گے
شمال و ترقی نزدیک باغوں کا ہمیں
اگر تیرے ناز کے ناز کے حضرت تمکا
یہ ہے سب نہیں سن بنکی نساوا کو
یہ ہے میں بھول ہو کہ ہے جگر کے پر کا
تو تیرے تو نہیں کہہ پڑا تم ٹھہرا
سکتا جو سالن ہی لہجہ کی بھول نکلا
نور دل میں یہ مردہ سو غم غمیت میں
مرا لہجہ اودہ بلا جس کے نفس نالہ
وہاں ہونا لہجہ ہی تاثیر عیش سے نغمہ
کلک بچا دہیچا جو سالن بن بن

یہ سنان تو چاہی ہے کہ جو میں نے
وہ لاکہ کان لگا میں مگر کمان فریاد

جوش تپش دل نهی می تو تو بدین آید
وہ قید میں پردہ کی پری ہمیں نظر بند
ہو روزین دیوار کجی آنگہ گری بند
آنگہ نہیں آبی آنگہ شوق نظر بند
یک قبض اور جان پیہر ہاں پر بند
ہاں غش ہو کی وقت آنگہ نہیں آنگہ بند

نوئے ہیں تری جوشِ حوائی ہو اگر بند
 الفت کی سیبِ لوگ بینِ طرفین بدظن
 اسی برقِ تجلی سے جلوی سے عجب کیا
 طفلی کے سبب ہیں وہ اپنی قیدِ حایین
 بنیابی دل ہے کہ ہلکا ہو میں سب
 سونا شیونم اپنے مقدر میں کہاں

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

نارنگی کے تار و تشنگل گلزار میں
 جہاں ہر شاخ و برگ سے نغمہ آواز
 ہوا کی لہریں ہر طرف سے تھکتی
 جیسے کہ ہوا کی لہریں تھکتی
 جیسے کہ ہوا کی لہریں تھکتی
 جیسے کہ ہوا کی لہریں تھکتی

کھایا عذیب

کھایا عذیب

کھایا عذیب

کھایا عذیب

کھایا عذیب

کھایا عذیب

کھایا عذیب

کھایا عذیب

کھایا عذیب

کھایا عذیب

کھایا عذیب

کھایا عذیب

کھایا عذیب

کھایا عذیب

کھایا عذیب

<p>میں سینہ صد جاں کماؤں گراپنا تالیق شش دل کے حسینا جہان بین انداز ہو سو اگم ہو جو آزار محبت مان گرنے نیا کوئی نکر اکسین کا ارباب تصور کہے دیکھیں نہ آنکھیں</p>	<p>سینے کو ابھی شرم سے کراگل تر بند بریان مری فسون محبت کی ہن تر بند سورش رپے ہو جای جو ناسو جو گنبد امی امن گان یہ ہماری ہن جگر بند رتا ہے یہیں خانہ آباد کا در بند</p>
--	--

<p>ہو کاش نقاب نکی مری ننگہ پردہ اور وہی ہوں غرطوق ستر کا نظر بند</p>
--

<p>دل آہ کو اور آنکھ گریاش کو کیا بند بلبیل کے طرح ہم بھی گلہ جی اوڑھتے تب جاؤ گی سورش سکرنا سو جگر کے حد ہو گئی بس ای دل بیتیاتیش کی گلزار میں آمد ہے بت پردہ بین کی جی میں ہر ذرا پیر کے میدان سخن خیال نقاب اسکی ہو رنگین گل سے قافل سے ہمت بحر میں سر میرا پیرا رنگ روئی ہاتھو میں تو لاتی من لیا بے تابے دل سے تو میں ٹرونگا شہر اوس لف سیفام کا دل میں ہو تصور نکلت کو اوڑھ کر اکل کو تو زلف چمن میں</p>	<p>گوزی میں دریا ہونہ مٹی میں ہونے ہو جاتی دل کے اگر ایک کے پاس بند مر ہم تو ہو ہندی تری پتی ہو خاند بعد ذرا رحم کہ دم ہونے لگا بند نکلت سے کہو جا کر گویا راہ صبا بند مدت سے ہمارا فرس طبع ہو جا بند سار رک گل کا کوئی نازک سا لگا بند ہو جای خفاق اسکو ہوشیو کا لگا بند شوخی میں کہ اس شوخی سے منہ تری پا بند ہر بند سے ہو جایکا تا صبح جدا بند شیشے میں سر بدلی ہو کر ہے بلا بند اور آہو لئے کروں میں ہم با صبا بند</p>
---	---

نارنگی کے تار و تشنگل گلزار میں
 جہاں ہر شاخ و برگ سے نغمہ آواز
 ہوا کی لہریں ہر طرف سے تھکتی
 جیسے کہ ہوا کی لہریں تھکتی
 جیسے کہ ہوا کی لہریں تھکتی
 جیسے کہ ہوا کی لہریں تھکتی

دہلی کے بادشاہ نے ہندوستان کے بادشاہ کو خط لکھا کہ
 میں نے تم کو فتح کیا ہے اور تم کو ہندوستان کا بادشاہ بنایا ہے
 اب تم کو میرا بیٹا بنانا چاہیے اور میری بیوی سے شادی کرنا چاہیے
 اگر تم نے میری بات مان لی تو میں تم کو ہندوستان کا بادشاہ بنا دوں گا
 اگر تم نے میری بات نہ مان لی تو میں تم کو ہندوستان کا بادشاہ نہ بنا دوں گا
 بادشاہ نے اس خط کو پڑھا اور اس سے بہت غصہ ہوا
 اس نے کہا کہ میں نے تم کو فتح کیا ہے اور تم کو ہندوستان کا بادشاہ بنایا ہے
 اب تم کو میرا بیٹا بنانا چاہیے اور میری بیوی سے شادی کرنا چاہیے
 اگر تم نے میری بات مان لی تو میں تم کو ہندوستان کا بادشاہ بنا دوں گا
 اگر تم نے میری بات نہ مان لی تو میں تم کو ہندوستان کا بادشاہ نہ بنا دوں گا

تخصیص کر اس میں کوئی خار کھلے
 لگ جلتے میں اس طرح ترہ مثل صبا بند

دیوار کو پہاڑوں کا جو دروازہ ملا بند
 دیوانی تمہاری نہیں بچر کے پابند
 کھڑے ترے ہمراہ تو ہوا اسکا گلابند
 اب بھر کی شب یہ ہی ایک سی گلابند
 آنکھ کی شب یہ میں ہی یار ہو گیا بند
 سو میں آج کا جو کہیں آئے گلابند
 گرمی میں منوں کہ انکھ کے کا گلابند
 ایک ایک گرہ میں ہی دل کی ایک گلابند
 ایک سی سارے دروازہ کیا نہ کیا بند
 خوشرو کا مقید نہ طحدر کا پابند

کہیں ترہ آنے کو نہیں مثل صبا بند
 مجنون خود آ کر کو یہ زیور ہو مبارک
 بالفرض اگر رکنی بھی جسم کیڑ کر
 مانا کہ سنو کیا جو تھا وصل نہیں لطف
 ہر شے بچتا ہے ترار و پربنا کر
 کیا کیا میری جانب سے اونہیں سو سے آئے
 اوس شرم کی تیل کی جھمکے سینہ دکھایا
 وہ زلف عجب خانہ بزمی ہے جس میں
 کس بات کی بندش نہ تھی ہم پہاڑوں
 میں بندہ بجان اسکا ہونچا جو دل

بے مغرور نہیں براوٹھانے کی ہوا ہے
 ہونی سے جا بونہیں قطع طعن ہوا بند

جو جو جی بہن ہوا نہیں تمہارے گہنڈ
 جس طرح ہو سپاہ کو سردار پر گہنڈ
 اب تک تھا اپنے زعم میں جی پر گہنڈ
 کرتے ہیں ناز و حسن کے مریا پر گہنڈ
 ناحق ہے جھکو خونی اشعار پر گہنڈ

ابرو پر او کو کو مکتو تلوار پر گہنڈ
 ناز و ادائی گشت قومی یون پر گہنڈ
 غیر وئے وہ طامری اندا کے واسطے
 رکتی ہیں ناز و حسین ناز و حسن پر
 کہتے اثر جو یار کے دل میں تو بات تھی

دہلی کے بادشاہ نے ہندوستان کے بادشاہ کو خط لکھا کہ
 میں نے تم کو فتح کیا ہے اور تم کو ہندوستان کا بادشاہ بنایا ہے
 اب تم کو میرا بیٹا بنانا چاہیے اور میری بیوی سے شادی کرنا چاہیے
 اگر تم نے میری بات مان لی تو میں تم کو ہندوستان کا بادشاہ بنا دوں گا
 اگر تم نے میری بات نہ مان لی تو میں تم کو ہندوستان کا بادشاہ نہ بنا دوں گا

چند روز کے بعد میری طبیعت میں ایک عجیب سی تبدیلی آئی۔ میری آنکھیں کھلیں اور میں نے دیکھا کہ میری ساری زندگی ایک بڑے بڑے گڑبڑ میں گزر چکی ہے۔ میری ساری زندگی ایک بڑے بڑے گڑبڑ میں گزر چکی ہے۔ میری ساری زندگی ایک بڑے بڑے گڑبڑ میں گزر چکی ہے۔

چند روز کے بعد میری طبیعت میں ایک عجیب سی تبدیلی آئی۔ میری آنکھیں کھلیں اور میں نے دیکھا کہ میری ساری زندگی ایک بڑے بڑے گڑبڑ میں گزر چکی ہے۔ میری ساری زندگی ایک بڑے بڑے گڑبڑ میں گزر چکی ہے۔ میری ساری زندگی ایک بڑے بڑے گڑبڑ میں گزر چکی ہے۔

میرے تو اضطراب کی یوری تر نہیں گیسٹا روی یار کو سترہ حسن کا معشوق کی ہر ذات بننا زوئی نیاز	نملو ہی کیا بلندی دیوار پر گھمنڈ زیبا سے گل کو سنبھل گلزار پر گھمنڈ ایدل پچھو گرم یار پر گھمنڈ
--	--

اسی خط کوئی بات کی کیا بات ہو مگر
شاوہین ہم میں ہی ہو گفتار پر گھمنڈ

کیونکر میری زبان نہ نکلا سخن لہند سنگ نکلے تیغ چٹا کر کیا ہے قتل ستاوہون تم نہ مجھ سے تعلی کے لہجہ دو کیو یہ بڑے کے ہیں گلزار حسن میں بوسے لب و قن کے مجھ تم عطا کرو لذت یہ پائی نفس کشی کے جو اختیار ہو صلح پر شراب پین پہر نری اور این میو کی طرح کھاؤ ہیں یو انگان عشق	جوتے ہیں توں لب شیریں میں لہند لفقہ زمان گور کو ہے میرا سن لہند ہو گا تمہاری بات سے میرا سخن لہند خزما ہی لب لہند یہ سبب ذوق لہند کہاتے ہیں میوے باغ کی مرغ چمن لہند کہاؤں جو تلخ شے تو مرا ہوسن لہند پھر کہے گا باقی پیمان شکن لہند تیرہ میں تیری تہ کے اس سنگ لہند
--	---

دھوئی ہوئی زبان ہو کر کے اب کے
وہ خط کا ہی نہایت سخن لہند

الف جو ہو لہے اتر اوسکا نہو کیونکر سر کر بھی ہوئی فن و سی بت کی گل میں جس تک جوانی میں گل تر کا کھائے وہ نہ کرے کیون نہ تر احسن جوانی	ہم ہو رہیں جسکے وہ ہمارا نہو کیونکر اس نئی وفا کا میں جوئی نہو کیونکر بہر خاک کا تیلابھی تماشا نہو کیونکر جب فصل بہار آئی تو سودا نہو کیونکر
--	---

چند روز کے بعد میری طبیعت میں ایک عجیب سی تبدیلی آئی۔ میری آنکھیں کھلیں اور میں نے دیکھا کہ میری ساری زندگی ایک بڑے بڑے گڑبڑ میں گزر چکی ہے۔ میری ساری زندگی ایک بڑے بڑے گڑبڑ میں گزر چکی ہے۔ میری ساری زندگی ایک بڑے بڑے گڑبڑ میں گزر چکی ہے۔

ہر ایک مراد معجب انہو کیونکر
 تو زلف شب خواب لیا نہو کیونکر
 ای بارگاہ ہو تو ایسا نہو کیونکر
 بدنام نہ کیسے وہ رسوا نہو کیونکر
 طوطی کی طرح آئینہ گویا نہو کیونکر
 جی کہتا ہوں خواہش مجھ اہل نہو کیونکر
 بہر پر کوئی مشتاق تماشا نہو کیونکر
 تیرے لیے آغوش تمنا نہو کیونکر
 نیچے نظر آتے نہیں وعدا نہو کیونکر
 ہوس کی ہوس در زیادا نہو کیونکر

وصف دہن یار میں منظور ہے وقت
 اوس رخ کو اگر حسن میں ٹھہری ہو
 کیا ترک محبت کے ستم کر کے شکایت
 بہن عاشق و مشوق تو یگانہ و قالب
 منہ دیکھ کے کیونکر نہ رہے اب کاکلمہ
 انسان ہوں فرستہ نہیں کیونکر نہانگو
 تیلی لپٹ وہ وہ بت پردہ نشین ہے
 جب باغ کو تو جای تو جو خجہ ہو کھل کر
 قابو میں سے آگے ہو جلتے ہو فقرہ
 اقبال شیریں گل نہ چکے کیڑی چاٹ

مر جاؤں میں جبرہ ہے دفن آئے
 ای نطق لب گو رہے شکو انہو کیونکر

دل میں ہو چار ماں بھون کر دہو کر
 دیوانہ آسمان ہو مجھ کو جو جیتا ہے
 میں کیا کر فرشتے واقف نہ بخش ہو کر
 آئی خزان چین میں مٹی میں مل کو گل
 میں مر گیا تو وحشت رورو کو کہی
 اگر تری گلی میں کیا خاک قدرانی
 تسکین کو دیکھ ماندرہ نخل میں

اب نے دم و دھکے دم ہای رہو کر
 و فانا لوعین اوڑے کالہس گرد ہو کر
 خود دل میں آسمایا بیدر و در ہو کر
 رنگ بہار اور تاپہر تاپہر گرد ہو کر
 کیسا تہکا پڑا ہے فخر انور و ہو کر
 سنگر غبار اوٹھیں بیٹھے تے گرد ہو کر
 پہلو سے اوٹھنے ظالم تو دلکا در ہو کر

دای غزل
 ہر ایک مراد معجب انہو کیونکر
 تو زلف شب خواب لیا نہو کیونکر
 ای بارگاہ ہو تو ایسا نہو کیونکر
 بدنام نہ کیسے وہ رسوا نہو کیونکر
 طوطی کی طرح آئینہ گویا نہو کیونکر
 جی کہتا ہوں خواہش مجھ اہل نہو کیونکر
 بہر پر کوئی مشتاق تماشا نہو کیونکر
 تیرے لیے آغوش تمنا نہو کیونکر
 نیچے نظر آتے نہیں وعدا نہو کیونکر
 ہوس کی ہوس در زیادا نہو کیونکر

ہر ایک مراد معجب انہو کیونکر
 تو زلف شب خواب لیا نہو کیونکر
 ای بارگاہ ہو تو ایسا نہو کیونکر
 بدنام نہ کیسے وہ رسوا نہو کیونکر
 طوطی کی طرح آئینہ گویا نہو کیونکر
 جی کہتا ہوں خواہش مجھ اہل نہو کیونکر
 بہر پر کوئی مشتاق تماشا نہو کیونکر
 تیرے لیے آغوش تمنا نہو کیونکر
 نیچے نظر آتے نہیں وعدا نہو کیونکر
 ہوس کی ہوس در زیادا نہو کیونکر

دنيا و ده بسواهي ز ايد كه بهانيس لگی
چل هونده ساهه مگر اوس محرت تلو
كيا جان پرگي هسته قاتل جو لوٹ آيا
اوس انجمن مين مير اعمار كے برابر
سيكهي ملكر شرات فتنه بنه قياست

ممكن نين نونچا عورت سي مرد هوكر
اسے چرخ كيا ليكا بهوده كرد هوكر
بسمل تنش تين بهرين سرگرم هوكر
دل كا سايشنا تها او نشا تها درد هوكر
اوس چشم سمره كين دنبا له كرد هوكر

اي نطق به طرح يرونيا كو جيل في الا
كيا نرم سخت هوكر كيا گرم و سرد هوكر

اي جان نكلی وقت مين درد هوكر
اوڑ جاي هوپ تيرے جلويسے كرد هوكر
رنك وفا والفت محبوبون پر جميا
مردان حق كو جو كچه بوني بهواني نيا
جاړون مين هوپ كهاني و نه زرين
دلكو جلا راي كيا نور صبح و صلت
اي شيخ جو رطلوت زندو كنو نرم مين
زيره و شون في ربه سيار و نكا هي پايا
دكني كوني تاشا كيا كيا منجه رولايا
كيا كني كيا دكيا يا جاهت في كيا دكيا
تو عاشق خدا هي مين عاشق ضمير مين
ايدل نينين ياري لركو نكي عشق ياري

آيا جو دم بونير تو آه سرد هوكر
خريشيد ووب جاي چهر يسے زرد هوكر
آنگهون سترخ هوكر چهرے نر زرد هوكر
اكسير اورني بهرتي گليو نين كرد هوكر
تو دسوپ چاندني سي هو جاي مبر هوكر
كرتا هي نچكو گري كافور سرد هوكر
كيون عورتو نكي عادت سي چي درد هوكر
اي ماه حسن تيرے دنبا له كرد هوكر
تو نيك لکي به اوس رخ و درد هوكر
بهنگو نين شگ هوكر سينو نين درد هوكر
اي شيخ به ملامت يون بل درد هوكر
خود اس جو مين باراجا ليكا نرد هوكر

۳۵

لطف جوانی کو کھنکھاتی ہے
 دل میں ہر لمحہ تیرا ہے
 جہاں تیرا ہے وہاں ہے
 دل میں ہر لمحہ تیرا ہے

ایسا ہی خوب

میں نے کہا ہے کہ
 دل میں ہر لمحہ تیرا ہے
 جہاں تیرا ہے وہاں ہے
 دل میں ہر لمحہ تیرا ہے

۵۵
 دل میں ہر لمحہ تیرا ہے
 جہاں تیرا ہے وہاں ہے
 دل میں ہر لمحہ تیرا ہے

دل میں ہر لمحہ تیرا ہے
 جہاں تیرا ہے وہاں ہے
 دل میں ہر لمحہ تیرا ہے

ای نطق آئینے سے تماشا ہے مدعا
 تجھ کو جو دل دیا ہی تو محو جلال کر

پتھر پرین آہ تری اولیٰ اثر پر دن بہر تو پھر ہی خاک اوڑھتی ہوئی پیر جب یو نہیں گھڑیا لیو سے کہتے ہیں بخت یہ جامی کا شکل کھنکھایا جو دہر و بک کتھا ہوتن تر پنا تو سنبھل کر سیم سوز کرتب میں جیسوئے زمانے سوزا لے بیتاب خم دیکھ کے او کو بھی قلع ہے گھوٹین کی شب و صبل موزن کو گلو کو گل کرد و نقاب آج مشام اولک کو دو ہاتھ سے سوٹوٹ کے سیدنی سے کس بات میں کہ تجھ کو بنا یا ہی سے	بجلی کی طرح کو بند ہی ہو سیر ہی سپر جیسا کہ ہوئی بنبہ کے کافی تر و در پر لیلیٰ شب غم کے ہی اب لف کر پر رومال ٹھہر گیا مرے دیدہ تر پر ایدل کسین کی جھنڈ نہ آجای چکر پر دل میں اوڑھتا ہے میں یہ جڑتی ہو دل پہ بہان ہاتھ و نان ہاتھ چکر پر پھر میں کی چھری شام سے رخاں سپر نان شمع کا یہ قصہ نہ جاوی سحر پر کیا وقت قلع رکھیں گے وال و جگر پر گیسو تجھ جھنڈے میں دیکھ اوٹو کر پر
---	---

کیسے درازی ہو میں نطق یہ دہری
 پڑ جائی کوئی تیج نہ تاز سے کر پر

کیا تیرے جی میں فی تنہی تلوا دیکھ کر سینے میں گل چمن میں لگا دیکھ کر حسن شک لطف اسیر کیسے یار کے بوسوئے شاد کام ہوں اغیار یا نصیب	حاضر ہوں ترک بخا دہری یا دیکھ کر شکست اوڑھاری ہو مجھے زار دیکھ کر انا درو کہ تجھ کو گرفتار دیکھ کر چائیں ہم اپنے جو ٹھہر لب یا دیکھ کر
--	---

یہ م کاویر
 دل میں ہر لمحہ تیرا ہے
 جہاں تیرا ہے وہاں ہے
 دل میں ہر لمحہ تیرا ہے

وہ اولے بانفون آگے لب بام ہو گئے
مطر سناؤ جاو نہیں جب تک کہ آسمان
یوسف سرِ بڑھ کے اپنا تباہی میں محسوس

تکاور اہوا کیس دیوار ویکٹر
ساقی پلاٹو جایو نہیں رشیا ویکٹر
لیتے ہیں دون کی وہ خرید ویکٹر

باتین تو ہے کہ جو سوز وں ہو میں تین طوق
محجوب وہ ہوئے مرے اشعار دیکھ کر

سر شرمائیں تری آگے لجا لو ہو کر
 موت آئی مری معشوق پر ہو ہو کر
 گل کو در پردہ غم عشق دکھانے کر لے
 پڑ گئیں چنگینیں شہت بتیابی ہے
 اندور رفت ہی یوں غ جہان میں
 میں جو رہتا ہوں سر برم تو وہ تجھ
 حسن جاتا جو با ظلم وہ باقی نہ رہا
 طوطی آسا ہو جو گویا کو خفا سے عارض
 و یکبہ یائے تری رفتار جو ای قنہ حشر
 یاس این تر تہ دیدار کے جانے ہوئی
 اے فلک ہو کسی نے نہ اٹھایا حید
 مانع دید ہماری ہی سپہ بختی ہے
 اپنی روداد کا جب مرثیہ ہم پر ہے
 چند قطرے مری قسمت کو حواسی تھی

گل سپید آئین نظر شرم سے بہو ہو کر
تیغ یارب بہو روانِ خلوت پر اثر ہو کر
شہنشاہی سہمہ تن باغ بین آنسو ہو کر
رہ گئی رات قبا جہم پر التو ہو کر
اسی وقت کی روش اور گئے ہم ہو ہو کر
شرم ہی بگئی کیا آنکھ سے آنسو ہو کر
خال رخ زہ گئی ٹونک کے بھو ہو کر
منہ پر آنکھ کرے عرض و زانو ہو کر
شہر محشر کا پڑے یانوں میں گشت ہو کر
اب جلتی ہے نظر آنکھ سے آنسو ہو کر
جیش عالم سے گرے تھے مگر آنسو ہو کر
سانس ناخ کا سہرہ کی ہو گئی سو ہو کر
درو دل ساتھ دیا کرتا ہی باز ہو کر
گر ٹہری دیدہ ساغر سے وہ آنسو ہو کر

100

تو نہ کہ کو دلو یا مری ناموس کو لکین
 کہتے ہیں وہ فوج ہو مجھے بدنام نہ کر تو
 تیرے ہی نظار کو یہ لکھیں ہی سن
 معشوق ہیں پر رشک و خالی نہیں
 جاتی ہو مرے دل کو کئے غم کے حوالے
 کیا جی کو وہ بہا یا ہر کہ جب ہی تو یہ چلے
 ہوں خود ہی سیرت پریشان ہوئے
 جبہ عجز کے پر کسین روانہ پڑے خون
 نہا رشک نماز لست مے جان بٹھیرا

چینیٹ اٹھنے اور دیرہ ترازو کسی پر
الساہی جو مرنا ہے تو مراور کسی پر
والی ہوا اگر سینہ نظر اور کسے پر
مر جائیں من جا کر اور کسی پر
کیون چوڑ چلے اپنا یہ گراور کسی پر
بالفرض دل آجانی اگر اور کسی پر
امی لف صنم جا کے بکھر اور کسی پر
جا پہول شفق وقت سجاور کسی پر
عمر چلے اب مار کہ مراور کسی پر

تم شوق کامرغم میں زانوئے اوٹھاؤ
دیکھو کہیں دیکھے نہ سراور کسے پر

لکھ رہا ہوں تنہا علیٰ غرض یار
 مر کے بھی ہو ہوا جی جلوہ یار
 خون سگرہین تیلیان گلنار
 کیا ہوئی تیری غیرت امی یار
 دستِ قاتل کو نازے روکا
 حیرت جلوہ کو شک تر اسے
 دیکھ لے شوقِ دل نہ مضیف
 غم کے ماتھوقِ دل مگر رہے

پیرا خامه موج باد بهار
دره ذره می می آینه دار
ضطراب نیا پر نفس کو بهار
جان ملک بهور نامو زمین
دیکه که نمک و جان سے بزار
آئینه بند مین در و دیوار
گرم جوشی سی ڈرہ نہ آبی بخار
بہ نفس ہے آب یک موج عمار

انہی پر ہفت

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين
 والصلاة والسلام على
 سيدنا محمد وآله
 وبعد
 انما هذا كتاب
 من كتب الله
 على نبيه
 محمد بن عبد الله
 صلى الله عليه
 وآله وسلم
 انما هذا كتاب
 من كتب الله
 على نبيه
 محمد بن عبد الله
 صلى الله عليه
 وآله وسلم

دل کلاں فخر خانہ سولہ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ
 دل کلاں فخر خانہ سولہ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ
 دل کلاں فخر خانہ سولہ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ
 دل کلاں فخر خانہ سولہ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ

منہ بخت
 لکھا دے ہو نہ لکھا دے کو کون دے
 دین دین دین دین دین دین دین
 دین دین دین دین دین دین دین

۴۰
 دل کلاں فخر خانہ سولہ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ
 دل کلاں فخر خانہ سولہ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ
 دل کلاں فخر خانہ سولہ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ
 دل کلاں فخر خانہ سولہ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ

وادری تیری خوبی تکرار یہ جو ہے ایک لذت آزار صد فی امی شانے نیازی برن تھی تیری شوخی فدا ہکوم زنا ہی ہو گیا دستوار باندہ تھی ہر چو یہ نگہ طوار جکی حسن صفائی آئینہ دار وہ جو یہ رنگ بوسے باغ و بہار	بوسہ کسا نہیں نہیں میں ہو جو کہوندی شرم جو سے غلام غریبی میرے حال کو پہونچا ہنگامہ نقش قدم نہ کول سکا مای فرقت میں سخت جانی ہے جلوہ گر ہو کہ جل کر رہ جاوے ایسے گالوں کو میں کون لکھا اوسکا گلچین داغ حشر ہونے
--	---

لکھ چلا ایک قطعہ بند غزل
 اپنا خامہ کہ ہے بدیع نگار

چشم بد دور ہوں تھوڑا دیدہ تامل تجلی رخسار نہیں گزری شب وصال صورت نقش مدعا دلدار ہی کلی طور کو تکرار جیسے صحن چمن میں باہار اس طرقت ہے باریش افکار چشم حیران ہنوز آئینہ دار کشمکش میں ہنوز ذیل زار	نان مجھے دیکھو نا اولی اللہ شور سودای زلف تیرا سر وہی لذت ہے جو میں گویا وہی شبہا ہی میرے یلو میں وہی کتا ہوں اوسکی جلوہ وہی ہر نا ہے میرے گھر بہر جلوہ با تیری ہنوز ادھر بہر وہا وہی طرح مجھ کو الیش ہے وہی سائہ و خیمہ گیسو
---	---

دل کلاں فخر خانہ سولہ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ
 دل کلاں فخر خانہ سولہ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ
 دل کلاں فخر خانہ سولہ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ
 دل کلاں فخر خانہ سولہ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ پانچ سالہ

کو نہ تھی یہ نظر میں بجلی سے
 ہے لگاوٹ وہی گریز کے رات
 ناتوانی سے کم نگاہی کا
 ہے سم میں ادا کا حلیہ ہی
 کر رہا ہے وہی بسا خواب
 کہہ تا ہے وہی نہ اکت سے
 وہی پر تباہی گرم جو تہی میں
 وہی امرار وصل دیر سے
 وہی سخن و فریب وہ سوخ
 بوسہ و دل کی پہرہ داتہ
 وہی بوسے دوبارہ لینے کو
 لب لب لب میں بر سے طلا

وہی شوخی موج رنگ عذار
 کچھ تو انجرا اور کچھ اقرار
 ہے وہی عذر زرخس ہیار
 بی نیازی میں ناز کا اظہار
 میرے مطلب کو جانکر عیار
 میرے آغوش کو عذرا شمار
 وقتا رست عذار الہار
 ہے اودھ کے وہی سنو زنگار
 چڑھ گیا میرے دم پر آخر کار
 گرم ہے ذوق شوق کا بار
 عہد اکرم ہوں سہو شمار
 وہی اوشنای لطف ہوش

کیا تخیل میں آنکھ کھول کر دیکھ
 نطق اب تو کہاں کہاں لہار

استنین جو چہ میں لگی گریہ بانوں پر
 وہ تڑا قہ تری آواز میں تھنا ناو پر
 مان ذرا سوچ کر دعویٰ غایت کرنا
 شک وہ ذکر ہری طہر سے فرما تہیں
 دیکھ کیا کیا تری جلوہ گری ہن عاشق تباہ

تو گریبان تھی دیوانوں کو دانا نون پر
 بجلیاں ٹوٹ پڑیں ات بہت جاوید
 تنگ جاوے ارمان ہیں بالین پر
 حسن ہے اسی کی کہیں
 ذرہ سان ٹوٹ پڑے ہیں نون

اعران

(Marginalia in Urdu script, including the word 'اعران' and other poetic lines.)

وہ میرے بعد ہوئے مگر بنو غریبہ
میری طرح نہ کہے گا کوئی اوستہ غریبہ
مینا خانہ کی طرف ہو گیا نہ مینا
گردن جو او سکتی تھی نہ یاد آئی تھی

تہمت دہرین کے میری ہی تہمت غبار
روئیگی بیکسی کے نوح ہزار
کوئے لگاے ہرقت نے ابر ہزار
شہر کی طرح گردش میں ہزار

ای نفعی غفلت ناپسند اور کس ہم نہیں
آواز می لاکر بار کس ہیں گے ہزار میر

میں نے اس کتاب سے وہ ان یا یہ
صدقہ کر زمین تر کو قند گاہ
بولانہ تر و کبر کے مجھ نا اداں
آگسین کھول میں کھلی پیچیدہ
باقی بڑا سا غم کا اثر بعد مرگہ
کچھ تو نہ ملا تھا ذرا جو کچھ
منصوبہ بونہیں میں میں میں
کیا لطف و بخشش میں کہ باغ و گلے

یابی ہر گاہ آب در شاہوار پر
 وارون گلوگو چہرہ دشمن یار پر
 تلوار کیا گامی مردہ شکار پر
 عالم بہ تجرور کا خسار یار پر
 سبزہ او کا تو زور و ہمارے قرار پر
 گرداگرد گئے کوچ و خجرت کی غار پر
 ہنسنا ہوں پھر ان شہوت کی دہر و یار پر
 رقصان شان قطرہ تبسم میں غار پر

شاید بخواهیم از این مکتب فی فراز

جو شرف و خشت کا ہر تیار رہیں تو جاوے
زلف سر کی جوخ ساقی جو راہوش ہے
وقت پر موت تو کیا آئی شب قیامت

پہلے پانی میں پرکھی تری دیوانی پر
جس جنت کی سفیدی بہری تھیانی
لاکھ جانیں مگر کھڑے اس کی پر

[illegible]

ہر روز ہر پہلی ہی سیاہی می خم خائے پر
 تخت پر یونانی و تاری مرے ویرانے پر
 طرہ زلف نہ لٹکا باکر و شائے پر
 دانت پیاس کے عشاق تری شانی پر
 ای برہی موت چو نامی تری دیوانے پر
 اس کے یونانی ہے پرتی تری دیوانے پر
 کیا لٹکا چائی ہے کیا روپے میخانے پر
 حور کی آنکھ لصدف مرے پیانے پر

خاندانی رنگ کماقی سے فریضین
 جذبہ شوق سے جب بھی کشش دکھلاؤ
 درویشانہ ندرت سے کھینچ لیں
 ویکسکسکس سے پرچ برادسکا قبضہ
 حاکم کا تاج ہو اگر چو تین پر تاج ہے
 بر سر میں برہی در نظر خوبان ہے
 وچ صدائے نر و نکو اور عید کہ اگر دیکھیں
 ہے کھیل گردن خیاسی پر مٹی گردن

دوسرا جس کا گرفتار بلا کون پر خط
 نام میرا ہے لکھا دام کے ہر دانی پر
 ہم چہرے ہیں اس سے کیا ہوں خطاؤ
 ہے در و دخت کا طبع دو اور
 وہ ترش جو ہوتی ہیں بٹھا ہی مراد
 خاطر جو میری کی ہو تو بچان اور
 لیکن شکر بھی جانان میں اور
 ممکن جو نہیں ہے تو نہیں یک خدا اور
 کچھ خم میں جو باقی ہو تو ساتھی ہی اور
 اچان فقیہ و فکی تو بیوی و خدا اور
 پر چہرہ میں کہ خوشی ہو خدا اور

ہر روز ہر پہلی ہی سیاہی می خم خائے پر
 تخت پر یونانی و تاری مرے ویرانے پر
 طرہ زلف نہ لٹکا باکر و شائے پر
 دانت پیاس کے عشاق تری شانی پر
 ای برہی موت چو نامی تری دیوانے پر
 اس کے یونانی ہے پرتی تری دیوانے پر
 کیا لٹکا چائی ہے کیا روپے میخانے پر
 حور کی آنکھ لصدف مرے پیانے پر

خاندانی رنگ کماقی سے فریضین
 جذبہ شوق سے جب بھی کشش دکھلاؤ
 درویشانہ ندرت سے کھینچ لیں
 ویکسکسکس سے پرچ برادسکا قبضہ
 حاکم کا تاج ہو اگر چو تین پر تاج ہے
 بر سر میں برہی در نظر خوبان ہے
 وچ صدائے نر و نکو اور عید کہ اگر دیکھیں
 ہے کھیل گردن خیاسی پر مٹی گردن

ہر روز ہر پہلی ہی سیاہی می خم خائے پر
 تخت پر یونانی و تاری مرے ویرانے پر
 طرہ زلف نہ لٹکا باکر و شائے پر
 دانت پیاس کے عشاق تری شانی پر
 ای برہی موت چو نامی تری دیوانے پر
 اس کے یونانی ہے پرتی تری دیوانے پر
 کیا لٹکا چائی ہے کیا روپے میخانے پر
 حور کی آنکھ لصدف مرے پیانے پر

ہر روز ہر پہلی ہی سیاہی می خم خائے پر
 تخت پر یونانی و تاری مرے ویرانے پر
 طرہ زلف نہ لٹکا باکر و شائے پر
 دانت پیاس کے عشاق تری شانی پر
 ای برہی موت چو نامی تری دیوانے پر
 اس کے یونانی ہے پرتی تری دیوانے پر
 کیا لٹکا چائی ہے کیا روپے میخانے پر
 حور کی آنکھ لصدف مرے پیانے پر

ای خوش از رنده گوانی ناز
ہوش اوڑی سن کتک تہ افنی

وہ میری خواہر خلیا اسے نطق
سے نہ انداز پریشانی ناز

گئی ہے شکل میں تیشے کی آرمی کا
کہوں تو سج ہو کہ شیطان ولی کو باہر
تو لغزیت کرئیے جاؤں بکسے کی باہر
سیاہ دیکو کا یہ سایہ ہے پری کی باہر
رنا عذاب جہنم سو تیغ حلی کے پاس
یہ جی میں لی کہ چل بیٹھے اوس کی باہر
سنان قدیم دو پہلو میں کلی کی باہر
یہ کیا جو آئی سوئیے وہ آب ہی کی باہر
پڑے ہوئے ہیں جو دو چار نزل کبھی کاہر

وہ نطق خستہ نہ ہو دیکھو اور غافل کش
مراڑ ہے کوئی شے اس کلمے کی باتیں

نہ بوس آن فی بائے کہ پہرے عیش
تو ہو تار مانتو نکو سودا کے عیش
نصیحت رشک سے کیوں نہ جا عیش
کرے کون کسکا تماشا عیش

نالو اتو نکو یار نے یو جہا
 اے الد سکلام کبر ختم
 اے خوش از زندہ گزانی ناز
 ہوش اوڑی سن کرتی تانی
 وہ پروردگار اے نطق
 ہے یاد از پریشانی ناز
 میری حسن پرست آنکھ کسی کو پار
 حیا یار کی شوخی حسن ہے
 قضا کی سے اجازت جو دیکھنے کے
 نہیں عارض نور کے قریب زلف
 بہشت نقد و امید بہشت رند و نکو
 اوس حسن میں جہی بیٹھے تو جہالت
 نہیں قریب ہن سرخ سرخ خسار
 میں پہلے بیٹھ چکا اب جو آئی بیٹھے الگ
 زوال حسن میں کیا انکو تم دکھاتی ہو
 وہ نطق خستہ نہ بود کلمہ و نطق
 راڑا ہے کوئی شے اس کی بات
 جو وہ آگے ہوں چارہ فراموش
 جو وہ زلف کرتی مداوے بخش
 عدو کا کہ تم مداوے بخش
 یہاں اوسکے جلوے نے اوس صفین
 نہ ہوس آئی بے کہ ہر آئے بخش
 تو ہو تادما و نکو سوداے بخش
 مجھے رشک ہے کیوں نہ آج بخش
 کرے کون کسکا تماشاے بخش

نہ لکشان ہی شرب وصل ہو لکشان
خدا کی دین میں مہمان کو سچا ہونا
برا نہیں کوئی نیرنگ اس کی قدرت کا

اسی سے دانت نکالی ہے ہر سارا خوش
نیو جو آدھم سی ہوا ہوں لکشان خوش
ہر ایک نیک عاشا ہی ہر قاشا خوش

فراق میں کہیں ہی فطرت ہی نہیں لکشا
نہ باغ خوش نہ بیابان خوش نہ دیار خوش

امی لکھی پیدا و مبارک تو ہوا خاص
بس ایک میں شریک کار نہ کیا خاص
ایک بت تھی خالق نے جس کو نہیں کیا خاص
جو چاہیں بلا میں مجھے نا فہم طلب
بلبل کو اور اتنی ہو تو جی نہیں کہتی
نادان عدوی کرم عام نہ خوش ہو
باز لکھی تیرا رنگ لکھے اور بلا میں
اک نئے نرمی کے وہ جو ہر نہیں تجھ میں
اُسی ہی ہنسی کے کہ لانا مجھے گھر سے
گالی تھی دیکر وہ دیا کرتے ہیں بوسہ
غصے میں یہ شوخی یہ شوخی میں کرشمہ
صد میں تیرا و حسنیوں نہ ہی باقی
مان جلوہ ادھر بھی کوئی اور برق جلو
جو لبسون پر ہو ستم وہ نہ جو مجھ پر

یعنی ہر کرم عام وہاں رخصا خاص
ہوئی وہاں عید کے دن عام نہ خاص
تیرے لیے ایجا دیکھو ناز واد خاص
لیکن ہے مری شربت دیدار و لاکھ
اترا ہی کیوں گل کو تو ہدم صبا خاص
میں خاص ہوں اس واسطے جو ہے رخصا خاص
میرے لیے اور ہی غم کیسویں بلا خاص
ہے سائے لطافت کو اور ہی نہیں رخصا خاص
خیر نہ سے شکایت نہیں مجھ سے لاکھ خاص
ہر میرے لیے بد مزگی کا ہے نہ رخصا خاص
کرتی ہی لگاؤ تری آنکھوں کی رخصا خاص
پیدا ہوئی تیری ہی ناز واد خاص
موسیٰ ہی نہیں میں تیری شستا رخصا خاص
میں خاص نہ میرے لیے لازم ہے رخصا خاص

تصویر اوسکی اور یہ آلاست خیر ہے
 رنگینیاں دکھائیں مضامین شوقی
 دل میں ہر اپنے دل کی ہنسیاں
 مگر اساجاند کا ہے یہ کیا تیرے ثابتن
 آمد ہے اوسکی آمد مضمون فرخی
 وہ خط رخ ہے کا تب قدرت کی مائت کا

بہزاد موقلم کا ملا تو کرسے خط
 لاشتم تر لکھیں اوشیں خون جگر
 شوقیہ کو لکھتے ہیں کس در دوسرے خط
 قاصد تو لایا کیا دسے رشک قر سے خط
 لاتا ہے نامہ برت فرخ گہر سے خط
 نکلے نہ ایسا لاک و بنان لکھتے خط

عنوان سیر نام کا مضمون غیر کا
 برسوں نطق آج کیا اور دگر خط

ان اوشیں ہمارا رہ گیا خاک لکھا
 کر دیا مست اوسے تاثیر ہوائی بے
 اتی کاوش سے بنا شانہ تو رہ گیا یوں
 مرے جیسا ہی حوت میں طعمی اوجھا
 یو میں نامی تو روٹ کر ذرا غفل سے
 تجھ کو بیدا میں فلک کا تائیں ستاد
 اچھی تعلیم تھی ناز وادانے دی ہے
 پر وہ کعبہ او شہزایہ کو عید ہوئے
 یار مست شباب اور میں مست ہوئے
 ضبط کر ضبط کا موقع ہے تڑپنا کیسا
 شوق کیا دہیا نہیں بگڑتی ہوئی رلا

بجیا شرم ہے سرکار کی بیباکی
 باغ میں ٹوٹ گیا ہے تنائ لکھا
 گیسو یار کا ر کیا دل صد جاں لکھا
 دامن یار کا پھر خاک کر ہو خاک لکھا
 دوست دشمن کا رہی دیدہ نہاں لکھا
 تیرا میخ کر کے اسی بت سفاک لکھا
 آنکھ میں شرم نہ دلیں بت بیباک لکھا
 کیوں رخ پاک سے کرنی ناک لکھا
 جبکہ شہر مہر حقون رہی خار لکھا
 دامن بن کا کراہی سب سے تر لکھا
 دیکھو نہ کوئی کرتا ہے یہ بیباک لکھا

آل انصاف کریں نطق لاکھیا اسمین گناہ
بائس خلوت میں ٹہاؤ تو کمری خاک لحاظ

باز و ساق و دلوں میں شمع
تیرا چہرہ ہے ایک روشن شمع
تیری بازو میں دلوں میں شمع
تیری ہر اونگلی ایک روشن شمع
تیرا رخ آنکھ کو ہی روشن شمع
تیری ہر خند ایک روشن شمع

سخ ترا ستمع اور گردن شمع
تیرا کیسے ایک اندہ سہی ات
تیرے شانی بدن و نوحان کنولہ
تیرا ہر ایک اخص ایک جہراغ
تیرا جلوہ ہر دل کا چشم و چراغ
تیرا ہر نقش و پایہ ایک جہراغ

نور کی لکھ اے ایک مرغی
فکر تیری سے نطق روشن شمع

ایک شب میری بزم کی بن شمع
تجہ گئی آگے زیر و امین شمع
دوستی سے بنی ہے دشمن شمع
بلکہ بیونکی صبا کا دامن شمع
کیوں پتنگوں سے ہو نہ بطن شمع
گل بنے ہیں میان گلشن شمع
زلف کی پاس رخ میری روشن شمع

تو سراپا بری ہی روشن
خطا سی جانتا تا فروغ جمال
لاگ پر دانوس لگاؤ کی ہے
دل کی صورت جلی تو مجھ بسکے
تم سا جب لفریب بزم من ہے
روشنی ہی یہ کسکرا آنے کے
آگے کانٹے کی جل رہا جلیخ

صبح کو دماغ تھکے تین گتے خطوط
رات سارا لٹا کی جو بن سمع

[illegible]

وہ باہر پر آئے ہیں لگا کر تو میری
ہاں یہی کہی شب خود مجھے سودا و مرغ
ہی ختم زن تار فغان شوقِ جان میں
کبخت کی کیوں شوخیاں ابھی سے
یونچال رخ یار کو دل تانک ہے
جلائی شب وصل پہ رات سے
بیشائی دل ہی مری یوں افسانہ
ای موج جہاں صبح پہلی تو جہری پیر
میں نوش شب وصل کو بولطف زیادہ
کیا مر گیا ہوں شبِ فرقت پہ چل کر
آئی نہ دل وصل کی بات بھی ٹپی
وہ گرم مری وادیِ وحشت کی ہوا ہی

لی اور نیچے ای شوق سکھائی تفریح
وہ رات کی کھس بین تھنوتہ و تفریح
ہنگام تھوڑے سے پیر وہ در مرغ
کیا شاکم وصل ہی میری حور مرغ
ہو ہو کین جیسے سوئے ایہ نظر مرغ
تا چاشت ہو غزشت میں تہاں مرغ
ہو دام میں جیسے پیش بے اثر مرغ
گردن اسی جہاں خربِ صلت میں مرغ
ساقی جو لگا لائی کتابِ جگر مرغ
اب تک صد آئی کوئی نامی خبر مرغ
یوں تیر لگانا کہے اور دے سر مرغ
جل جائیں برد و بال اگر ہو گئے مرغ

ابنِ صل کی ٹھہری ہی بیانِ اُتِ دلِ ہی غلط
کچھ خوفِ مودن ہے نہ ہم کو خطِ سرِ

مارنگرام ہی برانسی ہی شنگھائی وہ بیست
شیخ کی کیا میں کون کیا شریخ کیا جود
پیکہ غرض کو چرخ یہ بھلاہ اوزن
خیمہ خیم ہو ہمہ تن اور شکستہ یکسر
بال بلتی ہیں تو وہ دروہی رچلتی ہی

عزیز ابنی الہی سہرا بیہودہ وانی نہ رفت
قبلہ کہتے وہ رخ کیے کا پر وانیہ
تب کہوں دو چراغ یدر بیابانی نہ رفت
مجھ سے بگت کا گویا کہ سر پاسبان نہ رفت
تو سن نہ واداس کے لیے کور ہونی نہ رفت

وہ بام بڑا سے پہلے لگا رہی تو میر
 ہا ہی بھری شب خود مجھے سو داؤد مرغ
 ہی تھن زن تار فغان شوق نین
 کبخت لی کیوں شو بجا اپنی سے
 یوں چال رخ یار کو دل تانک ہے
 جیانی شب وصل پہ رات رہے سے
 بیانی دل ہی مری یوں لہن خیم
 اسی موج صبا صبح پہلی تو چہری میر
 می نوش شب وصل کو بولطف زیادہ
 کیا مر گیا ہوں شب فرقت پہ دل کر
 اتنی لہ دل وصل کی بات ہی طوی
 وہ گرم مری وادی دشت کی ہوا ہی

ان وصل کی چہری ہی بیان ات دل ہی خط
 کچھ خوف موزن ہے نہ ہم کو خط مرع

غزل اپنی اپنی سہرائی سو وانی خزل
 قبلہ کہتے وہ رخ کچھ کا پر واپوہ
 تب کہوں دو چراغ پر بیجا ہی رلف
 مجھ سے بخت کا گویا کہ سر پاب ہے وہ رلف
 تو سنن واد اس کے لیے گور اپنی رلف

بار بار ہی برائی ہی شگنجا ہی وہ رلف
 شمع کی کیا میں کہوں کیا چرخ کیا چوہ
 پہلے غافل کو چراغ پر بیجا ہی رلف
 خم خم ہو ہم تن اور شکستہ یکسر
 بال ہتی ہیں تو وہ ادب ہی رچلتی ہی

شاخ سنبلی کی لنگائی کو یاکوچ
اپنی ہیراں سے ہی سلسلہ خنیاں جنوں
بار بار آکی بلائیں جو لیا کرتی ہے
حشر میں خوش ہوں سیزانہ عمیل
پیش ازین فیض فخر شفیقہ لعل
دل مرا کو چہ کہسو گمان بہاگ
لاکھ نقشہ نہیں بنی کار کا نقشہ روار
جس کا افسوں نہیں کوئی وہ چھوڑ
نقدہ در نقدہ ہی ہر عقدہ کا لایکل

باسل من عارض گلزار کجا رسیده است
 اینی هریج در مریخ سودا و
 بنو نهو عارض مجیب کی رسیدنی
 جانتا بون که مری با تهنی
 حبسکی مجنون بین هزارت
 خلقی تو طون گلزار
 آگشته نهو مری کجا رسیده
 مری کجا رسیده
 نسخه من چیده

اوس علم کی لئی اسی نطق بہر را می آیت

لاکھوں پر دس کشتہ تیغ جھامی سو
 تیغ نگاہ و خنجر مرگا نئے دیہیے
 ملتی نہیں ہیں شوقِ نقشب سے سیرتِ
 نامی سے شورِ عالم بالا میں پُر گیا
 کتنے مریض مر گئے کتنے ہیں جانِ لب
 کیوں چلا ہی جانبِ گردابِ ناف یار
 نہمت ہی بات بات میں اب وہ زمانہ ہی
 بہمت سے جمیل ہی ہیں بہت سسل سختیاں

ظالم تری تلخی کی کہ جو کچھ ہمارے عشق
سنگین ٹاوتا رہا ہے نہیں بھلائی ہوئی
بہتی جو کچھ چڑھی تو نے کیسا ہی شوق
افراشتہ ہوا علم چرخ سے عشق
چل اوج میں دیکھ تو وار الشیخ سے عشق
کشتی دہل ڈھلوی لگا کیا تامل ہی تو
عاشق مثال فعل پر اپنا جیسا عشق
تن پر ہمارے بول میں نہ تھا عشق

[illegible][illegible]

یہ کہیں کر نیلے وفا تو بہ کیجئے
 نالان بہمن ہوں رخ گلگون خوشوقت میں
 جزو صیف کا ہوا ہوائی ہوئی ہو کوہ

میری بقا تک آپ سجیے بقای عشق
 چمکا رہا ہی بلبیل خونین نواہی عشق
 پیدا دھن بلبیل ہی ہی وفا عشق

کیا جانیں طلق غم کوئی کہا ہی اسطرح
 ہم تو میں تازہ وار دھواں سرائی عشق

خجور سے ہے برابر چاک
 تب گریبان ہم ہی بہاڑ نیلے
 پاس ناموس سے ہے ثابت جب
 دلہن ہر آنکھ کی پاس پانچ
 بے اثر ہے جو نالہ بلبیل
 دے خدا دسکھو طول ترخہ
 ایک دن تیرا پردہ در ہوگا
 قمر دوس فضل کو پڑتا ہے
 جان کو جادہ فنا شہر
 میر سینیہ بنا ترے حلیم
 ای جینوں کیا قبا کو بہاڑا ہو
 جھکودیا نہ یہ بھی جان گئے
 دیکھ کر پٹا شائو گیسو
 نامہ یہ پتہ مسکے صاف جواب

دل جو اندر تو سینہ بہاڑا
 ہوا جب امن گل تر جان
 مثل غنچہ ہے دل سر اجڑا
 اور ہر رخ کے برابر چاک
 کیون تو بہر دامن گل چاک
 اور دل کا دراز ہو بہ چاک
 پر وہ در کا جو بہ چاک
 بے پڑ ہے خط عاتقان تر جان
 خجور خرم کا تھا جو دل چاک
 بسکہ میں چاک کے برابر چاک
 ہر گلی میں ہیں ساڑھے تر جان
 بٹس یہ ہیں قبا کے چھپر چاک
 رشکبیل ہوا سہرا میر چاک
 مثل خطا دل ہوا سہرا میر چاک

۷۵

کمان بہر

یہ کہیں کر نیلے وفا تو بہ کیجئے
 نالان بہمن ہوں رخ گلگون خوشوقت میں
 جزو صیف کا ہوا ہوائی ہوئی ہو کوہ
 میری بقا تک آپ سجیے بقای عشق
 چمکا رہا ہی بلبیل خونین نواہی عشق
 پیدا دھن بلبیل ہی ہی وفا عشق
 کیا جانیں طلق غم کوئی کہا ہی اسطرح
 ہم تو میں تازہ وار دھواں سرائی عشق
 خجور سے ہے برابر چاک
 تب گریبان ہم ہی بہاڑ نیلے
 پاس ناموس سے ہے ثابت جب
 دلہن ہر آنکھ کی پاس پانچ
 بے اثر ہے جو نالہ بلبیل
 دے خدا دسکھو طول ترخہ
 ایک دن تیرا پردہ در ہوگا
 قمر دوس فضل کو پڑتا ہے
 جان کو جادہ فنا شہر
 میر سینیہ بنا ترے حلیم
 ای جینوں کیا قبا کو بہاڑا ہو
 جھکودیا نہ یہ بھی جان گئے
 دیکھ کر پٹا شائو گیسو
 نامہ یہ پتہ مسکے صاف جواب
 دل جو اندر تو سینہ بہاڑا
 ہوا جب امن گل تر جان
 مثل غنچہ ہے دل سر اجڑا
 اور ہر رخ کے برابر چاک
 کیون تو بہر دامن گل چاک
 اور دل کا دراز ہو بہ چاک
 پر وہ در کا جو بہ چاک
 بے پڑ ہے خط عاتقان تر جان
 خجور خرم کا تھا جو دل چاک
 بسکہ میں چاک کے برابر چاک
 ہر گلی میں ہیں ساڑھے تر جان
 بٹس یہ ہیں قبا کے چھپر چاک
 رشکبیل ہوا سہرا میر چاک
 مثل خطا دل ہوا سہرا میر چاک

طرہ زلفین تری بہن قندمشاد
 غارہ رخ بر تو بان ہونو ہونیر
 کیا عجب ہونو بہن جو اور جاگ
 کل مسیونے تیری آن لگ
 کیا کلا کالی کالی زلفونین
 اونے جلسے کی کچھ تو ہو تقریب
 غیر ممکن نظارہ شمعونی سے
 تنکے دیوانے موسم گل بہن
 واہ ری تازگی دشا دابی

بوی گل تن بہن زمین گل گانگ
 سب جہا زمین اینا اینا رنگ
 ای صبا ہی لکھو نکا کچا رنگ
 ست نقشہ جدا نرا لارنگ
 چاند سے منہ کا گورا گور رنگ
 بہن جو سر ہے کا جہا یارنگ
 تیرے رخسار کا ہی بردارنگ
 اونے لای بہن ہم سہی کیا رنگ
 چیکا پڑتا ہے رخسے گویا رنگ

قطعہ

سب جہا بوی بہن او سقہ ریک
 ایک سے ایک کی نرا لے بو
 گل کو بہن کچھ بہاں لیتا ہون

واہ کیا گل کسلی بہن نکا رنگ
 ایک سے ایک کا نسا رنگ
 کچھ کہہ اونے ہے ملتا جلتا رنگ

لکھ لایا پچی رنگین شعر
 نطق نے یہو لونکا پچوڑا رنگ

یہ رونہ نہیں سکرانے کے قابل
 نہیں بکسی سے ستانی کے قابل
 کبھی تھے وہاں آنے جاتے ہی قابل
 پیل سو ہے افکی جوانی کا ایسا

مرا حال ہے رسم لانے کے قابل
 ترجم کہ ہون ترس کسائی کی قابل
 نہیں جو ہم یاد آنے کے قابل
 ہمارا آئی ہے رنگ لانے کی قابل

زبور
 کیا ہم

پہلی تھی مسکن مگر صفت کی مارے
 وہ درد جو تہا خون بھوکہ پیری ہو باقی
 اسی غیرت تصور ہو وہی تری صورت
 انجان تری بنی ہے بچان کے لوں
 سینے فی نہ وہ تیغ خاکہ رخ نے رکھی
 سہی مارے ہو بھی ہی جو تیرنگہ ہے
 یہ صفت کیا شکلا لہے اوڑھی
 ہی تشہ آواز رہی تیرنگہ کا
 چول شب لڑت تری جو کائنات
 پر نہیا ہوا اسی رخ اگر کیا گیا تو
 درد اسکو غریزا و سہمی تیری پیارا
 موت آئی ہوا اس غم کی تیری ہوا
 اوسکا یہ طلب گاری اسکا وہ طلب گار
 بیتابی دریا کا طمسات ہوا و چرخ
 لطف ستم آمیز ہی تیرے زبان سے

اوس لعل کی بولہ کی ہو در و در
 انک می سینے میں ہوا تھا غزل
 دل کیا ہی حیران تو آئینہ گزل
 انداز تھا غزل ہی ہوئی پردہ و دل
 کوئی نہوا وقت پری برسہ دل
 جو رہے ہر دل ہی تیر گزل
 شاخ گل چولی میں جو رہے دل
 اس کا کون سا ہوا تیر گزل
 بس کھاسا اور اس میں جو رہے دل
 دامن و مرقعین کو نہیں لکھتہ دل
 وہ دل جو تیر گزل تیری ہو در و در
 ایوا می اٹھا رہے بالی و پردہ دل
 دل کو سر گیسوی تو گیسو کی سیلا
 یان ہوش میں آکر تیر میرا دل
 اوس کے خم گیسو میں باج ہوس دل

ہنر آواز و نغمہ خواجہ گزل
 شاعرین اعلیٰ ترین گزل

جتنے سے جھپکتے برق تجھے نہیں ہم
 ہیں خاک رہ گزار جو شہ نہیں ہم

کیا اپنی گھر چکر کی موسیٰ نہیں ہم
 گس لکھی گھر گھر نیلے زانی کی نگہ نہیں ہم

آسمان ہو کر

(Marginalia in Urdu script surrounding the central text blocks)

تجارت نہ ہم نہیں ہیں کلیسا نہیں ہیں ہم
تساوی ہے ہمیں ہیں گویا نہیں ہیں ہم

انہی خلق کیوں ہر ایک کو ہونے لگاوار
زخم خفا و داغ تنہا نہیں ہوں

سیکھتی تھی ضبط سنی تری محفل کا دامن
 انیون کہا کرتے تھے شراب ہم
 دل کو نہرو کئی جو دم اضطراب ہم
 پیرنگ میں شریک ہی شلک ہم
 اپنی اخیل میں کہتے تھے شراب ہم
 پڑھتے تھے نئی بات چوان بھی شکرانہ باب ہم
 بلبان حوالہ تھی تو یاتی گلاب ہم
 کیا لکھیں سکی خط کا جو کہ نہیں اب ہم
 گردون چہین لیں قدح آفتاب ہم
 سو جہانیں آئی میں شلک عباب ہم
 را تو نکود کہتی نہیں اس شریک خواب ہم
 لکھ کر شراب لکھائیں کیا اب ہم

دینیان سچوئے کیا نطق کیا ذیل

اس میں کیا ہے جو کہ میں نے اس میں

دیکھتے ہی شکل حسن ملتی ہیں ہر
وہاں ہر اے آئینہ ہر چہ بین ہم

10

باین کوه که در این طرف است و در آنجا که در این طرف است و در آنجا که در این طرف است

پتھر و کی شوگر میں کھاتے ہیں ہم
 دلوں میں صحت سے بھرا ہے تین ہم
 دامن ہنڈی ہر کے جھانک رہا ہم
 آرزوی مرودہ دیتا ہے میں ہم
 خون بسلی بی کر رہ جاتی ہیں ہم
 تری روشنی سے پہنچے جاتے ہیں ہم
 نہیں تو لو اوٹھے جاتے ہیں ہم
 یہ تو کئے جاؤ ابھی آتے ہیں ہم
 ابھی جلدی کہ اب جاے ہیں ہم
 زخم دے کے کسکو دکھاتے ہیں ہم
 کبھی بگاڑے نظر آتے ہیں ہم
 کیا خبر ہو کمان جاتے ہیں ہم
 کیا کھڑا ہو سکا رہ جاتے ہیں ہم
 بے قضا کے لے مرے جاتی ہیں ہم
 وہ ہی کہنا یا اوسے کہانی ہیں ہم

سدرہ بت ہیں حرم جاسے تیں ہم
وصل ہیں تو جو میں تیرا خیال
گرم جوشی اوسکی جیبا آئی ہی یاد
دل وہ منہد پہ کہ کھیں ہر گھڑی
دیکھو اوسکے لیون پر رنگ بیان
سو جتا ہے کونجے اُسے چشم تر
ملفت پایا تھا آبیٹے تھے پاس
گو نہ آنا پرے لکین دل پہ
ترج میں ہیں قاصد اوسے حال کہ
وہ تو جو دیکھتی میں محو ہے
ہیں یگانہ بخودی شوق میں
کاروان رنگ وشت شوق میں
رحمے بوسہ طلب کرتے نہیں
یہ شب غم ہی دل نگین پوشاد
کیا غذا ہی غم نہیں نکلتا ہمیں

نطق بیشک فتح نہیں ہے مگر
بات ابھی سنکی ہیں جانی ہیں ہم

نہی نفس میں نہ گویا میں غم
جو یوں لیتی ہے مجھے میں زانہ

صیاد کی قسم سی سراپا ہیں جن کو
اوس گل کی بزمین نہیں بلائیں

۶۲
 بیانا بحقیق سخن از شیراز
 استخوان غریب
 ای کاش تو ز تنین استخوان غریب
 انسان ز تنین جگر بنویس جان غریب
 مغز زار غوان غریب
 عین جگر با غسان غریب
 صحن صحن غریب
 مکتوبی غریب
 مکتوبی غریب
 مکتوبی غریب

کرتے ہیں تو دلکو جو یوں داغ داغ ہم
 بلبس کے نالی کس سے سے جا نہیں ہم
 کیا بیشیے بزم یار میں جلتی ہیں کنگو
 واماں آرزو میں گل مدعا ہرے
 کیونکہ نہی کی بات ہی نازک شاہ کی
 تے سخت بی نصیب خرابات و بہرین
 اسی درد کیا سنائیں تجھے ماجرا کی تم
 سب غم غلط کرتے جو انان باغ کا
 زخم جگر کو دیکھنے گل تر کے التیام

خجکے لئے بناتے ہیں یہ خانہ باغ ہم
 رکتی نہیں ہیں خندہ گل کا داغ ہم
 ہیں ہشتی وصل عدو کو چراغ ہم
 اسی گل تر جو حال میں باغ باغ ہم
 نازک مزاج یار پر نازک باغ ہم
 مثل جباب لیکے غالی ایام ہم
 اسی سوز کیا دکھائیں بھجودل کو داغ ہم
 اوس گل کو لکھ لیں بے سپر باغ ہم
 لالہ کو دکھا آج مٹائیں گرداغ ہم

یہ داغ دل میں نقش قدم پیش رفتہ کے
 لیتے ہیں لطف نہیں سواں بکاسراغ ہم

ناز و کرشمہ واد حسن جمال کیا نہیں
 ناز کی اوٹیں کیں ظلم کیے جفا میں کیں
 عشق یقین بکسی افسردہ رای خدا فکر
 اتو عجب ہو یہ گمان خدا ہو بائی جفا
 سائل بوسہ ہم نہیں طالب دید میں فقط
 اپنی کو آپ تیرے کون سمجھ میں سحر برد
 ستور وزن کی نکر دل نہیں ہے کہ باب
 کیو اگر پسند ہے بوسہ محو نہ دیکھئے

آپ میں خوبیاں ہیں سب عجیبے و فانی
 صاف مکر نہ جائے اسے کیا کیا نہیں
 بت کہیں نہ کہراوشیں اس کی فکر خدا نہیں
 بغض کو بکیتا ہو کیا مجھ میں تو کج ہائیں
 رخ سو غرض ہو کام کیا اونکو دین ہائیں
 میں کوئی بد خبر نہیں قہر میں ہائیں
 خوش تہا یہ جل نجاسی سہمیں اڑ نہیں
 نذر یوہن ہی آیکے دلکو میں تجا نہیں

دوسرا بندہ نہا کوئی نہ دیکھ
 اوجھا

کون سے قہر میں
 لکھنا

فیہا کی ہیں

سہ

ایسی ہی غم بیاد لایا کی ہیں
 اوس کی غم دور باجانی ہیں
 نقد دل کی کج ہوائی ہیں
 طاق کی جوری میں کیا دوزخ ہیں
 سیاق اب اگر جی رہا نہ ہیں
 بند کیا کج ہوائی ہیں
 سال بندہ یہ کج ہوائی ہیں
 لکھنا

دہلی کا ایک ایسا مکان تھا جس کا نام تھا "دہلی کا ایک ایسا مکان"۔
 یہاں پر ایک ایسا مکان تھا جس کا نام تھا "دہلی کا ایک ایسا مکان"۔
 یہاں پر ایک ایسا مکان تھا جس کا نام تھا "دہلی کا ایک ایسا مکان"۔

دو کیا نقاب ہی چوڑا ویا حجاب ہی	وصل کی شب میں میان پردہ کوئی نہیں
کیون نہ آئیں گولا ہو گئی یا نہیں	چند ہی بی اثر نہیں آہ ہی نہیں

رہتی ہر اوس سے چیر چھاڑ گاہ بہاؤ کہ چھاڑ
 اسکے بغیر عشق میں نطق دراز نہیں

شکستہ ہی بس نصیب یار کا کچھ گلا نہیں میر گھر اور یہ قدم شان خانی بس ضم بادہ ہی کی گلابی ہو باغ ہی ہو باغ دیکھو آگ کا خرام ساتھ جاری لوتا حیرت و کھو گیا و داغ رو کر درون کھینکا آگ کو نالہ ہی مہربان کبھی جگہ برائیاں رات نام وصل کی ختم نہیں نہیں ہر وقت تھا ضم کہتی ہیں خدا ہی ہم	زون کی کوئی ہی کیا ماتہ ہی ہو نہیں نقش ترا نہیں مجھے آگ کی نقش نہیں پر مجھ یار کے بغیر لطف نہیں نہیں لنگ بھرستہ بہرہ ویدہ نقش نہیں نہیں کوئی ہی میساج کو گویا نہیں نہیں ایسی بڑی بڑی نہیں نہیں نہیں ہوتی ہی صبح کدنی و لکھتے نہیں نہیں شکوہ طالع دزم آچکا کچھ گلا نہیں
--	---

نطق یسب لگاؤ میں اویں میں بس نہیں
 مانی یا نہ مانے وہ مگر آپ کا نہیں

دل مضطرب ہی باقی تھا سو کر دیکھتی ہیں تجھ کو بتایا ہی ترک تو دیکھتی ہیں ہم نعل میں تجھ ہی شک تو دیکھتی ہیں ہے ترے ایک ہونے ہی ہر گھر خالی مہی ہی شوق ملا تھا وہ کبھی تھوڑا	مر کے شاید تجھے تسکین ہو کر دیکھتی ہیں اپنی بیٹائی دل کا کچھ اتر دیکھتی ہیں ایسے قسمت تھی کہاں خواب کر دیکھتی ہیں عالم ہو نظر آتا ہی جس پر دیکھتی ہیں روز جا جا کی وہی آہ کر دیکھتی ہیں
--	---

وہ تھا ایک ایسا مکان تھا جس کا نام تھا "دہلی کا ایک ایسا مکان"۔
 یہاں پر ایک ایسا مکان تھا جس کا نام تھا "دہلی کا ایک ایسا مکان"۔
 یہاں پر ایک ایسا مکان تھا جس کا نام تھا "دہلی کا ایک ایسا مکان"۔

دہلی کا ایک ایسا مکان تھا جس کا نام تھا "دہلی کا ایک ایسا مکان"۔
 یہاں پر ایک ایسا مکان تھا جس کا نام تھا "دہلی کا ایک ایسا مکان"۔
 یہاں پر ایک ایسا مکان تھا جس کا نام تھا "دہلی کا ایک ایسا مکان"۔

تیج وہ کہینچ کے حال کھلا جاتا ہے
گورین ہی کوئی ایسا نہ پرایا یارب
پاس ہی ادرشہ کے وہ ایسینچے خدیو
سرسری کی تھی نظر آئے تین یئمہا
تیر وہ پیتے ہیں یا نہ نظر ڈالتے ہیں
کل کسی حور کا زانو ہٹا بجائے بالمش
اکہ یہ درو سید ایسی اندھیری راتیں
اگر لطف نہیں اوں کو تو عداوت ہی
افسی گری تپ ہو کر اجا ب طیب
گرمیاں تو ہیں انکین مجھے دیکھا ہیں
بار گوہر کے پرستی میں وٹاں گان میں
ہم تو بنو اسکے حایل تھے آتے ہیں مگر

کون میں سینہ سپر کون سپر کہتے ہیں
 بلیسی ہی نظر آتی ہے جد ہر کہتے ہیں
 اثر اتنا تو ہوا ہی گدا ہر کہتے ہیں
 کچھ تو ہی تب تو خفا ہے ادھر کہتے ہیں
 لوٹ جاؤ میں ہزاروں جد ہر کہتے ہیں
 آج تیرہ نہیں ہم تیرہ کہتے ہیں
 تو دکھاتا ہی ہم ایسک فر دیتے ہیں
 کچھ کچھ اپنی محبت کا اندر دیتے ہیں
 اؤ نگلیان ہو گئے ہیں خفا اگر دیکھیں
 باتی تو کہتے ہیں جب وہ دہر کہتے ہیں
 رات سچا کہ کچھ کہہ لو اثر کہتے ہیں
 کیسے یہ بوجہ اہلانی ہے کر دیتے ہیں

التفات اؤنگونین سبجو بقول اعدا
نظرت سیر کیوں وہ کن انکی سوسنی و ہر کی سیر

نار و خور و بینی و سخوت کامین بی نیازی
جسم ہے جسکے نہیں ہیں وہ بشر جانین
موج نہ توڑ کے لنگر خود داری کو
زلف لیل ہون کچھ ہوش حواس معفون
بلیں مسرت جگتی ہے چمن میں گویا

روبر حوس کو آئینہ حیرانی ہوں
لاغوزار ہوں من سبھ کہ روحانی تون
ڈوبو نگا جا کے کہاں کشتی طوفانی تون
ای جھون کس لئے بہر قف پریشانی ہوں
کو چہ یار میں میں منحور کونے ہوں

[illegible]

[illegible]

میں فائدہ مستحق کے مستحق ہوں
 ہماری دیدہ تر کے اوٹھا ہوا
 دماغ فرستے تیرے شہید ہوں
 اداوار و گمشدہ کی کیا نمودیں ہیں

نے دھڑکی ہی میرے سانچوں میں
 فلک بھی نہیں پستی کی طرح چکرین
 غم ہی تقدی صورت ہے انہ جوں میں
 جوان ہوئی! نکاحی تر شاہین

کسی شخص انہیں بتائی ظلم کی بار استغفر
لو سے مورچہ لکھا ہے لکھو، فرخو،

نقول تیری را عشق ہی حسین حسین
 گلہ نہیں ہے خوشی ل میں نہیں تو نہیں
 میں اتنی بات پر اب پوسہ خوشی نہ کرنا
 کسی ملک و محبت ہی یہ جو کہتے ہیں
 جنوں شوق میں کینچا جاؤ کو امں کو
 کہ اپنا خال سنا رہوں تو وہ کہتے ہیں
 مرا شہر کیا نہیں جو رشک ہو جسکو
 نہیں نہیں جو وہ کہتے ہیں مجھ نہیں
 کیا تھا جل کے گل انکار اب تو تو مومن
 جو جو کہ کسی بڑی آنکھ نہ ہو تکلف کیا
 کہیں جو ہونگی تو بدنام ہو گا ان کہتے
 نہیں جہاں ہی بند ہی تو ان محبت کیا
 بند رہتے کیا میرے فکر عالمی سے

قلن ہی یہ مجھے کیوں بھی کہیں نہیں
 وہ میدان ہی اس گمراہی کہیں نہیں
 جلو کا ظور ہی مجھ میں تو نہیں
 جہاں کاش بناؤ تو وہ میں تو نہیں
 تو تولی آپ کی یہ جیسا کہتے ہیں تو نہیں
 یہ چاہی سچ ہی ہو لیکن مجھ میں نہیں
 کہ شہر سے یہ محبت ان میں کہیں نہیں
 ادا کس کے لیے نہیں نہیں تو نہیں
 نہیں کہ میرے تھرا رہی یہ نہیں نہیں
 وہ قلم نہ ان میں جو آخر میں تو نہیں
 رقیب کے میں کہیں کہیں تو نہیں
 جلو نہ محبت کر دی یہ میں تو نہیں
 خاک سے بڑھ گئی اب یہ میں زمین تو نہیں

[illegible]

مجلس

10

وہی ہے جو اس کے لئے ہے

جوانان حفظ
 جو بچہ وصف خطا جانان حفظ
 جو بچہ وصف خطا جانان حفظ
 جو بچہ وصف خطا جانان حفظ

دلخون و سینہ چاک میں آفت بریدہ ہوں
 ہوش و حواس جھانسنے دست کشیدہ ہوں
 برباد میری سارے عیش ہونے کی شہنم
 اب میری باز گشت جہنم میں محال ہے
 چمکے نہ چمکے برق تجلی مصر ہے کون
 رونی کا رنگ دیکھ کر کتاب ہے دل یہی
 اتنی جو رحم ہی تو کوئی کیا بنا سکے
 ثابت ہی میری رنگ تیرا کمال حسن
 شوخی کہاں آئینہ میں بعد از زوال حسن
 ممنون برو باد نہ منت کش بہار
 گلزار و کوہ و دشت کہیں ہی نہیں قرار
 حشر تیری ہی ہی جو میری نہیں ہیں
 ضیاء تیرا کہ لب لباب تیرا آ چکا
 ہوں لطف بندہ بندہ بی دام آپ کا

جوانان حفظ
 جو بچہ وصف خطا جانان حفظ
 جو بچہ وصف خطا جانان حفظ
 جو بچہ وصف خطا جانان حفظ

جوانان حفظ
 جو بچہ وصف خطا جانان حفظ
 جو بچہ وصف خطا جانان حفظ
 جو بچہ وصف خطا جانان حفظ

کیا الگ تین یاد کروں مان کہی تھا لفظ
 اب تو محویش ایک زبان بریدہ ہوں
 چھوڑے اوسے تو چارہ سودا می ل کروں
 اب یاس کو حرف شنائی ل کروں
 وہ مفت پیر میں تو نہ پروا می ل کروں
 پر سہرا اگر کرے تو ملاو می ل کروں
 مان در دہی دو اسی ملاو می ل کروں
 سو انہیں سے پیر جو میں سودا می ل کروں

جوانان حفظ
 جو بچہ وصف خطا جانان حفظ
 جو بچہ وصف خطا جانان حفظ
 جو بچہ وصف خطا جانان حفظ

آج کل سی سی زیادہ بھی بتا رہی ہے
واہ محرومی دیدار مفرد و بیکو
میری ٹھہرٹی ٹھہر تار دل تیا بہن
میری گہرائی تھی یا جو نہ آنیکا حجاب
چاہی تھی تھو اوس سبھا کی یہاں آتے
سج سی ہاں جو تھو تھی وصل کا وعدہ نہ

کچھ عجیب جان نہ ہدم وہ اگر آجائیں
آتی آتی وہ میری سنی شرا جائیں
دو گھڑی کے لیے آکر دی ٹھہر جائیں
بس وہ ٹیٹ پیری جی میں کیا کیا جائیں
نہ کہ آئے سب لکھا بھی سمجھا جائیں
کس طرح مان لکھن جو وہ قسم کھا جائیں

مختصرہ کی تقریر میں ادا کرا سی لفظ
طول سی قصہ غم کو وہ نہ گہرا جائیں

سمکڑا ہن پر چکو بنائے ہوئے ہیں
مرے قتل پر بڑا لگائے ہوئے ہیں
یکچہنی سے کیا پوچھ رہے ہیں
یہ رنگت خدا داد مان توں نی بائی
فلک کے قیون کے دل کے بتوں کے
ترے گہر کی پہ منزلت اپنے دم سے
بلا و فریب اون کے ناز و ادا بین
نہیں آنے دیتی ہیں دل خال رخ پر
ترے منتظر مثل نقش قدم کے
ترے عشق میں نگ لائی ہیں زاہد
شب بچو کا ڈر یہ غالب ہوا ہے

وہ ڈر شک و ملین سہائے ہوئے ہیں
وہ منہدی ملی پاں کسائے ہوئے ہیں
یکسیو سہارے بنائے ہوئے ہیں
کہ گویا وہ منہدی لگائے ہوئے ہیں
کسین کیا کہ کس کے تائی ہوئے ہیں
بہیل مسکو کجہ بنائے ہوئے ہیں
کہ اس ظلم پر بھی وہ بھائی ہوئے ہیں
ابھی تک تو گولی بجا رہے ہیں
سب لوگ آنکھیں پھینک رہے ہیں
یہ خرقی نتجے پر زنگائی ہوئے ہیں
کہ دم صبح محشر چورائے ہوئے ہیں

چہرہ پیر یوں کا جویش جوانی پر ہو
 مین ہی بڑا سی مگر ابھی شباب ہے
 دنیا میں طے کر جانے کی طغیانی سے
 سننا ہی چہرہ کے دو گل میں مہمان
 عیش و عشرت کا رن و بی مین سما گیا
 صبح شب وصال لال لیا اور اس تھا
 اسی اور جوان کی طبیعت یوں ہی
 نوبی نقاب ہو تو نظاری کی دھڑلے

خود گدگدی سحر دوستی ہی اب بکلی نہیں
گیا لطف ہی جو آئی نگہ در میان میں
اتنی سکت کمان ہر ترغز تو ان میں
رسبچ گیا جو نالہ بلبل سے کل میں
بادام کا ہی مغز ہر لیک استخوان میں
نالی کی وہ کشش نہی جو مدھی ان میں
لوٹیں گے ہم تم کے فرے امتحان میں
مہر ای ذرہ نکلے ترے تابدان میں

نورِ خدا ہی نامِ انہیں کے جہاں کا
کعبے کی ستہ میں نطقِ پندستان میں

جنبتش منہ کی سینہ سپر کر کے دیکھ لیں
 شاید کہ ہوسلے دل کے دیکھ لیں
 جو لوحتی بین کیا دل یرغون کی رنگ ہے
 ہی طفل اپنی جنبت ابرو دکھا دین
 جانی ہیں آن کیلئے اب کب خدا ملا
 وعدہ وہ کر کے ہیں جہازی آبرو ہے
 بولی کہا کی جہن کو وہفتش بازین
 نظارہ کر کے آپ کے روئے صبح کا
 ان کو جو پیرا رہی شب کا یقین سہو

دو چار بات اسے جھوٹے دیکھ لیکن
تیر ہی لاؤ چاتی بران ہکے دیکھ لیکن
نشتے میں شرباب کبھی ہکے دیکھ لیکن
چوٹے سے بھی کڑی ہکے دیکھ لیکن
مٹے پیرے ذرا لے نظر بہرے دیکھ لیکن
جی میں ہی یہ بھی جھوٹے رام کے دیکھ لیکن
خوشید و ماہ اپنی برابر کے دیکھ لیکن
جی میں عزم دل میں نمان ہکے دیکھ لیکن
وہ تار تار الگ الگ کتبے کے دیکھ لیکن

سید جان شمس الملک بن
سلیم جلیق و دیوانی بن
چار داغ

<p>اسی بچنی اوس دین کی برابر کا تو نہیں مثیل کباب گریہ فوٹین کی خوشنیں عاشق ہوئی میں ادا کو دغا جھکی ہوئے وہ پھول حسین ہنس مراد میں خلوت میں اختلا نہ جلوت میں چہرہ چار اسی ہی آپ نگین دکھائیں تو تیر ہے اس شک باہمی میں نہیں خیر ای نیب یہ جام می نہیں کو تنگ فر فوٹوس جان بچہ جو جیت جاس نہیں گل کو ہی جنور</p>	<p>بجہ میں دن رنگ ہو نہیں وہ کھنگو نہیں میں اس طرح جلا ہوں کہ خامی کی ہو اوپر ہیں بخش کہ خشکی گل رخ نہیں رجحین دغا کا رنگ محبت کی ہو نہیں تم کیسے آدمی ہو کہ کچھ آرزو نہیں یعنی بجز نظارہ کوئی آرزو نہیں یعنی جو تو ہی ہم نہیں ہم تو نہیں ہم سے بلا شون کو تو ساغ سب نہیں قطر صبا کو ہی جو تری جستجو نہیں</p>
---	---

کوئی حسین نطق تجھ کو نہ لگای کیا
سوبات کی یہ بات ہی اس کی بچن

<p>برجی میں بیگ الگ جاست جاستے ہیں وہ اس انداز میں کہ تو میں فکر ایسا بہا میں فقط مہندی لنگر پاں ہی بن نکاتی ہیں قیامت کر ہی میں یاد اوس فکر دانا میں الی میں محبت ہو کر نقش عداوت ہسم ترجی در تجھ کو دل نہ پکی ہو نہ ملت پیدا جو لوچیا مکین جہ نقاب میں نہ طلعت لگا بیٹھے ہیں گودہ افرورع انجمن تحسے</p>	<p>رقیبو سے حلف کرتی ہیں تجھ سے کیا تیر کہ شکوی شکر ہو ہو کر ہمارے لیے ہیں سبلی سوغ کی خاطر میں نگ اپنا تھا میں ترجی تو ہی لبیل ہمارا دل کما ہی ہیں جہاں میں انجمن میں تجھ میں اور ہائی ہیں کہ او کی جھوٹی قصہ رشتہاں چہا چا ہیں تو بولا جتنے کامل ہیں کمال نا چا ہیں تا شاہی نیک شمع کو اولٹا جلائے ہیں</p>
---	--

۹۷

سید جان شمس الملک بن
سلیم جلیق و دیوانی بن
چار داغ
نسبت جاس کی بچن
اسی بچنی اوس دین کی برابر کا تو نہیں
مثیل کباب گریہ فوٹین کی خوشنیں
عاشق ہوئی میں ادا کو دغا جھکی ہوئے
وہ پھول حسین ہنس مراد میں
خلوت میں اختلا نہ جلوت میں چہرہ چار
اسی ہی آپ نگین دکھائیں تو تیر ہے
اس شک باہمی میں نہیں خیر ای نیب
یہ جام می نہیں کو تنگ فر فوٹوس جان
بچہ جو جیت جاس نہیں گل کو ہی جنور
بجہ میں دن رنگ ہو نہیں وہ کھنگو نہیں
میں اس طرح جلا ہوں کہ خامی کی ہو
اوپر ہیں بخش کہ خشکی گل رخ نہیں
رجحین دغا کا رنگ محبت کی ہو نہیں
تم کیسے آدمی ہو کہ کچھ آرزو نہیں
یعنی بجز نظارہ کوئی آرزو نہیں
یعنی جو تو ہی ہم نہیں ہم تو نہیں
ہم سے بلا شون کو تو ساغ سب نہیں
قطر صبا کو ہی جو تری جستجو نہیں
کوئی حسین نطق تجھ کو نہ لگای کیا
سوبات کی یہ بات ہی اس کی بچن
برجی میں بیگ الگ جاست جاستے ہیں
وہ اس انداز میں کہ تو میں فکر ایسا بہا میں
فقط مہندی لنگر پاں ہی بن نکاتی ہیں
قیامت کر ہی میں یاد اوس فکر دانا میں
الی میں محبت ہو کر نقش عداوت ہسم
ترجی در تجھ کو دل نہ پکی ہو نہ ملت پیدا
جو لوچیا مکین جہ نقاب میں نہ طلعت
لگا بیٹھے ہیں گودہ افرورع انجمن تحسے
رقیبو سے حلف کرتی ہیں تجھ سے کیا تیر
کہ شکوی شکر ہو ہو کر ہمارے لیے ہیں
سبلی سوغ کی خاطر میں نگ اپنا تھا میں
ترجی تو ہی لبیل ہمارا دل کما ہی ہیں
جہاں میں انجمن میں تجھ میں اور ہائی ہیں
کہ او کی جھوٹی قصہ رشتہاں چہا چا ہیں
تو بولا جتنے کامل ہیں کمال نا چا ہیں
تا شاہی نیک شمع کو اولٹا جلائے ہیں

سید جان شمس الملک بن
سلیم جلیق و دیوانی بن
چار داغ
نسبت جاس کی بچن
اسی بچنی اوس دین کی برابر کا تو نہیں
مثیل کباب گریہ فوٹین کی خوشنیں
عاشق ہوئی میں ادا کو دغا جھکی ہوئے
وہ پھول حسین ہنس مراد میں
خلوت میں اختلا نہ جلوت میں چہرہ چار
اسی ہی آپ نگین دکھائیں تو تیر ہے
اس شک باہمی میں نہیں خیر ای نیب
یہ جام می نہیں کو تنگ فر فوٹوس جان
بچہ جو جیت جاس نہیں گل کو ہی جنور
بجہ میں دن رنگ ہو نہیں وہ کھنگو نہیں
میں اس طرح جلا ہوں کہ خامی کی ہو
اوپر ہیں بخش کہ خشکی گل رخ نہیں
رجحین دغا کا رنگ محبت کی ہو نہیں
تم کیسے آدمی ہو کہ کچھ آرزو نہیں
یعنی بجز نظارہ کوئی آرزو نہیں
یعنی جو تو ہی ہم نہیں ہم تو نہیں
ہم سے بلا شون کو تو ساغ سب نہیں
قطر صبا کو ہی جو تری جستجو نہیں
کوئی حسین نطق تجھ کو نہ لگای کیا
سوبات کی یہ بات ہی اس کی بچن
برجی میں بیگ الگ جاست جاستے ہیں
وہ اس انداز میں کہ تو میں فکر ایسا بہا میں
فقط مہندی لنگر پاں ہی بن نکاتی ہیں
قیامت کر ہی میں یاد اوس فکر دانا میں
الی میں محبت ہو کر نقش عداوت ہسم
ترجی در تجھ کو دل نہ پکی ہو نہ ملت پیدا
جو لوچیا مکین جہ نقاب میں نہ طلعت
لگا بیٹھے ہیں گودہ افرورع انجمن تحسے
رقیبو سے حلف کرتی ہیں تجھ سے کیا تیر
کہ شکوی شکر ہو ہو کر ہمارے لیے ہیں
سبلی سوغ کی خاطر میں نگ اپنا تھا میں
ترجی تو ہی لبیل ہمارا دل کما ہی ہیں
جہاں میں انجمن میں تجھ میں اور ہائی ہیں
کہ او کی جھوٹی قصہ رشتہاں چہا چا ہیں
تو بولا جتنے کامل ہیں کمال نا چا ہیں
تا شاہی نیک شمع کو اولٹا جلائے ہیں

ای قلمی که در دلم زده ای / ای قلمی که در دلم زده ای
 ای قلمی که در دلم زده ای / ای قلمی که در دلم زده ای
 ای قلمی که در دلم زده ای / ای قلمی که در دلم زده ای
 ای قلمی که در دلم زده ای / ای قلمی که در دلم زده ای

کیا بهر کرم یا بهولی بیک آب آلی است
 کرده شمع ایسی بهین که بهی بی جان است
 کرده میری غزل کا توین سن جال وین
 مری تابوت کی همراه وہ ہی رفتی جانی
 نہیں معلوم کی نہیں کہ کائنات میں
 پونین کہ تری کی وین کی کو کس کا
 عبارت تفر کی وین اب مطلب آوین

فدای آمدن از اینی جان دل مگر کیست
 غصه کی گو که آغوش تصویرین کی گوی
 گئی دل کی شمع ہی ہی محبت کی
 بخانی تاکہ یہ کوئی نہیں کی سکوا رہی
 خود حسن سے بھیج بہن کی شے عکس کو لیے
 معطر طرح کر دین کی مری لوگ کو کو
 شیر شوق کب تک پس ہم آغوشی شے

وہ چپ تخت کی بھیجین مگر ہم محبت سے
 ہزار دن مسواری نطق میں آوین

کیا دلا خواب بنا جو وقت سحر کی نہیں
 جس میں پہل پہون آوے جو کی نہیں
 ایک اری کی سو کی نہیں کہ اثر کی نہیں
 آگاہ کی بند لب ب بند نظر کی نہیں
 وہ تن آئینہ نہیں ہے کہ اوہ کی نہیں
 حیرتی رخ صیاد کی پر کی نہیں
 شے غیر ولسی جی جوری کی نہیں
 میری جھی میں دین کی نہیں کہ کی نہیں
 تجھ میں ای آہ ہو سب کہ پر اثر کی نہیں
 کتب اخوان میں اس کی خبر کی نہیں

صحبت ماہ چینیہ کا اثر کی نہیں
 جس کی فیض نہیں ہو وہ کی نہیں
 طرح ہونہ مری زور نہ کی نہیں
 مگر کی دیکھ دیکھ کے فاشے لیغے
 پشت سی ہی نظراتی ہو شکم کی سیلی
 صورت ظاہر تصویر نہیں اوہ کی نہیں
 اوہ گیا رنگ کیون منہ سی کی نہیں
 غری کی شے میں رخ یعنی اوہ کی نہیں
 شور سن تو قیامت کا شرافت کے
 کیہ ہی ل کا نرنا دہیان ہجوم غم میں

ای قلمی کہ در دلم زده ای / ای قلمی کہ در دلم زده ای
 ای قلمی کہ در دلم زده ای / ای قلمی کہ در دلم زده ای
 ای قلمی کہ در دلم زده ای / ای قلمی کہ در دلم زده ای
 ای قلمی کہ در دلم زده ای / ای قلمی کہ در دلم زده ای

بیدار می آف
 بیدار می آف
 بیدار می آف

ای قلمی کہ در دلم زده ای / ای قلمی کہ در دلم زده ای
 ای قلمی کہ در دلم زده ای / ای قلمی کہ در دلم زده ای
 ای قلمی کہ در دلم زده ای / ای قلمی کہ در دلم زده ای
 ای قلمی کہ در دلم زده ای / ای قلمی کہ در دلم زده ای

ہوسے لینے میں جو وہ جو ملک بڑی منیر کما
 دیکھئے اسکی حقیقت کو تو سب کہ یہ ہے
 گالیان کما جو پیر ہوسے لیا وہ ہوسے
 ہم گلا کاٹ مری اونکے درد و ملت پر
 حسن با صد سپہ ناز او دہر آما وہ جنگ
 بزم آراستہ بی یار کے بے رولتی ہے
 سنے پیاں فابل دغا سے باتر ما
 ترک پیداوسی ہوتا ہی تغافل کا گنا
 بی شرا تین ہین نر یاد و فغان بی تاثیر
 بی تعلق ہون زانی سی ملین کیہ صفت
 بندشیں کیں لیں ہی یار تر و شکی کی
 کہنی کلی نہ ہماری ہوس یوسن کنار
 ہی جو معدوم تو مضمون ہم آغوشی کیا
 ہوسی چشم و ذوق و لب کے لیے غیروں کی
 یہ طلسمات جہان حرف طربندی ہے

ہوئی بد خواب تم ہی رشک تو کیہ ہی نہیں
 گو کہ یون خاک کا چلا ہی بشر کیہ ہی نہیں
 بیجا و نکو ملاست کما اثر کیہ ہی نہیں
 حشر بر پا ہوا پرا و نکو خبر کیہ ہی نہیں
 عشق بیچارہ کی کیا کا دہر کیہ ہی نہیں
 نعم و بادہ سبھی کیہ ہی مگر کیہ ہی نہیں
 دوری اود ہرانی کہ جد ہر کیہ ہی نہیں
 چین یون ہی تو نہیں ہلو اگر کیہ ہی نہیں
 مان خدائی کو سبھی کیہ ہی مگر کیہ ہی نہیں
 دیکھیں سب مجھ کو نہ نظر کیہ ہی نہیں
 بیج پر بیج لگائی ہین مگر کیہ ہی نہیں
 ہین تو کیا ہین دین اور مگر کیہ ہی نہیں
 شاو ویر نہ کو تم وہ مگر کیہ ہی نہیں
 جن جن کی جو بھی ہین مگر کیہ ہی نہیں
 سامنی آئیکہ سب کیہ ہی مگر کیہ ہی نہیں

ایشی کی طرف
 ایشی کی طرف

<p> نطق سے کہنے اور دہشتیں لوٹ تو ہی پر قسم کیون نہیں کما تا ہی اگر کیہ ہی نہیں </p>	<p> ہم خاکسار لوگ دعاے حقیر ہین اوس مانگ کی لکیر کے ہلو فقیر ہین </p>
---	--

(Marginalia in Urdu script, including phrases like 'ایسی کی طرف', 'ایسی کی طرف', and 'ایسی کی طرف')

Handwritten text in a decorative border at the top of the page, likely a continuation from the previous page or a separate section.

نہنڈی نہنڈی گریبان باجوں چلاؤ لڑو
 پوچھو جسے نہ عالم کہہ جو ہم یاس کا
 خاک ڈالو خون پر دیکھو یہ فصل جہانیز
 پردہ ہائی گوش بچھینو کئی اسن بن گرو
 سر کی اتنی ہی جوتا جو میں کسے نہ لے
 وصل کو جب کہی تو کہتا ہوں وہ بت جاو
 زندگانی کا بہرہ دسا تجھ کو مل بہرہ نہیں
 یہی فاداری جو ثابت شدہ درگاہ کی

کہہ دو ہم لکھنؤ سے جا رہے ہیں کشمیر میں
 ہم نکلے ہیں زیرِ خنجر زید کا بچہ میر میں
 تم ہی سوا ہو گی میری لاش کی نشانی میں
 پہول جھڑتی ہیں وہ منہ پر کی لقمہ تریز
 یہ ہنر قاتل ہی تری ناخن ہنر شیر میں
 پہلے لکھو لائی اللہ سے تقدیر میں
 میں گاہ واپسین ہوں یہ دیکھو چھین
 کچھ میں بی گلی کی دیکھی جاگیر میں

نطق اوس شکی ذرا پاکیزہ صورت دیکھو
 ڈال ہی ہی جان کیا اللہ سے تصویر تین

بغل میں ان کو سلا جی میں مانی تھی جھکا جی میں
 گریسا و صلت کی شیب ہی ہوا گریہ یا نیکو فو
 گریہ کی ان وصل کا مقررہ یا خود اپنے دوری کو
 قمار الفت میں ل لنگار لگا دیا داؤ کیسے ہی بر
 منگلاوین منا دو جام باوہ جوتن لہو کو خود باوہ
 پلک جھپکی ہی ہر جو خاک تو دیکھتا ہوں غمناک
 کمان میں بریں اوجہ دل میں جھپٹن لہو
 جہاں لکھی ہو بہت کسے کہیں میں الفت
 زوال خوبی کو ہو گیا تو الگ ہوئی شیفہ تیر جو

مراؤں جو تہی چھوڑ میں میں جی میں تو اڑا چھوڑ میں
 بجا رہیں ہرک کیسا ابھی ظالم بجا چھوڑ میں
 گرات میری تفل میں سہ کرزا جوا نکلا چھوڑ میں
 اڑی میں دس کرپڑا تو قسمت کما چھوڑ میں
 تر اسے کیوں میں نہا وہ گروہ تر دکھ چھوڑ میں
 بغل میں شوخی کی کیا دہ کی گروہ چھوڑ میں
 گوناوہ ہائیک کا تھا جو میں ڈولتی کھو چھوڑ میں
 ابھی کل بہت خدمت رک رک کتا دھما چھوڑ میں
 اب ہی میں جھکو ٹوٹی کو جب فی دولت چھوڑ میں

۱۰۱

Handwritten text in a decorative border on the left side of the page, likely a continuation from the previous page or a separate section.

Handwritten text in a decorative border at the bottom of the page, likely a continuation from the previous page or a separate section.

کلیفہ انصاف سے برائی نہ کرے
 روزگار میں نہ ہو غم نہ ہو
 روزگار میں نہ ہو غم نہ ہو
 روزگار میں نہ ہو غم نہ ہو

یاد توڑی صفت نقش قدم ہی میں
 نہ کہی مہم کی سرسبز غم بیٹھے ہیں
 پریراتوق کی تپائی کم بیٹھے ہیں
 انیخ و رفتہ ہیں گویا نہیں ہم ہی ہیں
 نقش قلمین کی طرح غیر تو جم بیٹھے ہیں
 جس جگہ تیری گراں بار اٹھ بیٹھے ہیں
 لیجئے آپ کے قدموں کے قسم بیٹھے ہیں
 جو کڑی بھول کی ہوئی حرم بیٹھے ہیں
 کشتہ رشک ہر جہی قسم بیٹھے ہیں
 بس تہ سایہ دیوار قسم بیٹھے ہیں
 نفس چند بیان لینے کو دم بیٹھے ہیں
 آج سب سے شک کر نہیں ہم ہی ہیں

نہ اوٹھی جیسے تری کوچی میں ہم ہی ہیں
 صورت پیکر دیا ہے بیمار سیخ
 صبح سی شام ہوئی شام سی ہر صبح ہو
 نہیں معلوم کہ اس تہ میں کیا ہو
 کس طرح اونکو اودھاؤں کہ تری مغل میں
 مائتوں میں بس گئی ہو جو جیسے اسخ خیز
 باور و دو گئی اس سر سی افٹین گئی ہو
 شوقی چشم صنم تیرا زمانہ دیکھا
 دیکھو دیکھو نہ قیبولی لڑاؤ نہیں
 حشر کا دن کی کہاں نکل حمایت ہو
 جانی واسلہ میں عدم کو یہ زور واد
 جوش و خروش میں گری ہوئی کہاں ہو کر

زیر بردی صنم تل میں سہمی کی یلطف
 چند منہ و تہ خراب حرم بیٹھے ہیں
 داغی میں جگر کسی تب غم سے جلے ہیں
 نالی تہ بڑی جو روئیں سنی سولی میں
 دیوانہ کی ہپانسی میں تو ہر وقت گلی ہیں
 مہمان تو ہی ہیں جو وہ جو ہر گز میں
 سینے کے پہنچولی ہیں کیا خوب ہیں

یوں مگنی میں لالی کی بھول اچھی کو ہیں
 ہو سیر گلی میں جو کہیں صفت سر جانیں
 چوٹی کی دریا ج جو کہ وہاں جانیں
 بگڑی تو ہی اور بھی جس کی خوبی
 گنجینہ گوہر یہ قدر سے ملا ہے

یوں مگنی میں لالی کی بھول اچھی کو ہیں
 ہو سیر گلی میں جو کہیں صفت سر جانیں
 چوٹی کی دریا ج جو کہ وہاں جانیں
 بگڑی تو ہی اور بھی جس کی خوبی
 گنجینہ گوہر یہ قدر سے ملا ہے

۱۰۵
 کیسی قوم کی آدمی ہزار سال
 لایا ہے میں وہی کہ غم نہ لگ
 لایا ہے میں وہی کہ غم نہ لگ
 لایا ہے میں وہی کہ غم نہ لگ

یوں مگنی میں لالی کی بھول اچھی کو ہیں
 ہو سیر گلی میں جو کہیں صفت سر جانیں
 چوٹی کی دریا ج جو کہ وہاں جانیں
 بگڑی تو ہی اور بھی جس کی خوبی
 گنجینہ گوہر یہ قدر سے ملا ہے

جاری کنی اوستے چو کونکے
 زلف زلف زلف زلف زلف زلف
 زلف زلف زلف زلف زلف زلف
 زلف زلف زلف زلف زلف زلف

جاری کنی اوستے چو کونکے
 زلف زلف زلف زلف زلف زلف
 زلف زلف زلف زلف زلف زلف
 زلف زلف زلف زلف زلف زلف

بڑھ کی اسی ہی ہند کی ہند میں
 شرم کی آڑ ہی خود منہ نہیں کھلا
 بوسہ لب تو دلی خال کا بھی بوسہ دو
 کوئی جانان نہیں گچھا اتین مجھ سے
 جوش و خروش بنیابی میں مجھ سے
 لکھنی کی کڑی پڑی ہو صدائی کیسے

جو کھلے آئین تو بیات نہیں کرتی ہیں
 غلام پر پردہ بت پردہ نشین کر لیتیں
 منہ کو سب کما کی مٹھائی نہیں کرتی ہیں
 لوگ کیوں محکوم میان فن نہیں کرتی ہیں
 شام کو سہ ہیں کہیں صبح کہیں کرتی ہیں
 منہ دکھانا تو کجا بات نہیں کرتی ہیں

لطف کی سادگی اوس شوخ کی پکاری مائی
 وہ جو دم دیتا ہے اوس کا یہ یقین کرتی ہیں

دست سر ماتم زدہ ہیں میں حسین ہیں
 کچھ ہوش میں ہم محفل خود تائیں نہیں ہیں
 مشرور ہیں کہتے ہیں جو زانو گرہ میں
 او ترک تری تیغ جفا سی بجھیں گے
 عشاق کی زیادہ دغاں ات کو سکر
 عشاق کو تم دفن کرو گان نمک میں
 تب جلی ہیں جب کیل گئی جان اپنی
 یہ جو ہر نایاب تم میں نہ عید و من
 ہر پہ جنازہ جو اوٹھی پردہ شب میں
 ہنسے ہی عبت جہنم سکر کو کدورت
 سنتے ہیں جہاں کے جلوہ کی حیران

بزم غم و اندوہ کی ہم صدر نشین ہیں
 بیٹھے ہیں پستان میں یا اور کہیں ہیں
 بچے چمن دہر کے سب میں بچھیں ہیں
 نکمے ہوئے بیٹھے ہیں کسی دھوپ میں
 جھمکائی وہ کہتی ہیں یہ پڑی نہیں ہیں
 تاجائیں یہ بکشتہ چمن گل میں
 کیا توڑی جفا میں بت لی تم کو نہیں
 سلا جسے کہتے ہیں فاکادہ ہیں میں
 ہم کہتے شرم ختم پردہ نشین ہیں
 ہم تو صفت کفش قدم خاک نشین ہیں
 موجود تنگی کی طرح ہم بھی ہیں میں

۱۰۷

جاری کنی اوستے چو کونکے
 زلف زلف زلف زلف زلف زلف
 زلف زلف زلف زلف زلف زلف
 زلف زلف زلف زلف زلف زلف

جاری کنی اوستے چو کونکے
 زلف زلف زلف زلف زلف زلف
 زلف زلف زلف زلف زلف زلف
 زلف زلف زلف زلف زلف زلف

جانین میوسی۔ یہ طور کی باتیں
کان لکھر حضور کی باتیں
پہن نکالیں فتور کی باتیں

نطق اوس نامہ و کا کیا کہنا
نور کا منہ ہے نور کے باتین

آنی کی خواہا تو نکلو دکھلائی جاتی ہیں
 آئینے کو ہٹا دو گہرائی جاتی ہیں
 اُچھلے لپٹے میں نہلائی جاتی ہیں
 لیکن وہ اب بھی ہ کو چکائی جاتی ہیں
 ایرن راٹھروہ ابھی غی جاتی ہیں
 بال و پل تار حسن کو سکھائی جاتی ہیں
 دوہڑیوں کی واسطے بولائی جاتی ہیں
 چاک قبای گل کہیں سلوائی جاتی ہیں
 یہ بیوی وہ نہیں ہیں کہ جو کھائی جاتی ہیں
 کمری یہ کس کے واسطے سجوائی جاتی ہیں
 فتنہ مری اوٹھانیکو ٹھلائی جاتی ہیں
 جھوٹی جو میری سر کی قسم کھا چوڑائی
 آج اور زکی لیے وہ نکلائی جاتی ہیں
 کہتے ہوئی کہاں کی کہاں پائی جاتی ہیں

14

[illegible]

سماوات و زمین
و آب و آتش

[illegible]

اتنا تو اب ہوا ہے کہ شہلاہو جاتی ہیں
چلیے کہ یہاں شہر میں کسلائی ہو
اپنی جو نعمت سبج میں جی جائے ہیں
خود میں میرت میں علی بی بائی جاتی ہیں

پچھلے کثری بھی ہوتی پائی تھی لیکن
بس کیا جی حضور ہوا سیر ہو چکے
اوس گلی گھنٹا ابھی سا پرستی نہیں
برایان ہی کہوین اہرون ای تے

طریق باغ باغ
سبب احوال ہیں

کیا پاسی روپائی ہوئی
چوٹی نہیں مٹائی ہیں

عصی ہی سے سہو و مل کر دیکھتے تو ہیں
جرات آپ خرم جگر دیکھتے تو ہیں
کتنا ہوں شور و زنج دیکھتی تو ہیں
دریں کہ راہوں ڈر دیکھتے تو ہیں
لیکن کیا التفات اوہر دیکھتے تو ہیں
کچھ اضطراب دل کا اثر دیکھتے تو ہیں
اب گاہ گاہ ہر کی نظر دیکھتے تو ہیں
آئینہ آؤ دوہر دیکھتے تو ہیں
مسکین کر اپنے گور دیکھتے تو ہیں
ایں درجہ بیاثر دیکھتے تو ہیں

یہ بھی تو کہہ سکتے ہیں کہ اگر وہ دیکھیں تو ہمیں
 چھوڑ کر گناہ منگالینے دے دے
 تمنا ہوں عقل سے نہیں بھرنا دے
 حال نگاہ میں وہ غیر کہانی کے منتظر
 دل کو تری نگاہ ہی بالاک کیا خبر
 رستی ہیں بھی پردہ شوقی میں تیار
 آنکھیں ہیں فتنہ زلفہ لڑائیں گدگد مینا
 میری سی شکل ہو گئی سی شکل اگر ہو
 طالع جو ہیں ساتھ تیرے ہیں گدگد
 ہوئے سی کچر زیادہ تعاضل ہی پار کو

ہمیں کیا خبر تھی
نہ سہرہ تھی تو نہیں

دلیوانہ لکھنؤ
کلیونین کو برسر

[illegible]

لب جان بخش یار کہتا ہے
 گل سی کس آن سوی کہتی ہیں
 پس باہون فلک گرد ہے
 شہر آشوب سری و شہر ہی
 نہ بود یکسر خجے انجان
 میر سوا سرشمان کو ہے
 کر رہی ہیں وہ مجھ سے عہد و صلہ
 دیکھ لو جان کا نگلنا سے
 تیری شہرت ہی میری سوائی

درد ہون دردی دوا ہون
 تو تو لالہ ہی میر ز ہون میں
 سنگ یرین آسیا ہون میں
 گردش چشم میرہ ہون میں
 آشنا ہو تم میں آشنا ہون میں
 سایہ شہر سب ہون میں
 دل میں کہتی ہیں ٹالہ ہون میں
 اور تھر و کہ ہو چکا ہون میں
 گوہر ہون مگر نہ ہون میں

لب جان بخش یار کہتا ہے
 گل سی کس آن سوی کہتی ہیں
 پس باہون فلک گرد ہے
 شہر آشوب سری و شہر ہی
 نہ بود یکسر خجے انجان
 میر سوا سرشمان کو ہے
 کر رہی ہیں وہ مجھ سے عہد و صلہ
 دیکھ لو جان کا نگلنا سے
 تیری شہرت ہی میری سوائی

رشک ہو تم میں نطق بزم آشوب
 چشمک شہر آشنا ہون میں

غم نے فی تیغ سوئی فی سست گلہ میں
 اکبر میں آجیا تنہا خدا کی پناہ میں
 گن گن کر سو سو دل لہی ہر رنگا میں
 شعل سپند ہو گئے تمام ایک آہ میں
 وہ بھی شہر یک ہے مری حال تباہ میں
 کہنے کا مال ہے یہ تمہاری نگاہ میں
 حیرت ہی بکڑی جاتی ہیں ہم کس شہر میں
 اگر میں بلاتی ہونہ تو لیتے ہو راہ میں

جادو بہر ای سری فی چشم سیاہ میں
 عشق تباہ فی آگی بیان بھی کیا ہلاک
 وہ بت گیا جو صومعہ تو تار سوسان
 ہم سوختہ دلوں کی جلائے سے فائدہ
 بزم نام میں ہوا ہون تو رسوا ہوا ہی بار
 میں کہ چکا ہون قیمت دل کو ہر غم کو
 زندان کو ای خون لہی جانی ہیں کو ہون
 کیا ایسا سنگ نام ہی کیا ایسا یاس وضع

لب جان بخش یار کہتا ہے
 گل سی کس آن سوی کہتی ہیں
 پس باہون فلک گرد ہے
 شہر آشوب سری و شہر ہی
 نہ بود یکسر خجے انجان
 میر سوا سرشمان کو ہے
 کر رہی ہیں وہ مجھ سے عہد و صلہ
 دیکھ لو جان کا نگلنا سے
 تیری شہرت ہی میری سوائی

لب جان بخش یار کہتا ہے
 گل سی کس آن سوی کہتی ہیں
 پس باہون فلک گرد ہے
 شہر آشوب سری و شہر ہی
 نہ بود یکسر خجے انجان
 میر سوا سرشمان کو ہے
 کر رہی ہیں وہ مجھ سے عہد و صلہ
 دیکھ لو جان کا نگلنا سے
 تیری شہرت ہی میری سوائی

[illegible]

مجدد و نو نه نام آن که در میان
روز و شب با دل بس ازین کو
که چون کائنات را از این
صاحب دودمان و مکرانی بین
چهارمین روزی که در این
نیت رکنه نیمی بیایم ای بین
کمانای مرده دهان و هرگز ازین
کیه غریب می کسی بر روی زمین بود

[illegible]

ایڈاکرین بڑی بوٹی ہاشمہ جین سے
اوس شعلہ خوں کی کسو پہلا تاں لکھتات
کیا طاقت ستم کہ نہیں ہے دماغ ناز
بوٹے رولا کر تجھ کو رولا تا پہوں سے

مستور نکاڑو ہر بعد نمازیر تا کہ ہو
گرم اس قدر نگہ ہے کہ بس جلانے خاک ہو
کون ایسی نماز زمین سے اندیشہ ناک ہو
دھو دھاک ناگاہ تری خوب پاک ہو

ای لفظ دل و لعل میں شری

کشمیر سے نہ باولی گئے کی زباں ہو

آپ عیاختہ بننے میں بکڑ کر گئی ہو
گھٹ گئے کوئی سخت سے بڑھ کر گئی ہو
میں ملا تو نہیں رکھے عمل اپنے روکا
کھل گیا کہلے ہی موبان کی شیرازہ
دو تن ناز کو میں کیوں آکھیں تو تو جو
شمع عارض سوا وٹھا تھا دم نہیں دیا
روقت اسلام کی بقاء و دولت کو تو
بال بیکانہوشانی کا جواب کئے سوا
بال ساقی نہ بناو تھے دم بادہ کشی
تیرے منہ لگا کیا خط سیرۂ اندھیر
مال مارا ہی تو کیا سانپ بنی مٹی میں
دلکی چوری کی عجب در زخما پر ہمت
دل کیوں شکستہ دہشت پر نشان ہے

مایہ مشاطہ کہلوانی بین اکثر گیسو
 ووشن سبارکمر کو ہوئے دوہر گیسو
 او میں سانچے رکھتے نہیں تیر گیسو
 نظر آنے لگے مجموعہ استر گیسو
 خال خال کا بن جائیں سمٹا کر گیسو
 رو گیا معرہ حسن سے سدا گیسو
 ایک خشار کی زینت بن تیر گیسو
 مایہ میر ہون قلم آگے چو کر گیسو
 کشمی می کے پئے ہوئے لنگا گیسو
 تیرے سر چڑھ کے زمانے کو چو کر گیسو
 گنج عارض سر کے تئیں دم بہر گیسو
 نکلے پٹا ہے اوسی صورت اندر گیسو
 گہرے رہتے ہیں رخ کو اکثر گیسو

کتاب مناب مزاروں
گل کیے

[illegible]

طریقہ اربعہ

زخم نیکین بپوش گلستان بهار
 نعل خنجرین بر کمر کزین
 کون عمارت زین فانی
 یاس کزین بهار
 قمار وین کی جگر
 قوز و کمان
 زخم نیکین بپوش گلستان بهار
 نعل خنجرین بر کمر کزین
 کون عمارت زین فانی
 یاس کزین بهار
 قمار وین کی جگر
 قوز و کمان

آپ ہی قتل کر لی آپ ہی قوی مجھ کو
ہی بنا سب کو ہی محبوب کہو ہی مجھ کو
پہول ہو جاؤں وہ بانی میں پڑھو مجھ کو
نہیں لو ناچیں آتو نہ بوئی مجھ کو

کیونکہ رحمتی محبت کا اثر جاوید کمال
ابر و حسن کی چون بخش و مہربان
سرمزگان بھی ہر لحظہ جگر کی یاد دلاؤ
سنہ ۱۰۸۰ ہجری خود ہوئی کہ نشوونما

پہلوں کی طرح منہسی شکوہ چراغ تربت
مردہ جاؤں تو کوئی لہجہ نہ روی مجھ کو

شیشے سی ہی لطیف بنا یا ہے سنگ کو
 آنسو سلام آنکھ کا پہنچا میں ٹنگ کو
 جہاں سے غوطہ مارے لائے سنگ کو
 رنغ و اوٹھو جلو تو جہاد فرنگ کو
 وہ سٹٹا کے نری چہرے کے رنگ کو
 اندر پہ نہیں دین دیکھو ہیں چشم رنگ کو
 لااؤ سکو جانے دی نسی غدر رنگ کو
 گو یا کرے خدا جو زبان خدا رنگ کو
 سنستا ہو کیا چراغ جلا کر تنگ کو
 کہتے ہیں لوگ یوں مہی تو خالی تنگ
 شیشے سے آج تو لڑ دیا میں فرنگ کو
 چوسیں دیاں خم زبان خدا رنگ کو
 لبت بہت بٹھاری چھانی ہو سنگ کو

دیکھو نواز اکت صنم شوخ و شنگ کو
 روون جو یاد کر کے بت شوخ و شنگ کو
 شاعر مثال جعبت سہہ رنگ کو
 لوٹدی بناؤ دخت زرشوخ و شنگ کو
 پر طائر حواس کو گائی جو جریخ نے
 تجھے کر بن مقابلہ کیوں کر ستا جن
 اے جذباتِ خفا کا نواز اکت کاغذ تیا
 صد آفرین کی تری چمکی کر زور پر
 پردہ میں خب کر صبح ہی کو گماشتہ
 نینے جولی اتر کیے نالے تو گیب ہوا
 نازک نرا جیوٹے مر دڑ گیا وہ بت
 آئے وہ دن کہ تیغ کو گردن گلو لگای
 کیوں گوریہ کھڑی اہی عدد کو کوئی

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ہوئی ہر آئی ماے رقیبہ یمن ہیکر
جوشِ خوں نہایت اوٹھا یا سحرِ سحر
مضمون ناندہ باندہ کارِ کوشش کے
ہر بار کھول کھول کس نقارہ کے

وہ بیت اور ایسا گیارے چہرے پر رنگ کو
بس آج سی سلام ہے ناموس فرنگ کو
ملک سخن میں لاتی ہیں اہل فرنگ کو
بلبل اور تاجہ کیہی امیرے ڈونگ کو

اوسکو سکوت ہو گا غم قتل نطق سے
خاموش شمع ہو گی جلا کر تینک کو

علم جو قتل کو شمشیر جو ریا کی ہو
 جس میں بحث جو زنگ لٹا کر کی ہو
 وہ مسنیاں نہیں کہتی ہو زنگیں مثلاً
 عجیب لطف ہو زیور سے قد نازک کا
 صبا جو چہرہ ہی ہے جس میں سنبل کو
 نسیم سے ہی مکدر دماغ نازک یار
 کسی میں انہی تباہی پر سب ٹھہراؤں
 میں تیری آنکھ کو طفلی سچی سمجھتا تھا
 صفائی عارض گل اسکو آئینہ دکلا
 ہمارے ہاتھ سر اس پر ہن یار گل خودہ
 وہ اور تجھی کر دین غلہ اکھین یہ تے

ہزار کی ہونہ گشتی نہ دس تار کی ہو
اڑی یہ شرم نہ گیت ہوا بہار کی ہو
جو کی ادا ہو تو اوس کے خمہار کی ہو
زناخ گل کوئی گلشن میں نہار کی ہو
یہ ہم و شرک مجھ ہے نہ زلف یار کی ہو
شیمیم گلن کہیں ہم اثر خمہار کی ہو
گلہ نہ تر اشکباتی فرگار کے ہو
قریب ہے کہ یہ آشوب فرگار کی ہو
صبا جوتا ہے اوس لف مشکباتی ہو
ترے گلی میں جو دالین بہار کی ہو
کہ رات بہر اسی تکلیف انتظار کی ہو

تم اوس گلی میں بھجیو سیکو لطق یہ ہے
نگاہ یاسن سہری خسان میدوار کی ہو

قَالَ تَوَاضَعْنَا لَكَ يَا إِلَٰهَ الْاَلَمِينَ
فَلَمَّا رَأَىٰ أَنَّهُ لَا يُفْعَلُ بِهِ كَيْدٌ
مِنْ قَوْمِهِ قَالَ لِيَوْمِئِذٍ لَّيْسَ
بِالْمُؤْمِنِينَ كَيْدٌ مِنْ قَوْمِهِمْ
وَلَا يَفْعَلُونَ بِهِمْ كَيْدًا وَلَا يَفْعَلُونَ
بِهِمْ كَيْدًا وَلَا يَفْعَلُونَ بِهِمْ كَيْدًا

[illegible]

۱۱۹

[illegible]

بہارِ ناز و نغمہ کی گنجینہ
 گلشنِ دل کی بستانِ گلشن
 بزمِ محبت کی مجلسِ شاد
 دلیہ کی بستانِ گلشن

پار آتا ہے خدا جانے شبِ غیرِ کون
 آستانِ یار پر ہونا صیبا کی نصیب
 تو کوئی چیز کو بھی چیز نامی قطعہ نواز
 ہوتی بندی کی طرح قازقی ہر قدم
 اسی قناعت توئی مارتا اوکا کی خبریں
 صاف رخ میں گنہگار سے نظر آئے گا
 شوقِ حوٹا اور جو خوشی نہ رہے
 دھندلے کیسوں ہمارا ذوق پر نہیں
 کیا اشارہ میری نسبت غیر سے کیا

روح جاتی ہی لئے سکے استقبال کو
 خاکِ دریا ج شرفِ بخشش بلِ قبال کو
 کردیا زینتِ وہ رنگِ حسنا جال کو
 دیکھتی چلتے اگر کھار اپنے چال کو
 دیکھی اٹھی گردیاں سر ایک آدھال کو
 آتشِ غم سے گردیاں ہی گال کو
 اور فانی عمل ہو گیا پال کو
 وقتِ فکرت کتنے نہیں بال کو
 کیوں بائی آگاہ کیا سوچی و اس جا کو

دو قدمِ کلیف کی مگو اجازت دی جو ناز
 دیکھ کر جو جاکے اپنی نظمِ خستہ حال کو

سہجے سودا سے یار کر نیکیو
 غیر مجبور بن وار کرنے کو
 اس طرح کا حسین جیسے تم
 وصل کی شے ہوئی نہ ہو
 سونے سے ایدل آگ لگ گئی
 لی چلی چکودل کی تیا ہے
 بد بلا ہو شبِ سیاہِ فراق
 جلد جانے سے اور کیا مطلب

دل ہی چاہتے پیار کرنے کو
 آپ بہن مار مار کرنے کو
 کسکو ملتا ہے پیا کر نیکیو
 دن پڑا ہے شکار کرنے کو
 رات بھر یار یار کرتے کو
 کوئی جاناں میں خواہ کر نیکیو
 عامل کی حصار کرنے کو
 آئی تھی پتھر اس کرنے کو

۱۲۱
 کبھی باغِ گلشن
 کبھی باغِ گلشن
 کبھی باغِ گلشن

نظمِ دل
 نظمِ دل
 نظمِ دل

نظمِ دل
 نظمِ دل
 نظمِ دل

کون چلیاں لینا کو دلا با تو نہ دلا با تو
 کون چلیاں لینا کو دلا با تو نہ دلا با تو
 کون چلیاں لینا کو دلا با تو نہ دلا با تو

کجی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 جہاں کی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 کجی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 جہاں کی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 کجی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 جہاں کی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 کجی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 جہاں کی ہر سائن نکل نہ جھلکے

وہ بنے ہر وعدہ نامی خلافت روبرو اسکے رکھ دیا کئے دن ہی گئے کو ہر بین گہر مان ہم ہمیں کچھ ہی پر بھر کیا بین	ہم ہوئے انتظار کرنے کو شمع کو شمع سار کرنے کو رات تارے شمار کرنے کو عاشقون میں شمار کرنے کو
---	--

لفظ یار و ملی تم سنو جو سلوک
 پھر نہ جے چاہے مار کرنے کو

باجھو اس عقل و دانہ کے ساتھ رخصت ای موسیٰ نگار لہو مٹ گئے بس کیسے تیرا بساؤ ہے مصیبت ہر کڑی کا مضبوط کیوں حرفت یادہ گو کے منہ گون لاک تیرے یلی دل کو لگاؤ عشق میں لائیں ہی مجھ پر بلا ایک لکڑی ہے ہجوم یا س سے ہے بلائی جان عالم ہر ادا	کہ رہے ہو مجھ سے سوا کی کوئی عشق کا ہی لطف سوا کی کوئی بلکڑی ہم تیری خود آرائی کوئی دل خدا کی تو شکلیانی کوئی بحث کیا بلبلی کو غوغائی کوئی ہوں جہاں اس شوخ چلنی کوئی فتنہ بین انگلیں ہی بنائی کوئی اسی صدمہ تیرے منائی کوئی دم نکل جانی میں انگڑائی کوئی
---	--

کون ہی خوبی نہیں اس میں نطق خوش ادائی ہی آ رعنائی کے ساتھ مست ہوئی ہو پھر و کسات ساوچہ تیرے چہرے سے ہیں	ہم ہی لوٹیں جو حضور کو ساتھ مئی جلوہ ہے کس نور ساتھ
--	--

کجی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 جہاں کی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 کجی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 جہاں کی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 کجی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 جہاں کی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 کجی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 جہاں کی ہر سائن نکل نہ جھلکے

۱۲۲
 عجاظہ زینبین نوادر نظریہ
 عفاک ملج بیان بی بی
 اس جگہ نظر مضامین کرین
 وبال ہون

پچھلے اور مع ان کو کتنا حال ہون
 پوچھا جو سفید میں لاؤدہ باج
 خواہان جاہ ہون طلب لگا ہون
 خواہان جاہ ہون طلب لگا ہون

کجی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 جہاں کی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 کجی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 جہاں کی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 کجی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 جہاں کی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 کجی ہر سائن نکل نہ جھلکے
 جہاں کی ہر سائن نکل نہ جھلکے

قیس صاحب سے ملو بحث فن عشق میں
نطق تم بھی گفتگو کرتے ہو کہ پانچ لکھ سات

تو چہرہ فکر کو عرض برین کے ساتھ
ویدارت وقت نزع وہ اگر دیکھ لے
نکلیتہ در دول کہ بندہ غریبی
دو گر سوال وصل کا کچھ اور اگر
کیا تیغ اوٹھہ سکی گی مری قتل جھوٹ
بجلی سی کہ پڑی مری کشت امید پر
کہہ مجرگناہ کار کو دروغ بُری نہیں
ایک دل پر یہ کہ رونا ہو ٹوٹ جانا
تیر کو تیرہ گوشت ابرو سے چھوڑ کر
اگر تھوین ملام بھی ہیں اور یہ بھی
کی کیا کہ تو رونا ہی ہو غریبی
جیسے کہ تیرے سے رونا کا
سوچ تیرے تیرے مری بیڑان نو
صحبت برافقہ کی کب پار ساسے ہو
تکلیں سیکہ جھینڈہ گروسی سے فائدہ

ایسا ہی بات چیت ہو روح الامیں کہنا
سرسا نہ کسی گفتگو الہیں کے ساتھ
یو جان ہی کھلی گئی آہ جزین کے ساتھ
یہ جان کو کہ ہم ہی نہیں ہیں کہنا
چہ نہی لگا ابھی ہے جو دم رشتہ کے ساتھ
ای برق و من نری نہ کہ تیرے ساتھ
جلنا جو امی خدا ہو جان حسین کے ساتھ
وعدہ تو نکامان لکنا یقین کے ساتھ
آہوئی دل کو مار کمان کہیں کے ساتھ
ای جان جانیو نہ واسپین کے ساتھ
کیا دل تیرے ہی برابریں کے ساتھ
تو کیا لکنا لکنا تو تیرے ساتھ
و لکنا لکنا تیرے ساتھ
دنیا ہو گی جمع کسی طرح دین کے ساتھ
ای جریخ ہنڈہ رہا کہین جا کر تیرے ساتھ

یارو نسی کیا چھاتی ہو بی نطق کہنا
چوری چھپی کاربطہ پردہ سین کو ساتھ

ارادے ہو غیر سے ہو چو آپ خوب کیا
 مثال صبح ہمیشہ سے ہوں گریباں چاکر
 یہی کو زور کیا آئینہ لگاوا داغ
 شہید وہ جو مر کر دکھائے رنگتِ فا
 بجے تہی خم نہیں بجائے جو ہر نصین
 وی کو جو قصوں کی کہتا نہ بجے
 چراغِ خانہ دل نور ویدہ عاشق

پراسکا تذکرہ بندی کی رو برو کیا ہر
 میں جاننا نہیں بخیر کیا ہو کیا ہے
 تمہارے سبب غدا میں بیک ہو کیا ہے
 جو جوٹ جای جوانی میں ہو کیا ہر
 کے لایا مری دت کو تیری ہو کیا ہر
 خلاف واقعہ تقریر دو ہو کیا ہے
 کو میں کے سوا کیا وہ شعر و کیا ہے

منازلت است نه چکیده و نه
تو لفظ شکوہ است ہی تر اهو کی ہے

یہی تھا ہے جو خسار و مفاسد کے لیے
 حضورؐ کے عالم ہمنویں کے لیے
 نگاہ کی گئی تھی جسے مریؑ کے لیے
 حرم کو کب میں چلا تھا تو دعا کر لیتے
 شرف وصال کا گریہ تھا ہر روز فراق
 وہ اب میں ہوں گمراہ گمراہ ہوں گمراہ
 مودت کیسے تو صحرا ہی نجد کے کانٹے
 مریؑ فحاشی کا باعث بننے کا ظلم ہوئے
 پلائی اور نہیں می تا وہ تکلف ہوں
 نہ اس کے تپ کہیں گمراہی آتش گل سے

حلیہ کے آئینے پر جانیں کی حلا کے لیے
 بزور تیغ لئے ملک میں با کے لیے
 کرو شہید شہیدانِ کربلا کے لیے
 جو تیرا یونین موجود دست و پا کے لیے
 ہم ابتدا ہی میں تھی تنہا کے لیے
 وفا ہے میرے لیے میں بنا وفا کے لیے
 قدم ہر ایک کیس بر بندہ کے لیے
 بہانہ جانتے کی رحمت خدا کے لیے
 خلیفہ نے کو ٹھہرائی حیا کے لیے
 چمن میں آئے جایا کرنِ خدا کے لیے

Handwritten text in Persian script, likely a manuscript page, showing dense cursive writing.

[illegible][illegible]

(Faint handwritten notes at the bottom of the page)

وہ ہی فضائی جگہ پر فقیر کا تکیہ
نگاہ دو کہ دین جگہ میں تیری ہی
شہر سامانِ بخشن گاہ کہ مرہما وجود
یہ فخر دل سے نکالے کی راہ نکالے ہے

کہ تیرے ہمیں میں قاتل قضا نکلتی ہے
اسی ہی خاکِ بُرائی صبا نکلتی ہے
پیری کوئی نہ کوئی شکوہ نکلتی ہے
کمانِ بھائی کہاں مہرِ خان نکلتے ہے
میری بقا میں فنا کی ادا نکلتے ہے
یہ آرزو ہے جو سبکدوش نکلتے ہے

وہ اور لوگ میں ہی خلقِ بدو عاوا لے
ہماری منہ ہے تو سب کو دعا کہتے ہے

نکالیں تب ہی نہ اُٹھتے سبزبان نگر
اونہوں نے جو بکے عادت جو جو فردی ہو
عہد کر جو رہیں تجھ پر وہیں کے ایسا سے
عہد کو جان میں وہ در پردہ خلم کرتے ہیں
نگاہ میں ہوئی عین عاشق کو دیکھے پار
نہ ہو تو یز غنم فراغ او کے کتوں کو
ہوئی شکل تری غم میں گھنٹو والو کی
گیا میں شکر مارا جہر کو مر گیا
در آئین شب کی گئی پی میں لچیان غم کے
ابھی تو یہاں کہ دیوار میں پہنچا ہوں
کہانی اپنی ہی در پردہ ہم سائیں کے

ستم شہ کج ہوں ہفت آسمانوں کے
 مری جو پینی لگو غم کے نالو ان کے
 یہ سب کس سے ہیں ای جان نالو ان کے
 مری شتا کیو ہوتی ہیں امتحان کے
 بلا کو توڑ کیں تیر بیکان اونس کے
 یہ میرا کونست تمہارا ہی امتحان کے
 نہ وہم کو ہی ہی جسم نالو ان کے
 نشان پا نظر آتی جہان ان کے
 بجال ہی کے جا کما ہی امتحان کے
 نصیب جا کیں جو سو جائیں پاسان کے
 کہیں جو ہو گئی شہت و قصہ خوان کے

149

دوسری کتاب

آہ شرفشان کی ذرا سیر دیکھنا
 غنچے کی بندرہ سے سو کھلتا بولس ہی
 محفل و داس سے جو نہ آیا وہ مست ناز

وہ جانتی ہیں گھر میں ہیں جگنو بہر ہو
 اوس نوح بہار ناز کی ہی بو بہر ہو
 گویا ہیں خیر جام میں آنسو بہر ہو

کیا سادہ دی سکین کے مرے شہزاد کا
 اسی خط میں نسیم کے یابو بہر ہوئے

اب خنجر جو پیا نید کی سستی آئی
 بوی دلدار سی لائی ہی پیغام صال
 تجھ سی ایدست دعا باب حاجت نہ کھلا
 آج اوس شوخ نے کیا بند قبا کوٹھیں
 آہ کی کس میں سکھتا سانس ہے جیسے تیر
 دل تیرے سے تیر گھبرا کبھی حور و کی طرف
 یاد آتا چہ چہ ہے وہ آنا ایجان
 جانی کس اور می رنگ لڑی کھانگ

سنہ کلا زخم کا گویا کہ جب سالی آئی
 پھر صبا کیون تو میان باد ہوائی آئی
 فائدہ کب قفل و در ویر کی گنجی آئے
 کیوں تو ای با و صبا عطر میں ڈوبی آئی
 حلق بگلا کہ جگہ مٹتی اڑھتی آئے
 شیخ جی سے طبیعت جد ہرائی آئے
 عمر کے ایام میں جیبات اند میری آئے
 دیکھی سوا نکہ وہ کیا لائیں ہوئی آئے

دہر دیا عشق کی بگڑا میں قسمت کی اوستے
 کو کین چوٹ کیا نطق کی باری آئے

ہم اذکی پاس کج بچھوئی لڑکی اڈو
 میں زند کیا ہون اگر لکھتی ہے ہی بیٹے
 کو قیامت سے حسین سسر محفل نہ
 برائی کی جو کہیں میں پڑی غم شاد سے

اودھی بگڑ کے مگر مای دل بڑیکے اوستے
 تری دوکان سے پیر بخان بگڑ کے اوستے
 بگڑ کے نیکے ابھی سنہ جو ہم بگڑ کے اوستے
 پڑھیں پرتو سدا کی جو پاؤں پر اوستے

دوستان
 دہر دیا عشق کی بگڑا میں قسمت کی اوستے
 کو کین چوٹ کیا نطق کی باری آئے
 ہم اذکی پاس کج بچھوئی لڑکی اڈو
 میں زند کیا ہون اگر لکھتی ہے ہی بیٹے
 کو قیامت سے حسین سسر محفل نہ
 برائی کی جو کہیں میں پڑی غم شاد سے
 اودھی بگڑ کے مگر مای دل بڑیکے اوستے
 تری دوکان سے پیر بخان بگڑ کے اوستے
 بگڑ کے نیکے ابھی سنہ جو ہم بگڑ کے اوستے
 پڑھیں پرتو سدا کی جو پاؤں پر اوستے

وہ جانتی ہیں گھر میں ہیں جگنو بہر ہو
 اوس نوح بہار ناز کی ہی بو بہر ہو
 گویا ہیں خیر جام میں آنسو بہر ہو
 کیا سادہ دی سکین کے مرے شہزاد کا
 اسی خط میں نسیم کے یابو بہر ہوئے
 اب خنجر جو پیا نید کی سستی آئی
 بوی دلدار سی لائی ہی پیغام صال
 تجھ سی ایدست دعا باب حاجت نہ کھلا
 آج اوس شوخ نے کیا بند قبا کوٹھیں
 آہ کی کس میں سکھتا سانس ہے جیسے تیر
 دل تیرے سے تیر گھبرا کبھی حور و کی طرف
 یاد آتا چہ چہ ہے وہ آنا ایجان
 جانی کس اور می رنگ لڑی کھانگ
 دہر دیا عشق کی بگڑا میں قسمت کی اوستے
 کو کین چوٹ کیا نطق کی باری آئے
 ہم اذکی پاس کج بچھوئی لڑکی اڈو
 میں زند کیا ہون اگر لکھتی ہے ہی بیٹے
 کو قیامت سے حسین سسر محفل نہ
 برائی کی جو کہیں میں پڑی غم شاد سے
 اودھی بگڑ کے مگر مای دل بڑیکے اوستے
 تری دوکان سے پیر بخان بگڑ کے اوستے
 بگڑ کے نیکے ابھی سنہ جو ہم بگڑ کے اوستے
 پڑھیں پرتو سدا کی جو پاؤں پر اوستے

موا اور زیادہ
وقت

[illegible]

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

خسب اے ہر اور زرواے
منظر ہونے رہزرواے
یہ سب تباہیوں اور آوارگیوں
جائیں گے ہمیں مگر واے

[Handwritten signature]

[illegible][illegible]

25

122

[illegible][illegible]

نیکو خان سلف لائے روزانی سیکھا
 تعلق کہیں نہ رہی اور نہ

جانانی

ان افغان جو رہی ہیں
 ان افغان جو رہی ہیں
 ان افغان جو رہی ہیں
 ان افغان جو رہی ہیں

جای کیا مرے نگہ پاس کہ پہ چلتی ہیں
 اسی سحر تیرے بیمار کی مٹی پر خراب

بزدلی غیر کی ہی شوق مٹھ سکتے ہیں
 شیر کی گونج ہے لکڑا نہیں بارونگی

اوس مہر کے میں جا کی قدم اپنی چڑ گئے
 قاصد کے سر کے گئے شمشاد گڑ گئے
 وہ تیغ کینچ کر چڑے قتل گڑ گئے
 ایک ہی اوان ہنر و فن شاری گناہ گئے
 اسی ضعف بس زور دکھا چھوڑ دی گئے
 دامان جیب چڑھ گئی ہستی خونی گئے
 او کی ہستی طرز اور اس کی مشق میں
 کچھ مال مہر شہرے گا دیکھنا
 بس بس اس قتل گاہی چڑھ ہی گئے
 رتبہ ہمارا گھٹ گیا کہ وغور سے
 شواخی لہف قید فامین غصہ ہوا
 کس ملامت ات وہ لڑے کو اسی تے
 ہوسے وہ ناز کی سی ضعیف و کمزور

ہدیت سی نقش پایکی جہان پاؤ اور گئے
 پہلوونگی رخ کی سامنی چہری بگڑ گئے
 چہری لکھی اوڑ گئے نقشے بگڑ گئے
 دو مہرے ایک بیت کی آپس میں لڑ گئے
 کہتے ہیں مجھے مار گئے ہنر بھڑ گئے
 جتنے کئی تھی عقل نے بچھے اوڑ گئے
 غنیمت کی منہ بناتے بناتے بگڑ گئے
 سکے ہمارے داغ جنوں کی جوڑ گئے
 جو کل فری سہی ت میں مجھ سے بگڑ گئے
 خود چار شانہ چت گئے اتنی اڑ گئے
 زنجیر میں مجھ اور بھی مجھ کو جگڑ گئے
 ہیں ورخانہ جنگ کہ گھر چڑھ کر گئے
 باقی نگہ میں کانٹے کے ایک گڑ گئے

باغ جہان میں نکل جوتی سے خراب
 نچے جو کس کھلا کے ہنرے منہ بگڑ گئے

وہ دودھ کی مٹی سے
 وہ دودھ کی مٹی سے
 وہ دودھ کی مٹی سے
 وہ دودھ کی مٹی سے

۱۳۸

وہ چوٹی جہان کی
 وہ چوٹی جہان کی
 وہ چوٹی جہان کی
 وہ چوٹی جہان کی

وہ چوٹی جہان کی
 وہ چوٹی جہان کی
 وہ چوٹی جہان کی
 وہ چوٹی جہان کی

وقت جاہ
 وقت جاہ

تھے یہ نعمت اپنی سرخوان کو واسطے
تعوذ نقش باہی قسم آگیا ہے ہاتھ
غربت میں آگیا جو وطن کی کسی کا خط
اسے روزِ حشر کے نہ درازی میں لبنان
پیدا ہوا ہوں آج میں تیر کا آدمی
کیا نسبت او سکی تیر سی نگین تو ہو
جی بہر کے خوب بخت کو سو لینے دیجیے
زقار تیری باد بہاری کے چمن
کشتہ جو آرزوئیں ہوئی ہیں قوافلِ دل
حجت معلوم نہی مجھے علم میں نہیں
اہل عدم نہو جیسے آنے کا کچھ سبب
داغِ ضنون نے پھیل کے ڈانکا تمام جسم
اہل نظر بجاتے ہیں نگینِ نیاز سے
کاستی تلکے سی اگر ہو تو کیوں ہو
آئینہ لیکے عارض نگین کو دیکھئے
اگر صلا کہ بچ میں مردہ سا ہوں یڑا

ہوجا کے بہن چنے لے دندان کو داسط
 تشکیل خط راجل و جان کے واسط
 ہما نابا وہ دل غ عزیزان کے واسط
 بین یعلیان شب بجران کے واسط
 آیا حرف سختی دوران کے واسط
 نرمی کماق نیمہ مرجان کے واسط
 طول و رنگی شب بجران کے واسط
 تو خود ہمارا گلشن امکان کے واسط
 لای چراغ گنج شہیدان کے واسط
 ہے بحث ایک طفل دبستان کے واسط
 آیا سر غ عمر گریزان کے واسط
 تیار کی قبا تن عریان کے واسط
 جا رہا ہر در جانان کے واسط
 نور قمر ہلال گرمیان کے واسط
 گہری نہ سیر گلستان کے واسط
 اسی جان جان بن تن بجان کے واسط

چین ابرو وزیر اعلیٰ کیون سرگرمی ہو طق

مل میں ضرور شاخ غزالان کے واسطے

کیا نبی بقا ہیں عیش جہان خراب کے چلتے ہیں بے دور میں سانغ حجاب کے

159

نقل از کتاب...

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

طوق و خالی گلی من طوق گفت چو باد
نیکی من

تفہیم

انسان بے

کی قسم از آن ای که در دنیا
نیروی را با آن می توان
چیز را که در دنیا
دست و پا می توان
فانی می توان
عین می توان
انوار می توان

۱۲

مردی که در دنیا
چیز را که در دنیا
دست و پا می توان
فانی می توان
عین می توان
انوار می توان

انسان بے
کی قسم از آن ای که در دنیا
نیروی را با آن می توان
چیز را که در دنیا
دست و پا می توان
فانی می توان
عین می توان
انوار می توان

ای که در دنیا
نیروی را با آن می توان
چیز را که در دنیا
دست و پا می توان
فانی می توان
عین می توان
انوار می توان

ای که در دنیا
نیروی را با آن می توان
چیز را که در دنیا
دست و پا می توان
فانی می توان
عین می توان
انوار می توان

ای که در دنیا
نیروی را با آن می توان
چیز را که در دنیا
دست و پا می توان
فانی می توان
عین می توان
انوار می توان

ای که در دنیا
نیروی را با آن می توان
چیز را که در دنیا
دست و پا می توان
فانی می توان
عین می توان
انوار می توان

انسان بے
کی قسم از آن ای که در دنیا
نیروی را با آن می توان
چیز را که در دنیا
دست و پا می توان
فانی می توان
عین می توان
انوار می توان

رات گنتی ہو گی یہ پوچھ کر گنتی نہ کرے
 کہ جس کی تو بیکار گنتی نہ کرے
 سہاوی کہانی ہی جیسا سہاوی کہانی
 یاد ہی ہو گی کہ ادب کی اور نہ
 ہی ہو گی کہ گنتی نہ کرے
 کہ جس کی تو بیکار گنتی نہ کرے
 کہ جس کی تو بیکار گنتی نہ کرے
 کہ جس کی تو بیکار گنتی نہ کرے
 کہ جس کی تو بیکار گنتی نہ کرے
 کہ جس کی تو بیکار گنتی نہ کرے

یہ کہ یہ یوں کہہ گئے تھے کہ تم ہی اس میں رہو
 یہ بتا رہے تھے کہ خدا جانے کہہ کر کہان
 نہ تو اس میں ہی ہے اب گریبان ہے
 ایک کشت وہ مجھے جان کی بھان ہے
 ہر جیسے ہی شعلہ مزاج کا دریا بہاں ہے
 جس کے گنج کے دو سانس نگہاں ہے
 چاہتے ہیں کسی وجہ کا نہ احسان ہے
 سچ سی جس گہر میں ہوا سیب ویران ہے
 آج نقاش ازل کی تو حیران ہے
 کیوں ایک گراں میں کسی گہر بھان ہے
 زلفِ سمان جندِ دلون خود ہی پیشاں ہے

دوم سنیہ : ایک ہی رات ہی تنہائی ہے
نظر : ہاں لیکن نہ دل کا کوئی ارتقا ہے

سہرا بارو کو جنتی ہیں مگر آہر ساسے
 نہیں ایک ہی تہنہ پھیری کی کٹر کھچھل
 شربت بھی پلانی وہ دم مرغ نہ آئی
 سمجھیں گے وہی لوگ ہر جو کہ کہ حقیقت
 سیریں حسین ہوتی غم دلداری ہو جو
 لکشاں الہی کہ ہندے سے دبا ہے

ایسے وہ لڑاکا ہیں کہ لڑنے میں ہوا کی
ہستیا رہیں فی اوز و مناسے
پیاسی ہی گلی شربت دیدار کی پیاپی
بے پوچھے نہ کہے یہ مرا ہے قصاصی
نیت نہیں بہرتی ہے فریدار غزلے
وہ بت کہ جو ڈرتا ہے نہ تھا قہر خدای

موری

صحن ایسی کجاست کہ در آن
خاتمہ شاد و خوشی کا مقطع ہے
ادب و کرم کا مقطع ہے
مہر و معنی کا مقطع ہے
کیسی برورد و این مطلع ہے
اگر مصرع ہے نالہ مصرع ہے
مصرع

نہ تبار بہ بین شے دگر نفع کے
 وہ سب پر بین ہے کہ کس نفع کے
 چھپ چھپ کر جان بڑاں جو کس نفع کے
 نہ تبار بہ بین شے دگر نفع کے
 وہ سب پر بین ہے کہ کس نفع کے
 چھپ چھپ کر جان بڑاں جو کس نفع کے

اب نطق پر ایشوخ عیاں ہے مناسب بچارہ کہا تنگ سی دیدار کو ترسے	
کوئی نہ چلی چال بت رنگ ترسے کی دست درازی جو شب ہجر جنوں نے پورے ندینے دام غرض مند جو پایا سزاہ کی عاشق تازہ بھی بہن اونکے گلشن میں کروڑوں فری کو کشیدہ دل سے یہ حسنان پریزا کا غم جامی آتی ہے جو یاد آئے م شیخ کے لذت ٹپکے کے اگر بیج مری ماہون کو آتے	ایسا وہ ہوا زور سے زار سی نہ زور سے دامن کا ملا چاک گریبان ہر سے دل کو وہ خریدار ہوئے نیم نظر سے سوغات وہ میرے لئے لائی یہ غم سے بلبیل کو جو تم چاہو لڑا دو گل ترسے نکلا کہیں سب الہی مرے گھر سے کیا رال چپکتی ہے لب نہ خم جگر سے لپٹے ہوئی ہوئی کسی فکر کے گھر سے

قاتل کو ہوا ی نطق عبت خوف قیامت فریاد نہ نکلی کے لب نہ خم جگر سے	
ہوئیں نالین میری فریاد کی عبت در پر اوس بت کی فریاد کی دیا ہے جو یارب بت سنگدل نہیں ہوش مستون کی ای شیخ فی تب غم سے میں شمع سان جل جہا سنبھا لاشب ہجر میں صبر نے چہرہ ابدن اوس سہی قد کاہر	بتوں نے بہت داو بیدا کے یہاں کون سنتا ہے ناشاد کے تو جھاتی بھی می مجھ کو فلا د کے کوئے کون تعمیل ارشاد کے نہ سملت ملی آہ فریاد کے کڑھی وقت پر میری بیدا کے کوئی شاخ نازک ہی شمشاد کے

اوپر دلی پر بے ہوشی
 لاش میں بڑا کس کی بندہ
 وہ بھول کر
 لاش میں بڑا کس کی بندہ
 وہ بھول کر
 لاش میں بڑا کس کی بندہ
 وہ بھول کر

۱۳۳۵
 قیامت پر کون کی خوشی
 رہا کوئی بوسہ
 نہیں ملے
 لاش میں بڑا کس کی بندہ
 وہ بھول کر
 لاش میں بڑا کس کی بندہ
 وہ بھول کر
 لاش میں بڑا کس کی بندہ
 وہ بھول کر

دو کھاجا ہائی

ہوئی ابتر آج بیدار کے
 کہان کیسی چاتی ہے غم مار کے
 کیا ناز بعد او کے بیدار کے

وہ شب کی لیتے ہیں بیل سنبیل
 کڑی چوٹ ظلمستان کی سسی
 میں سستا گیا بوجہ بڑھتا گیا

جیسے شکر کسانہ آما ہو شوق
 اوں کو تو تہا ہوا ولاد کے

یہ شوق دل خراش کی کہنا خوں گشت غم کے
 ترقی قوت میں ملے سرخ گدے تیرا سہ غم کے
 پڑی گونج پہاڑی کے حلقے نصف چرخ کے
 دھان یار کے جو یاہیں جو یاہم اہم کے
 جہان خورشید چمکا قطری لڑ جاتی ہیں شہر کے
 یہ بلبلیات کوروی یا قطر زینت کے
 پڑی میرے گلے حلقے تری گیسوی برف کے
 قمر کا ہے یہ عالم جرح جگہ کوئی چنگ کے

جلا یا ہی غمی ای شوق لیا شعلہ دیوانے
 مری نظر و غنیمت کال نکلیں نگار جہنم کے

قسمت نے کیا کام مرا اوں کے حوالے
 کیا روٹھے اوس بت کی پیمان ہوں
 وہ دم میں قیون کی نہ آتا تھا آئے
 جب صبح ہو گئی پارس پوچھ گچھ

کس وعدہ فرما ہی میں با صبر جو تہا ملے
 نجی میں ہی کہتے ہیں وہ اب جگہ نمالی
 مان آ پکوا تنگ تو رہے خوب ہنمالی
 تاحسن جوانی میں یہ سب چاہئے والی

ہوئی ابتر آج بیدار کے
 کہان کیسی چاتی ہے غم مار کے
 کیا ناز بعد او کے بیدار کے

وہ شب کی لیتے ہیں بیل سنبیل
 کڑی چوٹ ظلمستان کی سسی
 میں سستا گیا بوجہ بڑھتا گیا

جیسے شکر کسانہ آما ہو شوق
 اوں کو تو تہا ہوا ولاد کے

جملہ ایہی آرام خواجہ کہ نہیں
مکمل ان جو دلچسپ و شگفتہ
ایضاً ہوں کہ جو کہ
جملہ ایہی آرام خواجہ کہ نہیں
مکمل ان جو دلچسپ و شگفتہ
ایضاً ہوں کہ جو کہ

ہم کو افریقہ کی برق جہل سے جیسے صاحبِ بہت اچھے ہیں مجاہدین ہیں ہر وقت تصور ہے کسی گل کی جود کا یہ بت وہ بلا ہیں جو گہرے ٹیپے سمیت

جو لوگ ہیں ای شوق تری دیکھنے والے
پہ آجیہ بندھی کا خدا کا مہر ڈالے
یہ دیدہ تریں مرے شمع شاد کو تھالے
کر دینے برہمن کو قصائی کے حوالے

جز نطق کی کوہی و فادار نہ کیے
سب گنتی گناے کوہین یہ چاہی و

مجموعہ کے رشتہ کے لئے حوالے
 ساغر میں بکاوہ گل رنگ لہو ہو
 صاحب بین جمین حسن میں سب کی زندگی
 اے بت یہ تری ناشقوائی نہیں جو
 بوسے نکمیں رخ کی طرح ویسے کی بے
 بت ظاہر بہت کرنے کے مجموعہ ویرانہ
 وحشت میں میری ساتھ کبھی چیز نہ

اوس فحیرت گل سے کہو بیل نونہ پا
قسمت سہری تاک میں انور ہون چھا
حلقے ہن غلامی کی نہیں کا نوچن با
جائیں خدا تک کین فریاد کو نالے
مٹنے کے سہی کہلو ائی دو چار نوا
کعبے کی طرح دینے سے جائیں نہ نکالے
تارے یہیں ٹیر کو ہیں با نوچن چھا

ایسی نطق مضامین کیے اشعار میں پیدا
کو دین جو زمینیں تو بہت گنج کھالے

کیا جانتے ہیں کہ لعل شکر ہمارے لیے
اسے غیرت ہمارے رخ کے روبرو
شکر سوال پورہ ایسے ہیں کہ مجھ کو
یوسف کو نسبت اوس بت پرستین کا

لو سے میں تازہ لطف ہی ہمارے لیے
جو ہیول ہے وہ داغ ہی گلزار کے لیے
دشمن ہے کوئی تو منہ نہیں قرار کی
انوار جنس نہیں بازار کے لیے

[illegible]

دولت آباد دہلی کے ایک اور نامور شاعر اور ادیب تھے۔ ان کی شاعری میں ایک خاص مقام ہے۔ ان کی شاعری میں ایک خاص مقام ہے۔ ان کی شاعری میں ایک خاص مقام ہے۔

میں غمخواروں کو جو غم میں مبتلا ہیں
 وہیں سے کہیں سے کہیں سے کہیں سے
 کہیں سے کہیں سے کہیں سے کہیں سے
 کہیں سے کہیں سے کہیں سے کہیں سے

جان سے
 غمخواروں کو جو غم میں مبتلا ہیں
 وہیں سے کہیں سے کہیں سے کہیں سے
 کہیں سے کہیں سے کہیں سے کہیں سے

کیا کہی مہر سے دیکھا نہیں شمع کا سلوک
 پونہ خال کا بیڑا ہے لپکا ہوا
 شمع ہی جذبہ حق پس ہے ریاضت کیسے
 ہو گئی ہے ہمیں میون کی عادت کیسے

نطق جسکے میں غم بحر سے مر مر کے بچا
 اوسے آنا ہی پوچھا ہے طبیعت کیسے

اوس تک چھوٹا ہے خدا کی پناہ ہے
 منزل کا اشتیاق بزرگ نگاہ ہے
 وہ چوری چوری کیتھین بن رہی ہیں
 کی بحث رنگ قطرہ خونیں سرشار ہے
 ذوق جہاں نغمہ بادہ جسے نہو
 کیسا جفا میں نام نکالا ہے آپ نے
 مضمون عشق کا ہے لکھا سطر خم میں
 چلیے بڑات دیکھئے میدان خس میں
 بوسہ لیا ہے دیکھئے کیسے حسین کا
 غم میں جیسے قتل نکرانگاہ ہے
 اوٹھا اوپر قدم کہ اوپر قطع راہ ہے
 جو رہی جیسی کسی سے اوپر دم و راہ ہے
 بیوجہ کچھ پچھو گناہ میں منہ سیاہ ہے
 انسان ہی نہیں ہو وہ مردم گیاہ ہے
 اچھی حضور چار و طرف واہ واہ ہے
 محض ہے دل جو داغ ہے مہر گواہ ہے
 سنتے ہیں آج لیلیٰ مجنوں کا سیاہ ہے
 حسن عمل بھی ملے ہے یہ گناہ ہے

صد حیف تلخ ہو گئے ای نطق زندگی
 سمجھتے تھے کوئی چیز زیار چاہ ہے

قابل مراد ہی صنم کج کلاہ ہے
 ڈھاتی بن قمر لطف سے لوگوں کی جان پر
 نکلی جو آنکھ سے تو مژدہ بن کر رہ گئے
 باتو یکن فہ مزہ کہ میں تسنیم کان کو
 شاید اوسے کا غم ہے عشوہ گواہ ہے
 بیٹھے چہری حضور کے مٹنی گاہ ہے
 کیا ناہ ان آہ ہماری نگاہ ہے
 وہ رخ شگفتہ یہ کہ بہشت نگاہ ہے

میں میں غمخواروں کو جو غم میں مبتلا ہیں
 وہیں سے کہیں سے کہیں سے کہیں سے
 کہیں سے کہیں سے کہیں سے کہیں سے
 کہیں سے کہیں سے کہیں سے کہیں سے

۱۳۷
 ہمارا ہی ہے نقد و خست ز سر
 با جارت لیتے ہیں ہم معان سے
 مرے ہر طرف سے شمع کیسے ہو
 بری نام کیا حاصل نشان سے

کی بڑے زلفین پر مڑتے ہیں
 ہوسے واقف ہو ہو زین غم ہون ہو
 بڑے زلفین پر مڑتے ہیں
 ہوسے واقف ہو ہو زین غم ہون ہو

دیکھا اوس کی لپک لپک
 دیکھا اوس کی لپک لپک
 دیکھا اوس کی لپک لپک
 دیکھا اوس کی لپک لپک

حاصل جو نہیں سنتے ہیں تو شکو کیا ہو
کل حسد نکاحی سیوہ سے شکو کیا ہے
ہمکہ حبسے لگی اوت ظالم جسہ سے
فسخ کردوں ہی بہت جو بکالی گھریں
کوئی خود فکلی شوق سے اتنا بوجھے
عشق بازی ہو اکیس سے ہی پی باری
دوسری مرتبہ پہناڑ واداسی دیکھو
نچ کو بوسہ دیا اور وہ مجھ سے بولے
اب کا عاشق شیداہہ تڑپتا ہی پڑا
غلو مجھ سے میں کون ہوں کئے والا
او کو تمہید خوشی کی ہی مہی کے تقریب
سیکھ لی ہو گئی مری سے باتیں و چار
مجھ سے عاشق کا گلاریت رہا ہے ظالم
بھوس جسکے لیے مہیے میں منہ کھولی ہوئی
بھیکے پیر ایک نے کو او تنوں فی موتلا

ابھی کم سن ہیں یہ کیا جانیں تمنا کیا ہے
نازیجا جو وہ کرے ہیں تو بجا کیا ہے
ہم نہیں جانتے ہیں ات کا سوا کیا ہے
اے برہمن میرا کعبے کا اراد کیا ہے
کہوئے دیتی ہو مجھ کو کچھ ملتا کیا ہے
اور مجھے نہ کبھی کہیں تمنا کیا ہے
خونہا اور شہیدان نگہ کا کیا ہے
آپ ہی کیئے موت کا تقاضا کیا ہے
آئی دیکھتے چلیے کہ تمنا کیا ہے
خود ہی سن لیں گو وہ سن سکا چرچا کیا ہے
میرا راج ہے کیا یہ مرا ونا کیا ہے
جسکا آواز ہوا تنہا وہ سچا کیا ہے
سخت نادان ہو حیران ہوں کہ تمنا کیا ہے
بوائے اس لگا ہے یا نشہ کا نوا لگا کیا ہے
شیخ صاحب سوار شمس کے چہرہ کیا ہے

جادو راہ ہو دم خجروں کیوں
نظر کہا خیر میں کانٹے بچے کشکا کیا ہی

بلبل جو دیکھ کر رخ رنگین چمک پڑا
جس طرح جام ہو کو لبالب چمک پڑا

جائی وہ گل جو سیر کو گلشنِ مہک پر
دل بہر گیا جو دردے آنسو ٹپکے

حقن

179

حال ل جو نہیں سنتے ہیں تو شکو کیا ہو
 کل حسینہ نکاحی بیوہ سے شکو کیا ہے
 ہرکہہ خبر سے لگی اوت ظالم جس سے
 فسخ کروں یہی بت جو بلالی گھر میں
 کوئی خود قتلگی شوق سے اتنا بوجھے
 عشق بازی ہر اک پہ سے ہی پی بازی
 دوسری مرتبہ پر ناز واداسی دیکھو
 بچہ کو بوسہ دیا اور وہ مجھ سے بولے
 آپ کا عاشق شیدا وہ تڑپتا ہی پڑا
 غلوغیر سے میں کو کون کئے والا
 او کو تمہید خوشی کی ہی منسی کے قہر
 سیکہ لی ہو تکی می سے باتیں و چار
 مجھ سے عاشق کا گلاریت رہا ہے ظالم
 بلبوس جسکے لیے بیٹھے ہیں منہ کو بوسہ
 بنکے پر اپنے ماننے کو اونہوں کی سوڑا

جادہ راہ وفا ہودم خجور جو جسون
 نطق کیا چرین کاٹے مجھے شکا کیا ہی

جائی وہ گل جو سیر کو گلشن میں پر
 دل پر گیا جو در سے آنسو ٹپکتے

بلبل جو دیکھ کر رخ رنگین چمک پر
 جس طرح جام ہو کو لبالب چمک پر

اچھا اگر کسی کو داغ فغان نہیں
 تم تھی بہار لیک بگڑ کر خون میں
 بیخون ہم انتظار وہ جاںیں غبار

ہم سے نہ ہکو متا یا کرے کوئے
میں ہی بنا مون کہ تماشا کرے کوئی
ہو میں کیسے آنکھیں نگار کرے کوئے

ای منطق مان نر کیونو غرض سے اور ہی
چڑھتی ہیں جیسے نے سو کہ چڑھ کر گی کوئی

مانا تری خوشی ہے کو یا کرے کوئے
کتے ہیں نہ بگڑے جو نالاکرے کوئے
ناحق جو بہر تو فکر تغافل ہی جب ہوا
انداز یہ جنوں میں وشت میں شکل یہ
ویدا رہی کہ منتظم اے آرزوی صل
او کوئی ہے نہ ہوگی محبت سے مس کہی
پر دیکھیں شرم کے وہ بہت بیجا ہیں
اجار عیسوی کو فرونگا لگا کی داغ
دلکانہ وصل میں ہی گیا نامی اضطراب

یہ دل میں جب خون ہی کیساکری کوئی
 سمجھیں گے ہم سب ان بہن رسواکری کو
 یعنی سنی لاکون جو شکوہ کرے کوئے
 پہر جاسی ہیں ہلو بھی چاٹا کرے کوئے
 نان بدگمان ہو کر نہ بدوا کرے کوئے
 اپنی طرف سے چاہے نہ بنا کرے کوئے
 اسکا نہ پڑا ہے کہ چھڑا کرے کوئے
 اچھا نہیں سنی بدوا کرے کوئے
 اللہ کیا کرے کوئی کیسا کرے کوئے

سو بسو منطق لیجئے پرول نہ لیجئے

اسمین سچی مزہ بوتقا خا کری کوئے

قائل کو رحم آیا ثانیہ اوٹھہ گھر کی باہر ہے
رونا یہ ہے تو ایدل و بی و ہری جو ہیں
وہ مجھ کو گھر بلائیں جاؤں تو یہوں جائیں

میں اوسکو دیکھتا ہوں وہ مجھکو دیکھتا ہے
طوفانِ تمیزی ہے عشقِ شبہ کیا ہے
اونکا قصور کیا ہے تقدیرِ نارسا ہے

101

100

۱۔ غلام کو بیعت کرنا واجب ہے۔
 ۲۔ غلام کو بیعت کرنا واجب ہے۔
 ۳۔ غلام کو بیعت کرنا واجب ہے۔
 ۴۔ غلام کو بیعت کرنا واجب ہے۔
 ۵۔ غلام کو بیعت کرنا واجب ہے۔
 ۶۔ غلام کو بیعت کرنا واجب ہے۔
 ۷۔ غلام کو بیعت کرنا واجب ہے۔
 ۸۔ غلام کو بیعت کرنا واجب ہے۔
 ۹۔ غلام کو بیعت کرنا واجب ہے۔
 ۱۰۔ غلام کو بیعت کرنا واجب ہے۔

شوخ حتیٰ ہے زانوار کا پار کرنے
 غم میں ہم سب کو طاقت کی امتا کرتے
 ذکرِ غیر و فلکاکر سن در مرون شکستہ ہیں
 غم سے بھی تو ہی بھڑکی کیوں شکستہ
 کیسے ہم نہ ہیں کیوں کہ یہ عیب ہوتا
 جیسے امن ہی میں شکر ہیں تو بے امن بھی
 جانی باقی ہی نہیں خوبی قسمیں ہوتی
 نے نکلتے نہ اگر سو ہی چین تیرے چار
 نہ سہی کہ یہی تریک جو طاقت ہوئی
 دیکھتا دیدہ غیبت سے جو تیرے چہرے
 سخت خفہ نے شبِ بحر میں ڈنڈا کیا

ہم بھی محروم سہی کاش وہ پردہ کوٹے
 سہو خور لہو سی اوٹھاتی ہی تو نیکا کرتے
 مجھ سے ایک کاش وہ سہرات کا پردہ کرتے
 صبر آتا جو مجھی کو وہ ستا کر کرتے
 ہم اگر سطوت و ربان کا محاکا کرتے
 ورنہ یہ تیرے سینہ ہی پیٹا کرتے
 ورنہ ہم رشک و رقیب آنچہ گوارا کرتے
 پہول کیوں سیکر طرف خندہ بجا کرتے
 پیٹھ پی ہی کو ہم اوس شوخ کی لاکڑی
 بس تھن دل سے ہم آئینے کو اندھا کرتے
 ورنہ تاجِ شہر فرے چین سے سویا کرتے

<p> سبط کرنے سے جان جاتی ہے جان جاتی ہے جان جاتی ہے آج تک رشتہ چھان جاتی ہے اوکلے سمن بھی شان جاتی ہے </p>	<p> سیرا رخشان جاتی ہے لوں آتا ہی لوں آتا ہے روح لیلی تماش مجنون بین سین آئے کسی تصویر بین </p>
---	--

بقدر ایسی جان جاتی ہے
 گدول آتا ہی گدول آتا ہے
 روح لیلی تلاش مجنون میں
 نہیں آئے کسی تصور میں

مگر اوس گلشن خوبی کی اور الائی بو
 جھگو بدنام مگر چور دے میرا دامن
 ہم اونہیں آپ میں آنے نہیں دیتا
 دل لایوس میں خست کا کہیں نام نہیں

آج اتراتی نیم سحری آتے سے
 تھکوا ای دست جنون پر وہ دہری لی
 جام دیتی ہیں جہاں شرم فریاتی ہو
 نظاب کوئی نہ جیتی نہ مری آتی ہے

نطق اسلہ کی قربان کہ جیلہ کردن
 چوئی کو مری لب بے اثری آتے ہے

شریک حال بری وقت میں جاری
 تری بغیر جہن میں ہے نہ لگ مقل کا
 جیسا پیردہ و حقت میں شت کو پہننے
 کتے ہیں نقش قدم سو قدم پر پھول
 وہ پہنچے ہیں شب غم جو اینا غم پیسہ
 دیا جازیکو کا ندہ نہ اس نہانی سے
 سلیاس میں برلی کا چاند ہو وہ جو
 جبکئی وہ تو یہ آئی وہ جای تو کیا
 وہاں ہی مری اشکلی کا اوسکے سر

یہ کیسی تو بہن جالسی ہی پیاری
 مری نگاہ میں ہر پھول زخم کاری ہے
 یہ اپنی جامہ مری عین پر وہ داری
 خرام ناز تر باد نو بہار کے ہے
 یہ طرز شش انداز عکساری ہے
 گناہ کا زنجیر کی لاش بہار کے ہے
 بناؤ اوسکے لیے مری سو گوار ہے
 ہمارا ہوش مگر یارگی سواری ہے
 یہ جسے زلف پریر و تری سوار ہے

خبر دماغ کی لیتا ہی ل تڑپ کر نطق
 بلند تا برباب موج بقراری ہے

یہ اپنا سر وہی ہو کر میں ہن خواری ہو
 نگہ کا حال ہو جو یہ جو ش زاری ہے

پہر اوس گلی میں وہی ہر وہماری
 وہ ایک موجہ ویرانی شکاری ہے

فرمایش بر قریب بیدار و قریب
 شکوہ نہیں قیاب سے جو کہ کر کہا
 کیوں نگاہ یاس میں صبر کی گئی کہ
 ظالم نہ جان قصہ ہوا عدل قتل پاک
 بے الفتائی آپ کو تو ایک بات تھی
 آؤ مجھے سی تو تیرا فضل ہے یار کو
 امدادی لاغوی کہ نہیں جسیر کا سنا

خود کجی ستم کہ کس کسہ مزانے
 تیرے سکوت کا کہ مقرر گمانے
 مسرت دی تیر دوستی قاتل ذرا نہ
 وامن ہے کینچنا ترار و زجرانے
 لاکہ آرزو کا دینا پڑا خونہ سائے
 یوں ہی سہی پسند ہے یہی لوانے
 پیرا و پیرا ہے پڑا و پڑا ہوتا ہے

پیلے میں تو ان حرفت ستم تھا شوق
 لیکن نہیں محسوس ناز اب ذرا نہ

یہ چشم تر دل میں کتنا لوہے
 شراب مناسی سر خوش عدد
 تصور ہے کس گل کا لہجہ
 مری حقیقت پر جلالی گئی ہیں
 یہاں بد بیان خرم خجنگ کے
 جلاتا ہے وہ مثل پرواز ہنگو
 طالعہ نظارہ تصویر باندا
 کہیں کہیں یہاں ہی ہیں چین
 ذرا انداز دیکھ کر میری دلکو
 تماشا کی قابل جوانی ہیں گلے

بہری جگہ دو جام خالی ہوئے
 مری ساغیر آرزو میں ہوئے
 بہت آج داغ نہیں ہوئے ہوئے
 قیامت کا سنگ گامہ آئے ہوئے
 وہاں مار ہوئے نگار بگلوئے
 کہا تھا کہیں ہوں تو تم ہوئے
 تماشا کہ وہ ہر گزری رہو ہوئے
 یہ لانا و طوفانی آئے ہوئے
 کہ تصویر اس لہجہ کی یار ہوئے
 بہاروں پر اب گلشن آئے ہوئے

۱۵۷

خود کجی ستم کہ کس کسہ مزانے
 تیرے سکوت کا کہ مقرر گمانے
 مسرت دی تیر دوستی قاتل ذرا نہ
 وامن ہے کینچنا ترار و زجرانے
 لاکہ آرزو کا دینا پڑا خونہ سائے
 یوں ہی سہی پسند ہے یہی لوانے
 پیرا و پیرا ہے پڑا و پڑا ہوتا ہے

خود کجی ستم کہ کس کسہ مزانے
 تیرے سکوت کا کہ مقرر گمانے
 مسرت دی تیر دوستی قاتل ذرا نہ
 وامن ہے کینچنا ترار و زجرانے
 لاکہ آرزو کا دینا پڑا خونہ سائے
 یوں ہی سہی پسند ہے یہی لوانے
 پیرا و پیرا ہے پڑا و پڑا ہوتا ہے

خود کجی ستم کہ کس کسہ مزانے
 تیرے سکوت کا کہ مقرر گمانے
 مسرت دی تیر دوستی قاتل ذرا نہ
 وامن ہے کینچنا ترار و زجرانے
 لاکہ آرزو کا دینا پڑا خونہ سائے
 یوں ہی سہی پسند ہے یہی لوانے
 پیرا و پیرا ہے پڑا و پڑا ہوتا ہے

خود کجی ستم کہ کس کسہ مزانے
 تیرے سکوت کا کہ مقرر گمانے
 مسرت دی تیر دوستی قاتل ذرا نہ
 وامن ہے کینچنا ترار و زجرانے
 لاکہ آرزو کا دینا پڑا خونہ سائے
 یوں ہی سہی پسند ہے یہی لوانے
 پیرا و پیرا ہے پڑا و پڑا ہوتا ہے

پہر تیرا تمنائی شمشیرِ حفا ہے
 مٹنے سی ہوئی ہیں کفِ افسوسِ کمرِ مخ
 امی مہرِ نور ترے جلوئی کی ہو امین
 مت او کی پہر پی نہ پہری تب ہم اے
 اوس گل کی ہی بو عطر گر کیاں نصوہ
 سو چاک کسی جبکہ مری دل نے گوارا
 بیباکئی محبوب میں بغاۃِ حسین
 یہ دل وہ ہی ملتا تھا فلک کی ٹریسے
 کہ قتل مجھے ہو عیث اندیشہ دیت کا
 مان مان گئے بوسہ وہ اگر بوسہ بدرج

ہر زخم کس مثل گل آغوش کتاب ہے
 بیدار و بختیاری کہ یہ رنگ حسا ہے
 جو درہر روزان کی ہفت بال کتابی
 پہلی تو حیا شرم تھی اب شرم حیا ہے
 مانند نسیم اپنا نفس فنا لیتے سا ہے
 تب لب سی شانی کی طرح رہا بڑا ہے
 آخر وہی ٹھہر گیا کہ سستی ادا ہے
 مددہ ساجو ایتھف سی پہلو میں بڑا ہے
 میں صبا میں اگر کوئی کمی یہ بھی کہ کیا بھی
 تو مفت میں تمام کا موجود و نہایت

جب بکھینچا می نطق وہی شکل ہے حاضر
اب میرا دل تیرے مقرر رہا ہے

ہنگام خرام آپ کے شیریں یہ ادا ہے
وہ آنکھیں کہانی میں منہ دیکھے بانہو
سمجھتی نہیں جانی کہی اس جور و ستم پر
جیتے تو یقیناً زلی شک ہے مرے پر
کیا جان نکال لی تڑپتی ہے پری پ
کیا بات تمھاری لب شیریں کی مچانی
اوس بزم میں عشرت ہے خم ساز طرب کا

شکر ہے وہ بن نقش کف پا کا ہر لہے
میں محو تھی مجھ کو وہ مگر مہجرات
آفریں اصفیٰ میں تھی بھی خدایہ
زاد وہ تری نور کوئی طرفہ بلائے
قاتل تری خود سہیل انداز قصائے
وردا و سکا جو دل میں ہے تو بس میں بھی
نہائی فی نالہ بھی مان نغمہ کشائے

شہید نادر طرانی کے ہر طرف سنی تہ
 کا شہوت کا دھماکا دل تو سخت بالونوں
 پر غیال فراد دل کا وقت شانہ کشی
 وہ ہاتھ پائی تیغ بہ زمین معلوم
 اور ہاتھ پائی تیغ بہ شوق دل ویت کیا
 شوق مال ہی پورانہ لہجہ وصل فرما

جلو مزاروں میں منی امین راہنمای ہو
غریب آپ ہی کی زمین چوٹا گئی ہو
خدا کی فاسطی پاری کو تھپا ہے ہو
میں تجھ کو دی میں ہوں کسی کی گنج
خدا کی پائیں نجاؤ لگا لگا بلای ہو
میری گناہیں ہی بدن خیرائی ہو

کیمیای حیرت کریم عاشق کیمیای عشق
پیر و صیید بین زمین و آسمان

وہ شوخ رنگ رو بہ بین ہو گیا کی وجہ سے
 یہاں ایک وقت ساتھی بن چکا تھا
 دشمن ہوا تو ان صنف نازنین کے بین
 چمکا ہوا ہے ہمارے ساتھی کی مجلس سے
 یوں بیٹا پھر ہی جیگر گرجو آسیا
 رہتا نہیں ہوں کیا دل پر درد وینہ لیر
 چوٹی کو ہیج کر کے نکالی گی اسکی ہل
 فوج خزان کی دوڑنا آنے والے ہے
 صحن چین کو محفل نگین کا رشک ہے

خواجہ انور حسین نے لیلٰی کی جوتہ پہ
 وقت کی جوتہ خندہ قلعہ کا جوتہ
 ستر کے خرب پہنے بیٹے گل کی جوتہ پہ
 خورشید ہماری قلعہ مل کی جوتہ پہ
 سینے پر اوسکے میری تو گل کی جوتہ
 مجھ حیرن ہیں کیوں گل لیلٰی کا جوتہ
 سنبل پر آج بار کی کاکل جوتہ پہ
 مدت سی شاہ گل کی جوتہ کی جوتہ
 جا رو بکس پر آب کی سنبل کی جوتہ

ای نطق تو یگانہ ہی بزمِ محن میں آج
اب شاعرِ زمین تیری طرف کل کی جوت

[illegible]

یوں چنانچہ کہ اگر کسی
کسی نے یہ خیال کیا ہے
کہ اس کی زندگی میں
بے پرواہی سے

[illegible]

وہ تو ایسا ہے جس کا ہر ایک کو پتہ ہے۔

جنت میں تھانے والے اور جہنم میں تھانے والے کے درمیان فرق
 جنت میں تھانے والے کے لیے جنت میں تھانے والے کے لیے
 جہنم میں تھانے والے کے لیے جہنم میں تھانے والے کے لیے

جنت میں تھانے والے کے لیے جنت میں تھانے والے کے لیے
 جہنم میں تھانے والے کے لیے جہنم میں تھانے والے کے لیے
 جنت میں تھانے والے کے لیے جنت میں تھانے والے کے لیے

جنت میں تھانے والے کے لیے جنت میں تھانے والے کے لیے
 جہنم میں تھانے والے کے لیے جہنم میں تھانے والے کے لیے
 جنت میں تھانے والے کے لیے جنت میں تھانے والے کے لیے

<p>یہ تلواریں مبارک ہوں گران جانوں کو فتح تک سے زائد تو شہنشاہ صلیبیہ کر شہنشاہ ناموسوں کے بوسے کی محبت کو کھنکھے دل بتیاب تکسیر بڑی بات نہیں حسن کا اور کسی سے نہیں پرکنا شہنشاہ</p>	<p>ہوں سبک دج بھی تیز نظر کافی ہے بس جہری پیرے کو مرغ سحر کافی ہے اسی فلک کی سبکی کے دیدہ تر کافی ہے اس کا ایک غایت کی نظر کافی ہے اس کی کی لیے بس نئی نظر کافی ہے</p>
---	--

رفع رسوائی الفت کے لیے زہر نہ کہا
 نطق اس شہر سے کچھ زور نہ نظر کافی ہو

<p>اندھیرے جوی تو تم کیون ادا سے اچھے رہیں حضور ہے بندہ برا سے امید مہر یون ہی تھی وہ خفا سے عادت تو ہو اونہیں کو ہمیں ہی امید ہو رشک عدو کی ایک قسم تو نہ نیکے ہسم رکھ لی خدائی شرم محبت نہاد دی بگڑے تو ہو جو رشک آئی تو میں کون بوسی کی رزوی لب لباشتیاق کو کہتے ہیں ہم بھی غیر کے حق میں قبول ہو وہ جو راگ رنگ میں ہتے ہیں ات دن گو تہا تو رات غیر مگر کیوں ستائیں پ نخت رسانی بارہ جواں کھن میں ہو</p>	<p>جو رگہ رگہ ملانی وعدہ رخصت سہی آپسی نباہ دیجئے میں ہونا سہی اچھا یہ عرض حال ہماری گھاسی خوش ہیں ہم اے قریب تجھی ہی فاسی اسکے سوا نہ کون سی تیرے خفا سے بیدار جہلی نازاؤ ٹھائی جفا سہی سب ہم نشین تمہارے رہی آشنا سے وہ پائی ناز میں جو نہیں نقش پا سے یہ کو سننا نہیں بہت اچھا دعا سے اس غل کو کیا کرے کوئی نالے سا سے کیا کچھی گانا ہمیں نے کیا سے گو رشک غیر نہیں سکتے سہا سے</p>
--	---

جنت میں تھانے والے کے لیے جنت میں تھانے والے کے لیے
 جہنم میں تھانے والے کے لیے جہنم میں تھانے والے کے لیے
 جنت میں تھانے والے کے لیے جنت میں تھانے والے کے لیے

[illegible]

<p>ہم اپنی بات سے بھی گلا گڑھ سکتی ہیں بے جا ایک بوسہ تو بے شہدے لے لیا کیونکہ میرے ہاتھ آئین کی طالع پڑتا</p>	<p>دست بجا حضور کا وہن حساس ہے دو گالیان جو جرم سہی پہ سزا ہے اسی ہمدم او سکی گیسوی خوش خبری سہی</p>
<p>گناہ کا تھا نطق سے جاننا نشان بان بان تو ہم سے کر گیا لیکن گناہی</p>	

پیداوار فرین پیو یونین تیرے واسطے
 جیت کہ بات ہی لب تازک کو بار ہے
 ورنہ تو آپ رگمور کہ کہے جنت پر
 پرشکر ہے تو روز قیامت خدا سو عم
 پیغام می کو کہتے وعائے مستجاب
 تیرے گل میں بیڑے کے رسوا کروں مجھے
 جلوے تری طیف عالم کشف ہے
 وہ دیکھ کر مجھے خسم ابرو کو دیکھتے
 حنا بچا جگہ سے تنہا ہی ملے

ایدل یہ غم مزی کی نہیں تیرے واسطے	ہیں میوہ نامی خلد برین تیرے واسطے
ایدل تو لاکھ کہہ کے اوسے جواب میں	بس سوج لی ہی ایک تین تیرے واسطے
سو سو مزے رقیب اور آتی ہیں اتدن	ہیں تلخ کام ایک عین تیری واسطے

[illegible]

ایں جسم روح ساتھ ترا کیسے دے سکے
خونری کی لے رقیب سے بھی بی خضای یار
بازار امتحان جو کیلے گا تو دیگی جان
لطف خرام ہے تو مشق خسرام کو
ایدل سجدہ نشہ می میں بہک گئی
کیا شکوہ دوستوں کا گلہ دشمنوں کا کیا
لب غنچی بند رکھ کہ دہن گوہی نہیں

چرخ اوسکے واسطے زمین ترو و سکو
کیون چڑھے کیا بین نہیں تیرے واسطے
تھوڑا سا تین گم بھی یقین تیری واسطے
درکار ہو گا عرش برین تیرے واسطے
وزیر غنائتین تو نہ تینیں تیرے واسطے
دل پہ جب نہ تینیں تیرے واسطے
ولیا نہ ہو ممکن تیرے واسطے

تو اور وہ تو دونوں میں رسوائی کی خوش
حالتیں بن گئیں، ایک عین ترے واسطے

وہ مست و ابرقع اوٹھائی ہوئی آجاکے
ایسے ہی ہو گیا بن حوا و نینین حرم آجائی
معلوم ہے کہ جاؤں تو وہ چڑھ کر بولیں
ظاہر دل کم حوصلہ کر دی نہ خوشے کو
نا تو بنی سائی کا تو احوال ہے ظاہر
الد و نینین مجھ سے یہ وجہ عداوت
بچ ہی کہ وہ بدخو ہے پر ای حضرت ناصح
افشا کرے کوئی میری دزدی دل کو
نالہ کر کیا وقت قلع جسمین اثر ہو
مفضل بن بہت شمع ہی گر ہی نینین اچھی

کھانوں سے جو سنتے ہیں انکو بھی کہا جا
 پر مجھے یہی کہہ چوٹ قلقل میں کہا جا
 پر مجھے یہی تو مشکل ہے ذرا دیر کا جا
 ایسا نو شام کا بھی مفت مزا جا
 خود حسن کی شوخی ہی مگر پردہ اٹھا جا
 بی لہجہ مرا خون تلوں کی شوخیا جا
 بتلائی کیا تجھے جس نے ہی کو بہا جا
 یہ اور مصیبت ہی جو دہ آنکھ میرا جا
 مان جان کی فحش و کرم و عین جا
 اتنا ہی جیہڑ کہہ دے میں نہا جا

دفعہ برقی جانی ہر معان ہوئی با
دفعہ برقی جانی ہر معان ہوئی با
دفعہ برقی جانی ہر معان ہوئی با
دفعہ برقی جانی ہر معان ہوئی با

دوسری ایٹم بم بمباری کے بعد امریکی فوجیوں نے کہا کہ ان کے ہاتھ میں ایٹم بم کے بارے میں کچھ اور بھی ہے۔

۱۷۵

نواہ وصل جو کتب خانہ میں
 کتابیں ہیں جو کتب خانہ میں
 کتابیں ہیں جو کتب خانہ میں

کتابیں ہیں جو کتب خانہ میں
 کتابیں ہیں جو کتب خانہ میں
 کتابیں ہیں جو کتب خانہ میں

<p>ہرگز نہ ہی وہ ادا کر لیا جان مال سب بتلاؤں کیا کہ تاں تو ان کوں لکھیا گل کو دکھا کی عارض نگین شوق میں تو اور تیرا گھر مجھے ہو لانا بعد مرگ ہی ہی جیندیش لب جان بخش میں رنج</p>	<p>کافر نے وہ نگاہ کر ایمان لے گئے کچھ ناز غم سے لے گئی کچھ امن لے گئے فصل ہمارا اور بہلی دسان لے گئے ہر چند جو خلد میں مہمان لے گئے جان کے ایک کات کاروان لے گئے</p>
---	---

نیکے اگرچہ جان بڑے حسرتوں سے نطق
 کیا کم یہی تیرا دید کا احسان لے گئے

<p>ظالم سے خود جفا کی تلانی نہو سکے قریا و مصلحت ہی کی ظلم سے نہیں ڈرے کہ اوکلی ضد نہ کیدن اور انگ لائی دربان کو پیٹ کہ خوشامد مری کرے قریا لاش ایک سہل ستم کے جو ہم کریں قابو میں آئے عذر زراکت بھی لکے شہرت کی طرح غم میں وہ تلخ بے شریک باہر ٹھکر ہی ہے یہ دل کی لگی ہوئے</p>	<p>ہو بھی تو دل وہ ہی کہ نہا نہو سکے مطلب یہ ہے کہ شفیقت کوئی نہو سکے کیا ہو جو رفتہ رفتہ ستم بھی نہو سکے میرا یہ دل دماغ کہ اوکے نہو سکے ناز کہ وہ اس قدر میں کہ وہ ہی نہو سکے لیکن یہ اوس گہری ہی کہ نہو سکے سمجھنے پیا کہ اور سے کلی نہو سکے بے سوز تو پسی سے پی پی نہو سکے</p>
---	---

بوسہ ہی پہلی بس تیرا پرانہ لگا ہی نطق
 تم چاہو وصل پر ہی تو راضی نہو سکے

<p>دل کا گرمی میں جو آتشکدہ سمسر نکلے حور سے خاک کیتے کین بہتر نکلے</p>	<p>جان کے دُری ہمند میں ہمند زنگ قابل حسن تقویم میں ڈھلکر نکلے</p>
--	---

۱۶۷

کتابیں ہیں جو کتب خانہ میں
 کتابیں ہیں جو کتب خانہ میں
 کتابیں ہیں جو کتب خانہ میں

کتابیں ہیں جو کتب خانہ میں
 کتابیں ہیں جو کتب خانہ میں
 کتابیں ہیں جو کتب خانہ میں

[illegible]

نطق ہم ختم ہوئی وہ نہ مگر ختم ہوئی
نازاوس شوخ کی انداز سے باہر نکلا

وہ شوخ فی فرزند کا جیسا زد کمائے
لے آئے جواب خط شوق بے کورت
کیا رنگ حسینو کا جنے آپ کا آگے
پتھر کے تو مورت سے تسلی نہیں ہوتی
غصے سے تو زندہ ہوا آنکھ کا مارا
جہک جامی تو شاخ گل تر بودہ چین بیز
امید رانی تو اوڑی کج نفس نین
چو رنگ کری کشتی عشق بہن جافر
علیہ کی نانی کی مری مرد جلائے
اے فاختہ سہراوے کے برابر ہی کمانی
منہ کہول کی اوس منی کیا بندہ ام اسکا
سنتی ہی ہزاروں نکل نکل جاہیں گد جاہیں

معمشوق کو عشاق کا انداز دکھائی
قسمت کا بنا کھیل گروہ باز دکھائی
نصویر ہو تو خاکے کا انداز دکھائی
تجنا نہ بیت خانہ بر انداز دکھائی
اب بات ہے لپٹا کا اعجاز دکھائی
شکر جو چلے سر کا انداز دکھائی
اطلا پر جان تیزی پرواز دکھائی
تلوار کے جوہر نگہ ناز دکھائی
حسد ملب جان بخش فی عجاز دکھائی
رقبا نہ گفتار نہ انداز دکھائی
کیا منہ سخن تفرقہ انداز دکھائی
خالق نہ مزاج آپ کا ناساز دکھائی

ای نطق مرا ساکین معشوق طر حدار
دیکھا ہو جو کوئی تو نظر باز دیکھا ہے

رات ادھی گئی آگے نہیں آنے والے
کیون ترپے میں ہی یاد میں آئی
ستم و جور وہ جو کچھ نہیں تھوڑا ہے

سورج کی مری قسمت کے جنگانی وا
پیشواہی کے لئے بوشن میں جانی والے
نہرے عمارت صاحب بہن تسکناؤ

149

٧٩

کون یہ گبر و مسلمان ہیں اوٹھانی والے
 کچھ یار میں ہم سب سی الکت پھو ہیں
 نسیمی پوسہ کوئی نیم گنہیم ۱۰۱
 چمک گئی ہم کرم ساقی دریا دل سے
 دور بیٹھا ہوں ہوں کیوں میں اچھوڑ
 آتش شوق میں سوختہ جان جل بھیج
 نہ عدد او کو ستمائیں تیرے کو پڑائیں
 اسن گت پرجی ہو گئی تم بھی کیا خوب
 دردمشام ہی سی ہے بنایا شب وصل

کون یہ گبر و مسلمان ہیں اوٹھانی والے
 کچھ یار میں ہم سب سی الکت پھو ہیں
 نسیمی پوسہ کوئی نیم گنہیم ۱۰۱
 چمک گئی ہم کرم ساقی دریا دل سے
 دور بیٹھا ہوں ہوں کیوں میں اچھوڑ
 آتش شوق میں سوختہ جان جل بھیج
 نہ عدد او کو ستمائیں تیرے کو پڑائیں
 اسن گت پرجی ہو گئی تم بھی کیا خوب
 دردمشام ہی سی ہے بنایا شب وصل

کون یہ گبر و مسلمان ہیں اوٹھانی والے
 کچھ یار میں ہم سب سی الکت پھو ہیں
 نسیمی پوسہ کوئی نیم گنہیم ۱۰۱
 چمک گئی ہم کرم ساقی دریا دل سے
 دور بیٹھا ہوں ہوں کیوں میں اچھوڑ
 آتش شوق میں سوختہ جان جل بھیج
 نہ عدد او کو ستمائیں تیرے کو پڑائیں
 اسن گت پرجی ہو گئی تم بھی کیا خوب
 دردمشام ہی سی ہے بنایا شب وصل

کون یہ گبر و مسلمان ہیں اوٹھانی والے
 کچھ یار میں ہم سب سی الکت پھو ہیں
 نسیمی پوسہ کوئی نیم گنہیم ۱۰۱
 چمک گئی ہم کرم ساقی دریا دل سے
 دور بیٹھا ہوں ہوں کیوں میں اچھوڑ
 آتش شوق میں سوختہ جان جل بھیج
 نہ عدد او کو ستمائیں تیرے کو پڑائیں
 اسن گت پرجی ہو گئی تم بھی کیا خوب
 دردمشام ہی سی ہے بنایا شب وصل

کون یہ گبر و مسلمان ہیں اوٹھانی والے
 کچھ یار میں ہم سب سی الکت پھو ہیں
 نسیمی پوسہ کوئی نیم گنہیم ۱۰۱
 چمک گئی ہم کرم ساقی دریا دل سے
 دور بیٹھا ہوں ہوں کیوں میں اچھوڑ
 آتش شوق میں سوختہ جان جل بھیج
 نہ عدد او کو ستمائیں تیرے کو پڑائیں
 اسن گت پرجی ہو گئی تم بھی کیا خوب
 دردمشام ہی سی ہے بنایا شب وصل

کون یہ گبر و مسلمان ہیں اوٹھانی والے
 کچھ یار میں ہم سب سی الکت پھو ہیں
 نسیمی پوسہ کوئی نیم گنہیم ۱۰۱
 چمک گئی ہم کرم ساقی دریا دل سے
 دور بیٹھا ہوں ہوں کیوں میں اچھوڑ
 آتش شوق میں سوختہ جان جل بھیج
 نہ عدد او کو ستمائیں تیرے کو پڑائیں
 اسن گت پرجی ہو گئی تم بھی کیا خوب
 دردمشام ہی سی ہے بنایا شب وصل

دل چاہاں تو تویں سے ہوں دل کی کشتی میں
 رہی جان ہی ہے اس کشتی میں
 مگر ہمارے دل کا تصور ہے ہر ایک
 کی کشتی میں
 دل چاہاں تو تویں سے ہوں دل کی کشتی میں
 رہی جان ہی ہے اس کشتی میں
 مگر ہمارے دل کا تصور ہے ہر ایک
 کی کشتی میں

کون سا

۱۷۴
 جلد بیسٹاں ہوشیار پور کا لکھی گلا دیوہ

[illegible]

مجلس فیاض

یہ میری سیہ خانی کے ہی چاندنی بازو
 میں بن جو کہا نو گلاب زور آ کیا نور سے
 رات آئے کافی سی کہاں ہونہ تو کہو
 جڑنی تھی لکھی کی جگہ آ نکندہ سارے
 گہر کے وہ اوڑھ جائیں گے اسی جوش تنہا

جو صحن میں لکھی ہوئی کلمی سی پڑی ہے
 کہنی لگی کیا بات ہو مان لوٹ پڑی ہے
 پاؤں تلخ لکھوٹا ہے نہ سسی کی دھڑی ہے
 یہ تیری لکھوٹھی کسی سادی ہے جڑی ہے
 کیوں فوج کی فوج آگی بھلا ٹوٹ پڑی ہے

بیوجہ نہیں ہے یہ پریشان نظری منطق
کیا مجھ سے جیسا ہے ہو کہیں آنکھ لڑی ہے

تپ محمی چراہ آئی بدن پر جو ٹری ہو
لاغر ہوئیں ایسا کہ دکھائی نہیں دیتا
بتیا بہن وہ بھی کمر بتیابی دل سے
شوخی نہ شرازت نہ کرمہ اشارت
ممکن نہیں تعریف کسی اہل سخن سے
آغاز شب غم کی حقیقت تو بیان کر
دم بہرین ثبت لیتی جاب ہوا آب
ای روح یہاں جسم نے بھی پائی حقیقت
سنتا نہیں کوئی شب غم کسکو بکاؤں

کچھ دھوپ بھی چاندنی فرقت کی کوٹھڑ
آئی تو ہی حیران ہی پر موت کھڑی ہے
کیا بیکہ خبر لبوں کے اوشن نی ٹری ہی
آہو کی فقط دیکھنی سین آنکھ ٹری ہی
چھوٹی سی سی منہ کی صنم بات بڑی ہے
ای خضرنا ہی کہ تری عمر بڑی ہے
ای موج عکس بیچ مین تو بہاند ٹری ہے
اوس صورت کے کوئی مین کرا لاس لڑی ہے
کیسی کرا سدی خدائی مین ٹری ہے

طوفان طبیعت ہی عانی میں تری نطق
ہرگز بحرِ غزل جاگی سمندر سے لڑی ہے

جب بھی م کو وہ آئے لیکن یہی سیشن رخ گلزار کی گزریٹ

۱۰۰
 ۱۰۰

پھوٹ پھوٹ اس قدر اچھا نہیں تھا
چاہتا تھا نہ تری بزم سے دل چاہیگو
کے پاس ج تو مل سکے یہاں ہی نہ نیا
از کی خاطر کو گر ان غیر کے دل کو بھاری
اثر نالہ ہے وابستہ درد و الفت بہ
اچھی را چہ زوال و اس سے نہ کچھ خوف کری
قہر ای نکل ہی کہ بلیل کو ملی کچھ تفسیر
کچھ نہ وشت میں غزالوں ہی فی شیریں یا
خوڑے بحر جان گزران جب دیکھا
یہ خط سبز نہیں افنکی لبونے نزدیک
اتنی طاقت ترے آنی ہی بدین آنی
ولکی ہی جیت پہی لف کی جس خلقی میں
اس نگاہ غلط انداز سی کیا تسکین ہو
غیر کے پاس اکیلا نہ اوسی چوڑے
گھر سے نکلے شرف عہد کہی ہو کہ قیاب
ضبط گریہ سے ہی کشکا مجھے دل کا ہرم

دیکھائی دیدہ گریان کیمیں گھر بیٹھے
 رات کو ہم کو ملی سو مرتبہ اٹھ کر بیٹھے
 بیسواوہی کیسے نہ کہی گھر بیٹھے
 خاک ہم بیٹھے وہاں بنے جو پتھر بیٹھے
 دلی نکل اگر ہی جان تو دل پر بیٹھے
 نامدی ہاتھ پر اس بات کی گھر بیٹھے
 شبنم آغوش میں ہو خار پر بیٹھے
 سامنی میرے گلوں سے ہی تو بیٹھے
 ایک ہی ناؤ میں تھی نعر و سکندر بیٹھے
 حضرت خضر ہیں گویا اب کوثر بیٹھے
 آج مدت میں ہم اوٹھ کر میر سب پر بیٹھے
 خوب ہی بیٹھی ہی نزدیکیں بیٹھے
 تیرا تو لگا جو میری ل پر بیٹھے
 رشک کے صد فی شہائی ہی تنہا بیٹھے
 ہو کے بالوس کہی جا کی پہر اندر بیٹھے
 اس میں کہ شکر نہیں بانی جو کہ گھر بیٹھے

نطق کس جابی ہماری گ جان کی قسمت

اگر او سیرمژده یار کا شستر جملے

زخمِ دل گویا نہیں پریشا کے بیدار ہے دیکھ مٹھ کولی ہوئی لبستہ فریادی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

166

میں نے اپنے لیے ایک کمرہ لیا ہے
جس میں ایک کونسل ہے
جس میں ایک کونسل ہے
جس میں ایک کونسل ہے

یہ ہوا کہ نادر نے دولت آباد
میں لاکھوں آدمی قتل کر دیے

ان ترانہ کی ذرا لیں فان ہر کار سے بہت

129

لے قتل مجھ کو ترے جی تین اگر آئے
 یہاں غصہ جو کمینات پر آئے
 پتھر کے بھی لہی سخی اوٹا صدمہ دوری
 اوستا دتا چوکاز شب وصل سحر تک
 گہرائی ہی پر اپنی طبیعت کئی دن سے
 یا آتا ہے یا آتا ہے رٹ لگے لوگو
 تیشے میں بری خوب صورتی اوتار
 ہستا ہوا شاید کہ وہ گل سو کے اٹھا ہو
 وہ زلف بہت بڑھ چکے خیر نہیں ہے
 وہ بھی جو مجھ کو لگین پیار جب کیا
 جب غیر کو ہر ہر کے کیے جام عنایت
 سونا ز سے رنگین کے قدم چنے اٹھا کر
 اللہ ہی وانی تری بخشش نگہ کے
 فریاد سے اپنے اونہیں آرزو ہو گیا
 کبھی تیرے نہیں آکے سنائے
 منہ سے ہی لیا ہر چھپا راز محبت
 باری خلش غم سے کھلا ہے ابھی باقی

سہرازی اور قدیم اس ہی مجید من مطلق
 ایک نظر کا نہیں پند آلف از او ہے ہند
 اچھا ہی را گیا جو طبیعت ادھر آئے
 دیکھی گا کہ در نیکی ترے دلیں آئے
 منہ تیرا پیر آئینے کے آنکھ پر آئے
 ایک اور رو یا جام او نہیں کچھ نرم اگر آئے
 بس آج ہی کل سنو کسی شوخ پر آئے
 سچا ہی یہ ظالم مجھے سچے جبر آئے
 تو میں مری تصویر پر روا تو آئے
 دامن میں بہر پہول جو باد سحر آئے
 جس در کسی تیج میں نازک کر آئے
 اب تم کے بد دولت مری رنگت نکر آئے
 حشر کے مر کے دلی طرح آئینہ ہر کر آئے
 تو ابھی ہیماں دلنی اجل پہنچ کر آئے
 سر پر تھی بس اس تے میں کہ سوچوں ہر آئے
 آگے نہ بڑھی آہ فلک سے او تر آئے
 بس شکی جیسے ہو گئے سچہ خبر آئے
 غماز خموشی ہوئی مشہور کر آئے
 اہل کوئی بہا خون تو دل کی خبر آئے
 لے قتل مجھ کر تے جی میں اگر آئے
 یہاں غصہ جو کمینات پر آئے
 پتھر کے پٹی ہی اوٹھا ضد مہوری
 اوستا دتا چو کا نہ شب وصل سحر تک
 گہرائی ہی پہر اپنی طبیعت کئی دن سے
 یا آتا ہے یا آتا ہے رٹ لگے دلو
 ستیتے میں پری خوب لہو رنے اوتار
 ہستا ہوا شاید کہ وہ گل سو کے اٹھا ہو
 وہ زلف بہت بڑھ نچلے غیر نہیں ہے
 وہ بھی جو مجھے کرنے لگیں پیار کیا
 جب غیر کو ہر ہر کے کے جام عنایت
 سونا ز سے رنگین کے قدم چاہے اوتار
 امد ہی دانی تری شمشیر نگہ کے
 فریاد سے اپنے او نہیں آرزو ہو یا
 کجست پیر نے نہیں آگے سنا کے
 منہ سے ہی پیا پر چہا راز محبت
 باری خلش غم سے کھلا ہے ابھی باقی

[illegible]

ظاہر ہے وہ شخصیت جانان جو خلق تھا
 بے سود میں اب آگے اندر رز و نصیب
 اوس تک نہوئی آگے افسوس سانی
 دیکھو تو کہیں لاش نہوخت جگر کے

با این برضبط آگنہ می پر ہی ہر آتے
 ناصح طبیعت ہی بس آئی جذبہ آگے
 کرا کے لب بام سی ناکام او تر آئے
 لیکہ نگہ کے دریا میں ہی کیا حیرا دہر آئے

خانی پیری وہ نگینہ ناز کبھی نطق
کی طاق و دل لی سی گئی جیلہ ہر اسے

اوں کو ٹھنڈ ہی ہوا سحر کے ہے
 اسی جنونِ ہوب دوہر کے ہے
 ہر گڑی آہ نے خبر کے ہے
 دلربائی کنیز گھر کے ہے
 ایک نالے میں خمر کے ہے
 بوجہ کس طرح سحر کے ہے
 دہوب کیا مشکلوں سی سحر کے ہے

تکلی یہ آہ ہے اثر کے ہے
بیٹھ لوں سائے مغیلاں میں
میرے درد جگر سے واقف ہو
حسنِ خانہ زاد صاحب کا
داستانِ دراز رنجِ فراق
شمعِ سوز و گداز کے ہے گواہ
دلِ جدائی کا روزِ محشر تھا

ذکو نو میدی اور شیکو یاش
نطق نے عمر لوین بسر کے ہے

اب سامی ترا مقدر ہے
چاندنی ایک میلی چادر ہے
گور بھگو کت تر ماور ہے
رات دن اندون برابر ہے

دیکھ لے ایدل وہ یار کا گھر ہے
نہیں نسبت ترے دوڑی سے
نیکیاں کر رہی ہیں حسنِ عمل
سیچے ایڑی تک افسِ صبیح کو لے لے

[illegible]

دوسری بات میں سے مراد ہے
یہ گلی ہے کہ آپ کا گھر ہے
ہر کسی کو محبت ضرور ہے
گنہگاروں کے برابر ہے
ہر آدمی کا دایہ دیگر ہے
شوق کا میرے ایک قریب ہے

میرے آہ و فغان کی آگے نطق
کان کے بات شور محشر ہے

ادھر ہم آئی اور دیر آپ کو ملاں ہوئے
ہوا یہ طول شب غم سفید بال ہوئے
خدائی خضر کے عمر سچ و غم کے دراز
یکہ انتہا ہے شربِ جگر کے نہیں معلوم
کہاں ہے ارضِ الاوث کی ای حضورِ نگاہ
متماری تیغ نے مرغ سے لڑائی آنکھ
نجال گیا کگلگی میں بیشک سکینِ عاشق
غور و نحوثِ الگ ہے جنفائی جو رنگ
تمہارے رقص نے بسببِ کل رقص نہ کھلایا
مریضِ خالِ تمہاری قضا کی گولی کے
لطفِ مقین یہ بد نہیں شبابِ بہرِ دین

نہ آدمی ہوئی کوئی بُرا خیال ہوئے
 جو تیرا ہو گئیں گمراہانِ لعلی سال ہوئے
 کہ وقتِ بد میں ہماری شرکیہ حال ہوئے
 ہوئی نہ رات تری لعلی لعلی بال ہوئے
 گدہ گئی وہ چہری جس نے ہم حلال ہوئے
 ہماری خون سی جو ہر جلالِ لال ہوئے
 بنے بہنِ شیر پر کئی ترے مہال ہوئے
 بُرا ہوا جو یہ انسان خوش حال ہوئے
 اور نہ تو مانتا اور نہ لوگ اور نہ حلال ہوئے
 بہت کر کے اچھٹی چو خال خال ہوئے
 وہ نرم نرم کف یا زری کو گال ہوئے

15

[illegible][illegible]

خط مشائی خط نقدیہ
ساتھ لکھ کر گزروں اور
میں طوائف کے مہین کر چکا
میں مہینوں کے تصور میں
وہ صدمہ بھی نبوی کا بیان
نکلیں یہ بھی تصور میں
وہ صدمہ بھی نبوی کا بیان
نکلیں یہ بھی تصور میں
وہ صدمہ بھی نبوی کا بیان
نکلیں یہ بھی تصور میں

لگے جو بیٹہ کو پتہ تو یہ صدا آئے
یہ کل کی بات ہی آپ کی کوئی بھی اور
وہ ناتواں میں حسی تھا مثل کس گل

گروہی بہن کشتہ ابرو اوسی گلی میں غلط
بہشت کے وہ موئے خاک جو حلال ہوئی

غافل نہیں ہوں خواب میں تیری مجال سے
 وحشت ٹپکے ہی میری جان مال سے
 سکھاپڑک کی دام سے گیسو کے مرغ دل
 امی زرد و زرخران مجھے تہلا تو کیا ہو
 بکھرے ہوئے وہ زلف ہے مجھ پر عکس ہلا
 دکھلا کے تل ہلاک کیا دور سے مجھے
 پیچہ خدا نے مہر سا دین سے کو دیکھی ہیں
 تم قیمت اس کی تو زردین بازار فقر میں
 کیا بوجہ ہے داغ جگر کے چراغ کا
 ہو ہو گئے خاک اوس کے ہوا بھری ٹڈاؤ گئے
 ہر نقش پادین نقشہ سے نقش مزار کا

ہے بند آنکھ بے زمین و کیکہ ہمال سے
 نقش قدم لڑائی میں آنکھیں ان سے
 کیا صاف بال ان بجا بال ان سے
 وہ سبز سبز یونین گل لال لال سے
 اندیشہ جان کا ہی مجھے بال ان سے
 گولی کا تم نشانہ اوڑائی ہو خال سے
 متا ہے پتیلیاں ناخن ہلال سے
 کوئی جو آگینہ لڑائی سفال سے
 روشن ہوا ہے آگے سمع جمال سے
 دھ کی ہم کل گئی گرد ملاں سے
 ہر قدم سے ہیں جو ظالم کی چال سے

ہوٹن گی ایک دن وہ نظارہ کی جہرم پر
آنکھوں کو نقطہ روو گی اس کی یہاں سے

دل سے بہو لانی بجی کم ہی سہی لطف کم ہی | یہ بھی نہیں نہیں سہی جو رسم ہی سہی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

سیر کو آخر آئے ہیں قبر مری قریب ہے
صبح کو شام کرنے کو شام کو صبح کو نیکو
مجھے حضور ہر گز ہی ظلم سماجی کا
غیر کا کرنا انتظار وہ جو نہ آیا جانے دے
بیٹھ گئی جہاں کہیں عمر روزہ کا ٹمے
چاہیے پہن آئے آئے کو کیسے جاوے
کل ہی جو ہو چکے ہیں جو نہیں قول و فعل
خوبی سنی کی کیوں نہیں گے اور نیسے
کرتے جو خوش کسی کنجش کی تب جا ہی تو
خود مجھے فکر ہے کہ کئی کا کدور سے
غصہ کر مونی خطا منہ میں ہی کل گیا

حضرت اونہیں جو ناز و بی ادبئی قدم
چاہیے بکھو شغل کہ ہونہ خوشی تو غم سی
لطف اگر ہو دو بہر خور سی کوئی تم سی
اوسکی جگہ پر ای ضم تم آج کل ات ہم سی
قید کان نہیں ہی کہ ویرہیں جرم سی
دلگو اسی سے خوش کریں جلد ہو دلورم
کیا یہ کہنا ضرورے قول سی ضم ہے
جو رو بجا جوئے کی کوئی ای ضم سی
آگیا نہیں سی اور کسی کا ضم سے
خوب ہو کسی ہے در تیغ بجا علم ہے
لورہ تھا ہو یو فآپ نہیں میں ہم سے

نعمت نہیں ہے آہ ذوق ہو جس سے ملک و نطق
کام فقط اثر ہے ہی دم میں اثر ہو دم سہی

ابھی کیا کیا بن خیال در جو یا آجائے
دومین اوس شیخ کے یوں تجرہ پر آجا
تو رمی جبریک صیاد نہیں واقف ہے
چھپاتی ہوئی آجائیں ہزاروں بلبل
کامیابی کی نہیں ظالم بد سے امید
خوار و سوا کر ای جو شمش و شست اتنا

کہ نہو عیب میں ایسا دل زار آجائے
ہنس کی دل حیف ہی ہر دوسرے بار آجائی
میں جو چاہوں تو نفس ہی میں آجائے
نہ اگر جاؤ تو گلشن میں بہار آجائے
جاو نہیں ہوش میں بے غرض جو یا آجائے
کسین ایسا نہواؤس شوخ کو عار آجائے

دین بین زمین و آسمان
بجای حلال گشته عیسای
با او شمشیر خنجر زده ایستاده
یوسف از قفسی بیرون آمده

میری کو آخر آئے ہیں قبر مرئی قریب ہے
 صبح کو شام کرنے کو شام کو صبح کر نیکو
 جسے حضور بہر گزری ظلم سباجی کا
 غم کا کر نہ انتظار وہ جو نہ آیا جانے دے
 بیٹھ گئی جہاں میں ہر روزہ کاٹنے
 چاہیے پر نہ آئے آنے کو کیکے جا بے
 کل ہی جو ہو چکے ہیں جو ہو چکے ہیں
 خوب کئی سنی کی کیوں نہیں گورنے
 کرتے جو خوش کسی کنجش کی تب تک ہی تو
 خود مجھے فکر نہ سکتی کاٹ کر درمے
 غم کرو ہوئی خطا منہ تھی میں بکل گیا

لکھنے نہیں ہے آہ ذوق ہو جسے ملو ملو
 کام فقط اثر سے ہی دم میں اثر ہو دم سے

ابھی کیا کیا بن خیال اور جو یا آجائے
 دم میں اوس شوخ کے یوں تجربہ آجائے
 تو میری جذب سے صیا و نہیں واقف ہے
 چھپاتی ہوئی آجائیں ہزاروں بلبل
 کامیابی کی نہیں ظالم بد سے امید
 خوار و سوانگر ای جو شمش و حشت اتنا

کچھ نہو عرب میں ایسا دل زار آجائے
 ہنٹ کی دل حیف ہی ہر دوسرے بار آجائی
 میں جو چاہوں تو قفس ہی میں آجائی
 تم اگر جاؤ تو گلشن میں بہا آجائی
 جاؤ نہیں ہوش میں لغرض جو یا آجائی
 کہیں ایسا نہواؤس شوخ کو عمار آجائی

ولہذا نہ کرو یا نہ کسی چشمہ مست
الایاتہ البیہ وادی تفسید میں جنوں
طفلی سے ساتیاں مجھے ذوق یہ

زنجیر چاہیے مجھے موج شراب کے
سردری میں جہان میں شربت کے
اونٹنی کے بدلے میں قلم تہی شراب کے

اگر فریقین پاک کہ لکھنؤ و مسری غزل
ساتھی ہی التجا ہی و بارہ شہاب کے

چادو رک ملی خسی وٹھاوی نقاب کے
سٹہمی ٹرے یہ دل پر اضطراب کے
رک دیہی کٹھا حساب کتاب کے
اسے جو حسنات جو شر باترے لے
دیکھو ہمارے دست و رازی شوق کو
کسی گلی سے ہمی اڑایا مرا غبار
اٹا شرفان خستہ کو درگور کیا کہسین
اوشم سوار کوٹنے نکالا نہیں ہے بانوں
عالم میں تیرے روی خط کا شور ہے
بوئے ہیں کاٹی حق میں تری تیرے جو
مارا ہی بن میں گور و کفن ہے نہیں نصیب
نیچے نگاہیں گردل کے ہیں گہات میں

اوٹ آسنے کے لئے کھڑی کی حجاب
 بجلی بہن ساگی چوڑے کھلی حجاب کے
 کچھ کھنٹی شیخ جی کرم بے حساب کے
 زنجیر برق موج سی اضطراب کے
 وہ شوخ خیر مانگے نامے نقاب کے
 دیکھو صبا بے کیامی مٹی خراب کے
 خود او کی گھر ہے فاتحہ خوانی شباب کے
 تیلی کل پڑی ہے یہ جینم رکاب کے
 ہے دھوم اس پہ صبا بے کتاب کے
 یہ جہانیں ہے اوتری سنی آیت عذاب کے
 تو نے تو ای قصادی مٹی خراب کے
 مٹی شکار کی یہ مٹی حجاب کے

وکیلو سی گلی عین گڑی تلاس نطق
رہی کہ ہے جگہ وہی خانہ خراب کے

[A large rectangular box containing dense handwritten Persian script.]

طریقہ راوی کے لئے
حفظ نماز و احکام
میں تامل و غفلت
کیا کرتے ہیں؟

مکتبہ اہل بیت کی سب سے بڑی خدمت

170

مہر مومن کو جو مومن بنایا بھیجتے ہیں کہ تم بھول گئے ہو
وہ نہیں بھولے گا۔ ان کو دین میں سے ہوں گے۔
ان کو دین میں سے ہوں گے۔ ان کو دین میں سے ہوں گے۔

[illegible]

بدخود جو حسین چاہوں وہی کہی
صاحب کا بندہ حسن ہے پراعتبار کیا
آئینہ یو چمن و درک حال ساز کو

میں شکل دیکھتا نہیں صورت حرام کے
مشہور ہے فرار ہے تعاون غلام کے
جب بن چکے کہ اب نہیں طاقت کلام کے

اؤ کی حضورؐ کی جنت نہیں ہے نطق
میر کے زمانہ میں نہیں میر کے کام کے

حجاب چو کر گراں لبریں و مینا کے
 خیال بیدار مینا ہے رات بیدار کو
 زوال حسن ہے گنہگار نہیں مینی
 وہ آج کون ہے او کے تاس ترسوں
 یہ زخم تیر میں پایا ہے کرم ای ترک
 نگاہ شوق سی آزار ہو طاعنے کا
 بالبدن ابھی نہوں نے نہ ایک ل چوڑا
 ترش ترش ہے برا تھا جہنمیں شہ تیار
 نہ مجھے سے کسی بچے کا نگاہ کا بار
 پکارا ہے یہ اداس کا کرم میں صاف
 غم فراق سے دور شراب میں تاقی
 بزور بوسے لیے ایک ہی تھوڑی سنی
 یہ غشوی غم ہے یہ کچھ ہی جو ہم ہی کہتو
 یہ غم رنگ کافی ابی بہت معقول

مرے بغل میں نہ تصور میں دیا کے
پری بغل میں شیشے اپنی پیر کے
شیا کے نہ وہ شونی رہے نہ چلا کے
وہ شیشے کج دولت ہوا اپنی نیا کے
شکار گاہ میں بن بن کی آہو آہا کے
یہ تازی تیر کا لون فی کس پیل کے
جیا و شرم نے پیدا کی اور چلا کے
ہزار سال ہاں یکسی ہی بیا کے
یہ سحر بات نکلے و گمیں سچا کے
نہ آج فکر کرو باز پرس فردا کے
یہ بھگیان مجھی ولوار ہی میں نیا کے
اوجھ کام نہ کھلا بغیر بیا کے
بھاری ساوہ دلی سوچو اونکی چالا کے
نہ بات کرنے کے کیا خوبت پیدا کے

ہم اہل غم سے ہیں ہمیں ماتم پسند ہے
سوز و رنج ہی گریہ و ہاوم پسند ہے
گہ حال بدی پر ہی و اہم ایک تنگ پر
بیدار و جوار غلہ تغیا فل کہ تم جفا
جنت مبارک کی کل شمع کو زابند
کس قسم کے یہ اہل محبت ہیں آدمی
انبیاء و صلین شک کا مار کسبیتوں
خود او غصہ میں کا وصف معنویتوں
جسٹو باہمی عدو یار کا کم کیون مان لین
ای طفل ترک خنیش ابرو و کسا کیو
ملتی ہی لطف یار سے عورت دراز باد
زنا و بد مذاق کا مارا ہوا ہے مونہ
ڈالون گلی میں جیٹو پہانسی کیون
رکتنا ہو جو دروسی بقیات بققرار
تکو بلال غنید مبارک ہوزا ہدو
او کیسی نگاہ ہے پیچھے جسے نگاہ
کریطھن ای ملائکہ اسی دیو کیون مسد

جانداروں میں صرف ماہِ محرم پسند ہے
گرچہ میں پہلو بارشِ بہیم پسند ہے
گل کی تنہی سی گریہِ سہم پسند ہے
یہ سب عجوبِ اوسمین ہیں تاہم پسند ہے
ہے بلا کشونکو جسے ہم پسند ہے
نغم تو بہت پسند خوشی کم پسند ہے
نامِ خدا وہ شوخ تو عالم پسند ہے
یہ بات اہل راز کو ہم پسند ہے
بتیاں لگی دینے کو یہ دم پسند ہے
اس نچی کا ہلو ہم و خم پسند ہے
ہمکو تیرا ہول شبِ غم پسند ہے
جو چیز ہے نری کی بہت کم پسند ہے
اتنا کسی کا گیسوی پر خم پسند ہے
تاں ایسی زخم پر ہمیں ہر خم پسند ہے
ہمکو تیرا ابروی پر خم پسند ہے
کیون آپکو ہلاک دو عالم پسند ہے
خالق کو جبکہ خلقتِ آدم پسند ہے

ای نطق ایک عمر سی پچی لبطا با بھی
ہم غمکو دین پسند ہمیں غم پسند ہے

189

دوست کا تو لطف ہو سوز گوار
 دل کا شکر کا ماضیوں کا سوز گوار
 دل کا شکر کا ماضیوں کا سوز گوار
 دل کا شکر کا ماضیوں کا سوز گوار

سنگینی ہے اسکی سب سے پہلی کو سوز گوار
 سنا کہ سخی سے ہی گلہ گنت نرمی ہو
 اسکی ہر صبح رخ سے ہی پشیمانی زبان
 اسکی ہر داغ جل سوز اسکی ہر شمع نور
 سینہ گردوں کو نسبت میر سے ہے کی نہیں
 سچوتہ پروانی اسکی مرغ جان جنگ
 میری مضمون ہیں اسکی مضمون ہرگز

سانچہ چو اسمین میں ناز و غیم اور میں ہن طلق
 گنج قارون اور ہی گنج شہیدان اور ہے

وشت دل سنی اور نہ پہلے کی گئے
 مر کے ہی حسرت عاشق نہ کھلتے دیکھی
 بچیاں سی جلی پر وہیں فی کو ذلیل
 سوختہ بختوں کو نہ نرم الم عیش ہلاک
 اور آزار میں وہ چین تھا ہونی ہے
 تربت عاشق و سوزتہ عارض پر
 ناز کی نبی جاتی ہونے کو دم وصل
 گرمی عشق سی کس درجہ طبیعت ہی گداز
 مانع دید صفائی ہوئے رخصتوں کے
 رو برو می ہن یار یہ کہو یا سا گیب

شاخ آہو نہ کہی ہولتی پہلے دیکھی
 شمع پروانی کی جری ہی تو ہلتی دیکھی
 جب یہ گنجت طبیعت نہ پہلے دیکھی
 نئے تو شمع جہان کی ہی جلی دیکھی
 عشق کی گڑھی طبیعت نہ سبقتی دیکھی
 داغ حسرت کی سوا شمع نہ جلی دیکھی
 نات آغوش میں شمع کی نہ کھلتے دیکھے
 رو دئی مینے جہان شمع کھلتے دیکھے
 آگہ بڑی ہی نظر مینے پہلے دیکھے
 بات بھی نہ سنی ہوئے کھلتے دیکھے

۱۹۳

سنا بھی گئی
 سنا بھی گئی

چھین پیر میں آتی کی دہائی اسے
 میں جہاں بار بار دہائی ہوتی ہے
 میں جہاں بار بار دہائی ہوتی ہے
 میں جہاں بار بار دہائی ہوتی ہے

من کی ان وقت میں ای کی بیاں اس
 جو مقرر ہو گا اس کی بیاں اس
 من کی ان وقت میں ای کی بیاں اس
 من کی ان وقت میں ای کی بیاں اس

[illegible]

جہانگیر

بجانب این که در بعضی از نسخه ها عبارت
در این کتاب است که در بعضی از نسخه ها عبارت
در این کتاب است که در بعضی از نسخه ها عبارت

197

۱۹۲

[illegible]

یہ ہے وہ دیکھنے وصل میں ہوئی مخلوق
 آج تو حسرت دل توئی نکلتے دیکھے

کیا جناب ہی غم میری ہی کہاں پہنچے گی
 حیاتِ حزن ہی واسطے کے لئے ہے
 غمِ حزنِ حزن ہے کہاں سے کہاں ہے
 سب ہی انہیں دیکھ کر ہلاکت کی ہے
 جس سے پاموتِ زمانے کے لئے ہے
 مشاہدِ حجازِ نصفِ نصف کے لئے ہے
 یارب یہ وفا کے زمانے کے لئے ہے
 رخِ اوسکارِ ولانے کی جلائی ہے

یوں چرخِ یسبستان مانی کی لٹی ہو
 دس خال میں ہم کو نسی خوشنیں پا
 ای چرخ کسی نعمت الوان کی ہو
 گتے ہیں جسے جذبہ نو کر ہے ہمارا
 سرائی ادا پر جو کھل جاتی ہیں جانیں
 کیا کہ ہے ہوئی بالوعین مسیحتہ ہیں
 ہم لوگ بھی شکی ہیں سلف بھی ہی کے
 خود رونے کو چاہئے تو لوائی منع ہے

ای نطق نہ کیے یوحیے الفت کی شہادت
یہ دونوں طرف آگ لگانے کے لیے ہے

دولہ اگر نہیں ہے تو مونی برات ہے
 پیرمغان کی گھرے حلیے کی رات ہے
 یہ خاص اونکے ناز کا اہل التفات ہے
 پہلو میں لٹھیں ہے عجیب ارواح ہے
 پریوں کی روزانی میانِ حضرات ہے
 وہ جاتے ہیں سکوتِ وار و تہات ہے
 دولہ کو یہ جہ نہیں ہے برات ہے

تیرے ہے دم سے یار کے کائنات ہے
 بنت العنبر سے لطف اور مٹانی کی بات ہے
 واقف نہیں تو مرزا غافل سے اہم قریب
 نعم کہا گیا کہ چراغ خدا جانی کیا ہوا
 حاکم ہیں آج کل عمل جذبہ لکی پیچ
 تاب خلق بیان نہیں او سہ ہے یہ سہم
 ہوں غمش میں چھو لوگ نے جانی نہیں ان

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

دوست جانے کو نہ کہتی
 جب تک کہ نہ کہتی
 وہ عجزیہ ہے نہ کہتی
 یہ جان بابے اسی ہوگی

دکھا دیا ہے
 ابونعیم شاکر کدوا دیا ہے
 لے آئے اس کے در کا پردہ چلا دیا ہے

ہے بند شکران شہادت پر آج کل
 نیچی اون لبرو کوئی بدن لکھوئی تلیان
 رند شراب خوار ہیں بخشش کے کون کون
 جادو جگا رہے ہے مہاری نگاہ ناز

یوسف کو پہنے تو گلاب
 گلاب کو پہنے تو گلاب
 گلاب کو پہنے تو گلاب
 گلاب کو پہنے تو گلاب

رسوا کی کا ہو گیا ہوتا حضور نطق
 چپے جنون عشق میں لسن اتنی تاج ہے

اوس سے میں کیا غیر ہی فرت میں ہے
 برق بجاتی ہے جو موج اوتھی ہو
 کو چہ جانا نہیں ہوتا ہے عہد
 کیوں نہ لگانی کا نشان بند جا لگا
 مار کے گی مجھے یاں لکین
 دیکھتا ہے تیغ مجھ کو دیکھ کر
 تیرے روزن میں میرے راز

۱۹۵
 سو دیکھو کوئی زور نہ دیا ہے
 کی زور نہ دیا ہے
 کی زور نہ دیا ہے
 کی زور نہ دیا ہے

جو حسین بآینظ لبس لکھا
 عشق بازی نطق کی محبت میں ہے

نکھانو چمک کر ہے چمکنا نکھالے
 قد غن ہی شب غم میں ہے سخت سید کو
 جاتی ہیں تہہ جہاں انہیں حصہ ہی جاتے
 یوسف کا حساب آپ جو کرتے ہیں تو بہتر

ای ماہ اگر چاند ہمارا نکھالے
 کیا تل فلک پر کوئی تارا نکھالے
 گستاخی شب کا نہیں جگمگا نکھالے
 شاید کوئی باقی ہے ہمارا نکھالے

لطف دار ہے لیکن اوسے پوچھا دیا ہے
 امی اور سی

جانبِ غیرِ نظرِ پیارِ بہری بہیم ہے
یارِ کوتاہی میں تحریرِ جودِ کاظم ہے
درِ جو وقت کا لگا ہی تو یقین کیا کہ ہے
بہم ای جی جیج یہاں کیا ہی شاد و غم ہے
سخت نادان ہی اس جو کوئی نورِ تم
رویِ غم اور بہت رو گمانِ نیکِ رہن
نامی ملی کہ گیا بہت گنجی ہی گیا

پاکستان کے لیے ایک نیا دور
پاکستان کے لیے ایک نیا دور
پاکستان کے لیے ایک نیا دور

دیتے فرشتے تھان کو بھی مٹی نہ اپنی نطق
کیا جانتی تھی درد کا پہلا بنائین گے

زلفا جب تک کہ مختصر نہ ہوئے خوش ہوں یوں ہی جو کارگوئے بات کہنے کو رو گئی اور نہ تم نہ خود آئے میرے لاشی پر تج موجود ہے میں تھا قہقروں میرے رستے ہی اوں سے ہی یوم کیون نہ ابلیش نہ رہتی فیض سیکڑوں ہی تینا کی ہوئی گئی چرخ نے غم ہی نیٹ بہر نہ یا بدعتیں کو روہ کرتے ہیں	فایع الہال وہ گھر ہوئے آہ منت کشاں تر ہوئے تم نہ آئے تو کیا ہوئے ہن باتیں تھے خبر ہوئے بہر سے یہ جو کارگوئے دخوت تم کیے گھر ہوئے صد مکش شاخ فی تر ہوئے شمع فی النار ولسفر ہوئے افراغت مری بہر ہوئے مر کے بھی صورت مفر ہوئے
--	---

نطق ہی پر رہا ہمیشہ گرم
مہربانی بھی اوں پر ہوئے

ہنوز خم جگر سوکنے نہاں تھے مرے جلائے کو وہ رات اگل لائی تھے شہید جو ترے ماتوں ہوں نمایاں نہ سیر گل تھی کچھ اے باغبان نہ نظر وہ جوش بھی وہ دل می جھوٹی تھے	نمک ہستے ہوئے ہر جگہ تھے آئی تھے مرے غول کو قہقروں گانی آئی تھے اونہیں کے نالوں نے مرے علم اٹھائی مراج بری بلبل کو ہم تو آئے اپنے درد سے جگے حسینوں کی نازا و مہائی
---	---

ہولی ہونے والی تھی وہاں
ہولی ہونے والی تھی وہاں
ہولی ہونے والی تھی وہاں
ہولی ہونے والی تھی وہاں
ہولی ہونے والی تھی وہاں
ہولی ہونے والی تھی وہاں
ہولی ہونے والی تھی وہاں
ہولی ہونے والی تھی وہاں
ہولی ہونے والی تھی وہاں
ہولی ہونے والی تھی وہاں

برای بیت ہی ہی نطق اور آرائش
وہ میہمان ہی پس دلفن مکان کے لئے

<p>اول اول تری میرا دستمگارسسی عیب لگتا ہے مے پاس اگر دیتے سی دیکھنے دم کوئی دیکر کوئی فقرہ چل کر اس گلی میں ہیں ہنسنے ہی غرض ہی زبان غیر ہے کو مے بدلے یہ نوالے نہ کھلاؤ وہ وہ دینے کو ہے حاتم ہی بوسہ رو دلکے بس میں ہونہ کا بیکو نہ لانا بیگا ایک ہی سا ہی جی بوسے کا لینا دینا وہاں ممکن جو نہیں آج تو کل پر کو اب سحر ہوتی ہی مان آن سنو گار نہیں</p>	<p>آخر آخر یہ بغافل کے بڑے مار سے خیر اسی دکر و دور سے دیدار سے ہم ہی اتنی نہیں سادی میں ہر پر کار سے پیش دروازہ نہ بیٹھے پس دیوار سے نہم و غصہ نہ سے تلخ مزیدار سے سیکھوں و حسین ہی لاکھوں آوار سے تم جو سو بار ملاو گے تو سو بار سے جیت آ ہی نمی سے خیر می ار سے مگر اس وقت کوئی بوسہ رخسار سے رات ہر بندہ نواز آپ کے تکرار سے</p>
--	--

مجھ کو کیا نطق کے بیہوشی و ہشیاری
نہیں یو انہ مجھ سے ہو تو ہشیار سے ہو

<p>ترا پردہ در ہوا لے اوڑے اوڑا آہ کے ساتھ میں توان اوڑا لے چلا او کو جو شتاب مگر دل ہی تو وہ تھا بار و کا او ہزار جو دشت فی میں چلا</p>	<p>مگر طرزاہ رسالے اوڑے نہیں بوی گل کو صبا لی اوڑی میں میں کیا بلا لے اوڑے اسی آتش شوق کیا لی اوڑے مجھے فصل گل کی ہوا لی اوڑے</p>
--	---

نہایت بزرگ و عالی مرتبت
 و عظیم الشان و کرامت مند
 و جلال و کبریا و عظمت
 و شرف و بزرگواری و
 و کرامت و جلال و کبریا
 و عظمت و شرف و بزرگواری
 و کرامت و جلال و کبریا
 و عظمت و شرف و بزرگواری

جہ سے ہر سیرتہ جا کی باغ میں گل و آوے
 ہر شے میں تو باری کی شرم و حیا جاتی نہیں
 ہوش و حواس کی ہر گاہ و گاہ کی تہا پہنچتی ہیں
 می می تو توں کو ساقی کی ایسی ندوگان
 رنگی تھم سی ہو جہ میں ہر دم مجھ پر باغ میں
 کون جیلہ ہی جو ہر گلگیر تو سرے کے
 نشہ می میں لے ساقی کے ہوئے لے
 ساقی کی آجانی اب ہوش میں
 ساتھ کیا دی گامزن ناز کامیہ اعتبار
 مشن لیل لیل سرور کو لائی دامن

یہ خودی ملک متنی سیکھنی لیل لیل و آوے
 ہر شے میں تو باری کی شرم و حیا جاتی نہیں
 ہوش و حواس کی ہر گاہ و گاہ کی تہا پہنچتی ہیں
 می می تو توں کو ساقی کی ایسی ندوگان
 رنگی تھم سی ہو جہ میں ہر دم مجھ پر باغ میں
 کون جیلہ ہی جو ہر گلگیر تو سرے کے
 نشہ می میں لے ساقی کے ہوئے لے
 ساقی کی آجانی اب ہوش میں
 ساتھ کیا دی گامزن ناز کامیہ اعتبار
 مشن لیل لیل سرور کو لائی دامن

اس طرح اوکو دی کی ہم نہ بدلا دل کر چلے
 اب بلا سے خواہ خطا کر کا کل لے اورے

چاہے اونگہ ناز کے خنجیر والے
 جانیں کیا میرے ترے کو باہر والے
 سنبل باغ بہت بل کی لیا کر رہے
 سنس لے وہ سر بازار یہ بے آب ہوئی
 خوبوئی اون کی سکھانی جو ستم میرے لے
 تیرے ارمان کے جان ہیں ہر دلوں عزیز
 یہ تری مس کے ہی حور نقین ہوتا ہے ہر

چہ سال ب نظر میں نہ کہیں ہر والے
 بس مجھے کہتے ہیں بدنام ہی گھر والے
 چلے دو کلا میں اوسی بات کو گھر والے
 اب ترن یاری لے بیٹی ہیں گھر والے
 خیر اپنے بھی نہ سمجھیں عدو ستر والے
 یہ وہ مہمان ہیں جو بن بیٹی ہیں گھر والے
 جہاں گئے ہونے مقرر تھے اوپر والے

یہ خودی ملک متنی سیکھنی لیل لیل و آوے
 ہر شے میں تو باری کی شرم و حیا جاتی نہیں
 ہوش و حواس کی ہر گاہ و گاہ کی تہا پہنچتی ہیں
 می می تو توں کو ساقی کی ایسی ندوگان
 رنگی تھم سی ہو جہ میں ہر دم مجھ پر باغ میں
 کون جیلہ ہی جو ہر گلگیر تو سرے کے
 نشہ می میں لے ساقی کے ہوئے لے
 ساقی کی آجانی اب ہوش میں
 ساتھ کیا دی گامزن ناز کامیہ اعتبار
 مشن لیل لیل سرور کو لائی دامن

یہ خودی ملک متنی سیکھنی لیل لیل و آوے
 ہر شے میں تو باری کی شرم و حیا جاتی نہیں
 ہوش و حواس کی ہر گاہ و گاہ کی تہا پہنچتی ہیں
 می می تو توں کو ساقی کی ایسی ندوگان
 رنگی تھم سی ہو جہ میں ہر دم مجھ پر باغ میں
 کون جیلہ ہی جو ہر گلگیر تو سرے کے
 نشہ می میں لے ساقی کے ہوئے لے
 ساقی کی آجانی اب ہوش میں
 ساتھ کیا دی گامزن ناز کامیہ اعتبار
 مشن لیل لیل سرور کو لائی دامن

یہ خودی ملک متنی سیکھنی لیل لیل و آوے
 ہر شے میں تو باری کی شرم و حیا جاتی نہیں
 ہوش و حواس کی ہر گاہ و گاہ کی تہا پہنچتی ہیں
 می می تو توں کو ساقی کی ایسی ندوگان
 رنگی تھم سی ہو جہ میں ہر دم مجھ پر باغ میں
 کون جیلہ ہی جو ہر گلگیر تو سرے کے
 نشہ می میں لے ساقی کے ہوئے لے
 ساقی کی آجانی اب ہوش میں
 ساتھ کیا دی گامزن ناز کامیہ اعتبار
 مشن لیل لیل سرور کو لائی دامن

طاری

لکھن کو ان زبانیوں سے

لکھن کو ان زبانیوں سے

لکھن کو ان زبانیوں سے

لکھن کو ان زبانیوں سے

لکھن کو ان زبانیوں سے

لکھن کو ان زبانیوں سے

لکھن کو ان زبانیوں سے

لکھن کو ان زبانیوں سے

لکھن کو ان زبانیوں سے

لکھن کو ان زبانیوں سے

لکھن کو ان زبانیوں سے

لکھن کو ان زبانیوں سے

لکھن کو ان زبانیوں سے

لکھن کو ان زبانیوں سے

اور زاری کی سوا کسا سہاڑہ ہونیز
کوئی کاوش دلیں نہیں کرتا کوئے
بام پر تیرے تڑپا آئین تو کجہ دوزخین
سگر فیاضی لڑیں جیفہ دنیا کے لیے

ماز غرونی نہ مانی ہی بجا ای شہ حسن
نطق پر ٹوٹ پڑے ہیں تری لشکر والے

یہ کوئی بت اوس نہ لقا کو نہیں پائے
شانی ہی بھی ٹیٹہ گئی گزرے جوش ہر
لے جاشی تاز لطف کی بوقیدی کردین
تو اوکے تھما خوش بین آغوش میں
سوئی ہو جگلا میں مگر ہو تو جلا لائیں
جو رہ دو مخم و مکر و دغا سب میں حاضر
ای شیخ سنو میرے مروجا کی بقون پر
کچھ لطف بناوٹ کا حسد نہیں ہی کہن
افسائی تھے نادروں گنگرے ہم نے
شاداب ہوں برگ گل ترکستی ہی لیکن
خونین کفن ای گل گل لالہ تو میں لیکن
مرجا میں عدد تو ہی نہوں پیر برابر
تنبیہ لب بارتے ایسی ہوئے نایاب

گال اور وہ کی تلوسے کی صفا کو نہیں پائے
ایو ای ہم اوس لہر سا کو نہیں پائے
پر تیری ہوا خواہ صبا کو نہیں پائے
مشاق مگر تیرے قبا کو نہیں پائے
افسوس شب بھر قضا کو نہیں پائے
پیرا کے صحبت میں فاکو نہیں پائے
تے آنکے ذریعہ کے خدا کو نہیں پائے
میاختہ میں کی اس کو نہیں پائے
ظالم ہیں مگر تیرے جفا کو نہیں پائے
نرمی میں تمہارے کف پا کو نہیں پائے
شوقی لباس شہد کو نہیں پائے
ارباب ہوسل بن فاکو نہیں پائے
بازار میں عنایت کو نہیں پائے

خواب تو جلدی خیال گلخدا را آنگون
تو کمین جاگای سرنخی آشکار آنگون
ایک تو آنگون بوہن تل تھن کاوترے
حسن کے خوبی سی کس کس کا ہے منظور
آج جو دیکھا سینہ میں گل کو تو نہیں گلا
دیکھنا مایوسی میرا دین دنی کا رنگ
گر مہی اس جان جان آمد آمد سے خبر
قسمت اپنی پر فی سہی تری ظفر و کشا
جستہ بد و راج کل مشق تصور ہے
ہون وہ سادہ جوئی وعدی پریشی کا کو
کیا شب غم میں کدورت فی اور انہی جوں
جاڑی خیر نظر نوار او میرا بیڑے
ٹپکی پڑتی ہے نکا ہونسی نہائی وصال

<p>دوربان بد مزاج کو صاحب نکالے آسیب میں نہیں ہونے چکھو نکالے</p>	<p>بہتر ہے اس سے باؤلا کتا جو پالے ٹان یہ عدد ہے گر کے بلا سکوٹائے</p>
---	--

دربان بدراج کو صاحب نکالے
آسیب میں نہیں ہونے مجھ کو نکالے

بہتر ہے اس سے باؤ لا کتا جو پالے
ٹان یہ عدو ہے گھر کے بلا اسکو ٹالے

١٠

١٢٣

داسوخت فعال تطلق موسوم باستم نایخی
۹۰ ۱۲ ج۱

عشق کے نام ہی بس روح کو بزاری ہے	غم سے مہنا کین ہی جنبی سے جی مان ہے
جان و جہر سے جسے زندگی ابزاری ہے	زہر کمالینے کی برجانی کی تیاری ہے
بہرند وین کیسے نکرنا بہتہ	ایسی جنبی ہی گلا کاٹ کے مڑا بہتہ
وجہ کیا کس لئے معذور رہوں کیا حاصل	خرد و ہوش سے کیوں دور رہوں کیا حاصل
خونِ ناز کی مینِ بخور رہوں کیا حاصل	ہو کی اختیار جو مجبور رہوں کیا حاصل
زیر کیوں کیا دن کا گلسلی کاٹوں اپنا	آپ سے قصیدہ چیکا لون اپنا
آج طالعِ خیر کے قصہ کا بکھیرا ہو جاے	فیصلہ آج کے دن میرا متارا ہو جاے
مان وراثت کو گلسلی کاٹتے آیا ہو جاے	لیکوی ہو کہین جو کہے کہے ہونا ہو جاے
آج جی کسول کی مین گنتی پر آدھ دن	آج تم ایک کو جو جھکو تو مین کہہ کیوں
کیوں بوان تیرے دینی کا سبب تو کیے	بات بیڈ بکسی پہلو کس مین سے کیے
گر مہو کو کوئی فقرہ بغضب تو کیے	باتیں کھلی جو کہیں تین مین مجھ سے کیے
کیا مزا آج مین کھی جا چکا ویتا ہو	بیزبانی کا صلہ دیکھ ہی گیا ویتا ہو
آج ہر کل کی طرح ہونٹہ جیاد تو سہی	تیو ریاں اوڑا آکھین کیا تو سہی
لوگ کی لو تو سہی منہ کوئی آؤ تو سہی	مجھ سے بگڑ تو سہی چھکے بناؤ تو سہی
اور سی ڈنک ہے اب خیر خدا کلام	زنگ میرا ہے اب خیر خدا سے کلام
کطف اب آپ کو ہے تازہ ملا قانون سے	صحبتیں یہی مین بد وضعی سے ڈالو سے
اس طرف کی نہ چلے راہ بہت راتوں سے	یک گیا یک گیا دل میرا نہیں تو آج

1948

[illegible]

ہون از گزشتہ شاد و تہجارت
 دور جدی دوسون بی بی کن
 ای بندہ وار دیکھائی
 کانی من زون تری کی پیو چور
 کلوار سر میں ادھر وہ مسزور
 ملنے نہیں دیکھیں ان من فرزند
 بلو دھون نام اوردہ گو

اب سنبھالی سی سنبھلا دن بٹیا نہیں	حاصلہ ضبط کا اے دشمن جانی نہیں
آپ بلو انین حمایت کر کہاں ہیں خیار	مرد تو نے ہون براد لکانا لو کا بخار
آج دوچار تو ہوں مائے میرے مردار	ہیں جو شہو نکاح اے سرکار
دیکھئے تیغ زبان کون بکڑ لیا ہو	سر سر کر کون آج جھکا دیا ہے
گو کہیدم ہوں مگر آج دم ہر تابون	وہ گوی من جو کہا کرتا میں تب ہوں
برٹا کتا ہوں ٹان دیکھئے کیا کرتا ہوں	اتو بیباک ہوں تب ہوں کچھ ڈرا ہوں
بند تقریریں کر دو کاخن پر رہوں	جانتے ہو کہ نہیں طوط زبان ہوں
شایدار تہمتا کیجہ اچھا جو اچھا ہوگا	کیا کہانی میری حق میں ہر اک ہوگا
جو کہ ہونا تھا ہوا ہوگا جو ہونا ہوگا	کیون قلوب آئی کی بکھو خفگی کا ہوگا
ایسے آ کیو فرما کے بھجا کس ہے	آپ کیا مال میں اور آ بکا غمت کیا
جا بجا ناں میں ہے تھی ہوس کے مارے	یاد ہے شہر میں کل بہتی تھی رانی سے
لینے دینے کی لپٹا گئے تھی ہر کسے	بد چلن چہرے سے راہ گلی میں سے
سارے ہی سارے جو ہونا تھا کچھ ہوا	پاس شہلانی سے تہا تہا سہی کو بکا
میرے منظر نظر ہوئے تو قہر ہوئے	دن بٹے آئے مددگار جو لہڑی ہوئے
ساز و سامانی میری نکرتے تھے ہر ہوئے	یہ جو کوٹھی ہے بدولت میری تعمیر ہوئے
میری خاطر سے ہوئی شہر میں طر سکو	جان بچان فی میرے کیا ماہر سکو
کسے زار پنا لوٹا کر تمہیں جوار کیا	کسے دل دیکھے تہا و تمہیں لدا کر کیا
کسے ہر بات سکھا کر تمہیں جبار کیا	کسے سہا تین تہا کر تمہیں طر کیا
طرزہ کوٹھی ہی چون بتائی میں	اوہ او کوٹھی ہے جو نہ سکھائی میں

ہون از گزشتہ شاد و تہجارت
 دور جدی دوسون بی بی کن
 ای بندہ وار دیکھائی
 کانی من زون تری کی پیو چور
 کلوار سر میں ادھر وہ مسزور
 ملنے نہیں دیکھیں ان من فرزند
 بلو دھون نام اوردہ گو

ہون از گزشتہ شاد و تہجارت
 دور جدی دوسون بی بی کن
 ای بندہ وار دیکھائی
 کانی من زون تری کی پیو چور
 کلوار سر میں ادھر وہ مسزور
 ملنے نہیں دیکھیں ان من فرزند
 بلو دھون نام اوردہ گو

[illegible]

پیش ازین نیکو کہیں بات نہ کر گئے تھے	گفتگو کرتے ہوئی شکل بگڑ جاتی تھے
شرم ہی عاقبت شرم میں بن جاتی تھے	جیکے ہر دم میں نہ کی ہمیں کم لواتی تھی
جیسے تھی کہی محفل میں آسکتے تھے	آنکھیں کچھ تھوڑی مہذبہ ملا سکتے تھے
اب تو ہر روز رشتے بہن ہزاروں فقرے	شوشی ایجاد ہوا کرتے بہن بیٹے بیٹے
آنکھیں کچھ بردہ اکر گئی ہیں اب غور سے	میلہ رستا ہی نظر باز و نکا کوٹھی کرتے
گات دل لہنی کی کیا کیا نہیں تھوڑی	خلق اب تو خلعت اور سادہ بانی تھی بہن
سیکر ڈن طالبہ دیدار ہزاروں شیدا	واقعہ اب ہمیں کیوں گی جاری پروا
خیر شکوہی نہیں لطف ملاقات ذرا	ہٹ گیا ہٹ گیا دل جامی چوڑا چوڑا
آدھی ادھی انفرص جو ہو جاوے گی حور	دوسرے دیکھ کے کہہ نیکی چلو در و درود
اگیا تہانہ ابھی مل ہی گئیہا حضرت	ہو گئی تھی نہ کہ انداز سے باہر الفت
ما ز غمرے نہ ہوز ایسے بنے تھے آفت	بات اتنی تھی فقط دیکھ کے اچھی صورت
بہر بہانی تھی طبیعت مری کچھ تھوڑی	پھر گئی تھی یو بہن بیت مر کچھ تھوڑی
آپ کو زعم ہوا یہ مری الفت میں ہی چور	آج کل اس ہی جو کہہ دو نکا کر گیا وہ ضرور
ستم و جور میں جس جیسے گاتے الفت دور	یہ نہ سمجھی کہ یہ سچا ل سی ہے کو سونچ دور
خیر گزری جو طبیعت کہیں ہی تھی	آپ کے دام میں کی گج رہا ہی ہوتو
شکر صد شکر ملا آئی ہوئی سرسی ٹلے	بخت یاد و زمانہ کچھ چرخ سنگہر کے چلے
جھٹ گئی تھوڑی کاوٹ میں حضرت کر گلی	ایک لٹکی میں طبیعت ہوئی پیرا ہی بنے
خوبصورت ہونے پر اب اور ضرور ہونا	ادبی کون ملا ہی فکر کو دیکھو نہ
ایک فرامانی کہ حسن کا نشہ اور تر	خواب غفلت میں ہوا اب تک کہ سو رہی ہوں

[illegible]

[illegible]

یاد ہے یا کہ نہیں کیہ تمہیں اگلا بچہ ملا	اے بی بی یا کہ نہیں ہو ملے جو روضہ
کیا کہا ہے تو کہو گیسے تاؤ نہ بہن	شر ہو جس بات میں بات نہ ہو کہن
سینے ہوتا ہے تو ہوش نہ کیہ کیا کسا ہے	کچھ نہ بنی کی خوشی غم نہ بگڑنے کا ہے
بہن کے لمحے صاحب کا تنہا کسا ہی	قصہ خان کا جو ہے جائے وہ تباہ ہے
روئے جانے کا وہ اڑھن تباہ تھا	کچھ ہی کچھ کا اڑھن تباہ تھا
اب کسای خدا تجھ کو تھارے صورت	پہرے نہ سے نہ سر پر کیوں ہی آفت
ہو چکی ہوئی تھی تقدیر میں جتنی نیت	نہیں کے اللہ نے میرے کہہ ہی یوں نیت
کچھ نہ جاؤ کا اثر ہے یہ دکائی تہ	پہر ہی تھی طبیعت ہی خدا کی تقدیر
اوہ کہ پہر بیٹھے کیوں ہے کیا اسکا	جی مگر چاہتا ہی او سے کچھ سینے کا
خیر معذور ہوں لیکن نہو یہ اسکا کھلا	ابھی جانا ہے تو وہ کہہ گا ہی سید ہار سا
آج برسومین جو تشریف لائے ہو	طلبیدہ نہیں ہے ہو یوں نہ ہو
بہن کی ہے اگر تھکے ضرورت بیٹھو	ہو جو جو امان اجازت بل جت بیٹھو
جائے اندیشہ نہ کیہ ہی قیامت بیٹھو	پر زور یا اس سے ہر گز نہ اٹھ بیٹھو
وہ گئی بات جو تو قیر سے بھلا کر	پیشتر دور کے دروازے ہی آتی تھی
اب تو ایک اور ہی دل کھائی خاطر منظور	اب تو ایک اور ہی یہ نظر غیرت حور
ایسا انسان تو دیکھا نہیں چشمہ دیدہ	منہ نہیں جو کوئی نہ حشمت کل پر نور
اگر کوئی کی نظر ایسی چھین جائے	سانہ کی نہ کہہ بکلی ہی چھائی
شکر صد شکر کہ معشوق طر حصار ملا	جو رک صاف تھی صوف ہی یار ملا
میں جو غم دیدہ تھا محبوب سے غم خوار ملا	ان محی جنس محبت کا حسد ہار ملا

۲۱۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

حسن ہی میری وفا جتنی دیتی تھی
 تمہا عیاں نہیں مفسدہ پر وار نہیں
 تمہا میری نہیں خانہ بر انداز نہیں
 تمہا ہر جا ہی تمہا رستم کا نہیں
 قصہ کوتاہ وہی ہر بات میں پایا گیا
 ایسا انسان حسین بنی تو دیکھا نہ سنا
 تو ابھی دیکھ کر یہی بلا لوں
 ابھی وہ ماہ کل آئے تو حیرت ہو جائے
 تم جلو اس سری گرمی صحبت ہو جا
 تم سے جھٹ بنی آج اور تم بول
 عین کون پتہ ہی نام نہ لوں گا ان کا
 ستم و جبر و تغافل ہے انہیں کا شیوا
 دیکھ لو دیکھ لو انکو یہی حضرت عین
 جہت حسن بایں لو کیا کیا نہ ستائے تمکو
 بہشتیان سستی ہوئی لاکھوں سناٹی تمکو
 چاہو چ ہو کی جو اوٹنا تو بکر گرد آ
 الغرض آگ میں نہ ساگ لگائی یوں ہی
 منہ چڑھائی یوں ہی سہنس کر و لانی
 دست حرمت ہی دلہر تو جالی

مار بھی غرق ہوئی تھی ہی نہ رات تھی
 تمساید وضع نہیں مولیٰ غم نہیں
 تمساز و دوست ہمیں مرض میں نہیں
 بس سو امیر اتنی کون ہی نہیں
 نقش یا اس کے نقشے سے اس کا چسا
 نہ اگر آپ کو باور ہو یہ کسٹ امیرا
 روبرو ایسا پہلوں پہلوں کو
 رنگ تبدیل ہو گیا وری صورت پہچا
 رشک و قیاس کرے تیا کی حرارت چوڑی
 تب کہ جسے کہ کچھ کی تعریف کرو
 اب دو اور نکاح علی شوق تھا نہیں گستا
 رات مینی جو کہا تھا وہ انہیں قصا
 کیا محبت کو بشہن بہن الفت ہیں
 قلعے اسے لگائی کہ رولائے نسکو
 منہ ہی تلتی رہو کیہ بات نہ آئے نسکو
 کوئی نہیں بول جیہہ تکیا ہی متعلق ہیں
 بیٹو جب تک یونین جیہہ کی سہی یون
 جاب شور و مکی تے ٹہا ہی یون ہے
 اور یاد رہے کہ دل کے پیچھے ہونے

411

[illegible]

قطعات

ایک بیان نہیں ہے نہ تائبان ہوں
 کیلئے سبک ہو چکے ہیں چھپا چوسنے
 کیوں کہ جانی ہو سرور پر اوٹھا و لوٹے
 راز باج حال جو کہ دل کا ہے لا و لوٹے
 کہد و جلد نہ خجائے گئے تھے تکرار
 ملنے کا جسٹون گھر اوگے مجھ سے پہر
 خواہ ہو کر نہیں پر اوگے مجھ سے نہ پہر
 سے وہی لیت و خوار تیرا دست پر
 عزم کا نسخہ نہیں کہا نیکیو آئے عزم خوار
 آگے کوسے نہیں کچھ فکر ہے دفعہ سوار
 اب تو گراہ کوئی نہیں ہمراہ نہیں
 پاس اپنے نہ بھرتا ہے کوئے خاص خاص
 یاد آیا مجھے اوستا و کا اس وقت کلام
 قرعہ فال بنام من دیوانہ زوند
 دل لگی کر چکی مری سے شہر اسے ہے
 جھپٹل سدرم کی خوشامد ہی بان آئی ہے
 پہلے قصہ تو اسدی بکریا ہی محان
 دنگہ محان کروں جی تم کہنے سے
 توڑ و ٹکلی کو نہ منہ موڑا کیلئے ہے
 یاد اچھی کو کے بھولی سے نیا کالی

آپ شریف جو ہی میں تو بکر اچھو
 و چراغی و زاری کی تباہ تو سے
 غش کے آثار میں کیوں ہوتی تھی تو سے
 دل ہی تباہ جو بیتا نہیں کہا ہی
 میں جو کہتا تھا کہ بچتا اوگے مجھ سے پہر
 ادھرتے گزرا اوگے مجھ سے نہ پہر
 کیوں ہی کہتی نہیں ہی ہی تھی تکرار
 دعوتیں نیکو رہتی تھی جو ہر دم تسار
 نشے پانی میں جو بھولی تھی شریک ہر کار
 وہ ہوا از نہیں میں ہوا تو از نہیں
 رنگ صحبت کا جو بکر اچھو تو ہوا یہ انجام
 صلح کا مجھ سے بعد مجھ جو ہوتا ہے پیام
 بالافت نہ کیا جبکہ حریفوں کیلئے
 خوکھٹے نہ ملنے کے تم کہتے ہے
 پر نہیں کیجی دینی و خود رائے ہے
 مکش اس حال میں ہی رہت لکھن
 بر اوٹھو اوٹھ جاؤ کہ سے سینے سے
 زہر کا نام نہ لوٹنگل نہ جینے سے
 اوٹھو کہ جاکے اچھی حال سامان کو

ایک بیان نہیں ہے نہ تائبان ہوں
 کیلئے سبک ہو چکے ہیں چھپا چوسنے
 کیوں کہ جانی ہو سرور پر اوٹھا و لوٹے
 راز باج حال جو کہ دل کا ہے لا و لوٹے
 کہد و جلد نہ خجائے گئے تھے تکرار
 ملنے کا جسٹون گھر اوگے مجھ سے پہر
 خواہ ہو کر نہیں پر اوگے مجھ سے نہ پہر
 سے وہی لیت و خوار تیرا دست پر
 عزم کا نسخہ نہیں کہا نیکیو آئے عزم خوار
 آگے کوسے نہیں کچھ فکر ہے دفعہ سوار
 اب تو گراہ کوئی نہیں ہمراہ نہیں
 پاس اپنے نہ بھرتا ہے کوئے خاص خاص
 یاد آیا مجھے اوستا و کا اس وقت کلام
 قرعہ فال بنام من دیوانہ زوند
 دل لگی کر چکی مری سے شہر اسے ہے
 جھپٹل سدرم کی خوشامد ہی بان آئی ہے
 پہلے قصہ تو اسدی بکریا ہی محان
 دنگہ محان کروں جی تم کہنے سے
 توڑ و ٹکلی کو نہ منہ موڑا کیلئے ہے
 یاد اچھی کو کے بھولی سے نیا کالی

ایک بیان نہیں ہے نہ تائبان ہوں
 کیلئے سبک ہو چکے ہیں چھپا چوسنے
 کیوں کہ جانی ہو سرور پر اوٹھا و لوٹے
 راز باج حال جو کہ دل کا ہے لا و لوٹے
 کہد و جلد نہ خجائے گئے تھے تکرار
 ملنے کا جسٹون گھر اوگے مجھ سے پہر
 خواہ ہو کر نہیں پر اوگے مجھ سے نہ پہر
 سے وہی لیت و خوار تیرا دست پر
 عزم کا نسخہ نہیں کہا نیکیو آئے عزم خوار
 آگے کوسے نہیں کچھ فکر ہے دفعہ سوار
 اب تو گراہ کوئی نہیں ہمراہ نہیں
 پاس اپنے نہ بھرتا ہے کوئے خاص خاص
 یاد آیا مجھے اوستا و کا اس وقت کلام
 قرعہ فال بنام من دیوانہ زوند
 دل لگی کر چکی مری سے شہر اسے ہے
 جھپٹل سدرم کی خوشامد ہی بان آئی ہے
 پہلے قصہ تو اسدی بکریا ہی محان
 دنگہ محان کروں جی تم کہنے سے
 توڑ و ٹکلی کو نہ منہ موڑا کیلئے ہے
 یاد اچھی کو کے بھولی سے نیا کالی

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
اشعار متفرق از دیوان تلف شده

سہر دلوان مری طغز بنامہر نبوت کا
اوڑ بھائی ریحان ہی اونر نگاہ و تھا
تخلیف در پردہ کسی کہی کہتہ کراہ اوڑھا
زینت اوس مجلس میں چشمہ ہو گیا
ہزار شکوہ مرانالہ را بجان نہوا
ملاتی اگر ز تو کسی در نہیں آتا
شرح کامنہ و سکے آئے ہی دہوان چو خار
جو گردون غرہ چشمہ بتان برجامی نکا
جاکم اوس کوچی میں ہونچ بایسان چو جاگر
نطق تم چپ ہی رسوا بھی بخان ہو جاگر
نوبت باین سید کہ آخر نبون ہوا
یوچی مران کیون کوئی بجا عشق کا
نئے غم کی کو بیان ماتہ ہی ملتی دیکھ
قطع امید کی گلزار نہ تھا
ایک سے ماتہ میں لگا نہ رہا
نور الماشہ کہ پڑ انرا
واہ کے بخت کچھ لگا نہ رہا

لکھا کلک عقیدت سی جو مطلع نعت حضرت
 رخصتا ہے نقا جان شکرہ اوٹھا
 ابرشاعوی تو کیا ہی گراتے باتیں
 دلا جو نسی جسم جو گلہ رستہ ہو گیا
 سنا خدائی اگر تھے اے بنو نہ سنا
 قارون تو قارون ذرا غرچہ کو دبو
 دقوی نخل فروزی سیان بیو جا بگا
 خوگر پیدا دہن کیا او سکی گردش شیرین
 کیا خیرتی حکیم بن بی بی کا قاصد خورشید
 ربط دشمن کی کر نیکی چرچی خود او کی طیسر
 آقا عشق میں جو کچھ ہوں اس کا
 تان ایسی ہی نہا لگا وہ بد مزاج ہے
 طبع و حرص کو ای نطق نہ پہنچا
 مدعی کیا ہیں برعسا نہ
 مجھ میں قاتل میں ہ جو قصہ تھا
 تم نہ آئے اگر اوٹھا تیکو
 کیا لگاؤ دوسنے لاگت جی

[illegible]

تیرے کہے میں ترپنے کا سبب چھوٹا
 مائی یہ گردالم مائی ہنسی بہر خاک
 دیکھنے والو کو سرائیہ سودا سٹھرا
 قاتل سے مدد میں ہی خون کے عزیز
 کیا خاک میں لطف اوٹھا یا شب وصال
 کس نے نہ سنا لایا مجھے غفلت نے ذالہی
 اس انقلاب الیہ پروردگار ہوتا
 طفل تیرا تب ہی میری عشق میں بجا رہا تھا
 شے کے چھنے کی صدا پہونی تھے ہم
 بگڑتے جو ہو یا سیسی بیار چھوڑا
 اکیلا عدو پاس شمع سے
 نہ اس سے چھوڑا تو پیر کیا کر دین
 مزہ ایک پیر وئی تکرار میں تھا
 جیسے وہ روٹھ گیا ہی کہی من جانی کا
 چربے سی می شمع کو دلا لاسی فلک نے
 اوس شمع تک چھچی مائی نہیں مگر
 کہتے ہیں وہ تھے جو جو دعویٰ نیاز کا
 احسان نہیں سہی نگہ دل و لہوا ز کا
 سٹھری جو نارسا ہی تو ماتھو تک کیا کلا

تھا اسی خاک پر آفر میں بسمل ہونا
 جسکے قسمت میں تھا ای قطن مراد ہونا
 گیسو کا شب خواب لینا سٹھرا
 بعد انفصال کے ہی کھیرا لگا رہا تھا
 شب بہر بھی تو ضعیف کا دہر کا لگا رہا
 مردہ بھی ہے خبری کو نہیں باتا
 وہ دوست دھنوکا یا روٹھا یا رہتا
 اضطراب میں جھینس میں انگوڑا تھا
 اور وہ فوج خزان کی فتح کا تھا تھا
 جو ضد دیدی ہو تو ویدار چھوڑا
 تیرے تیری عصمت پر ای یا چھوڑا
 جلج سے رقیبوں کی سو بار چھوڑا تھا
 غضب کیا اوسنے انکار چھوڑا
 یہ نہ اسے غیر سمجھا کہ ترایا رہا تھا
 جلنے کو مری خاک سے پروانہ بنایا
 کیا نجات ہے پرسوختہ پروانہ بنایا
 آسمانی حرف ذرا شے ناز کا
 ممنون ہوں کاوش مرثہ مائی از کا
 میں شکوہ سنج ہوں تری زلف دراز کا

[illegible]

کیمو کر کے بوسہ عجب جو کافی نہیں عجب
 ارجحان گال کجی بن چین جیسے کب
 ساتھ دم کی ہی بزرگ سرخ لہجہ نظر
 کیا قیامت وہ قد و روح لای نگاہ
 کیا اشاری کیا کنای یا رک برتین
 پانی پانی اوس رخ رنگین آگی ہوگی
 نہ بہت غم کلا بڑا ہے اب
 میری کیا شامت تھی بلوانا اگر جان
 کے تھی ہنگام خزان شیخ زمانہ سبیت
 قحی کی مانند دلچ ای بی بی نوش بہت
 جانی وہ ماہ کدھر کسی کشش کا مل ہو
 پہاڑ کر کپڑی ای گری نکل جان کا
 یاد آیا دیکھو اب صبح کے مجھ کو شفق
 سو جاگے بدن زار ہے بل کماٹی ہوئی
 رک گیا پردہ تری لیکامی کے باعث
 کیا کرین شکستہ جبکہ حلاوت ہی نہیں
 کہیں جو قیس کو لیلی کا سن لیا جنون
 یہی ہے جہین کہ اب بوسہ مانگ کر کماٹیں
 کیا شکوہ کروں ای دل نا کام کسی کا

جت نہیں ہے عجب وہ ہی نہیں عجب
 بوسہ میں چوڑ دیگا تھاری میں کب
 موج سان اخل ہی کیت نہیں چوڑا
 شور ہے ہر سو وایتی برآ یا آفتاب
 کلیات حسن میں یہ بیت دہلی پنجاب
 خود بخود کجی لگا گلشن میں لک لک
 اسے فلک خوف امتیاز اب
 ساتھ اسے میری گھر دمن گولائین
 ہر بہرائی کرین ہر معان ہو بیت
 آ لیت جانی تھی نشہ تھے جوش بہت
 مثل نالی کوہین کھولی ہو آغوش بہت
 مثل نہمت کی ادباری ہو جوش بہت
 خون تاتا فلک اس کی جھت کھوت
 ہو گیا لٹ کی غم زلف میں پس لٹ
 نیل چپ چپ گئی بوسہ کو کسی کی باعث
 تو تو بہر حرم شاتا ہے کسی کے باعث
 تو بہر کر گیا شکر غمے ساربان کیا
 تری زبان سو مزی دیکھ لگایا کیا
 منہ نوح لی غیرت جو میں لون نام کسی کا

کیمو کر کے بوسہ عجب جو کافی نہیں عجب
 ارجحان گال کجی بن چین جیسے کب
 ساتھ دم کی ہی بزرگ سرخ لہجہ نظر
 کیا قیامت وہ قد و روح لای نگاہ
 کیا اشاری کیا کنای یا رک برتین
 پانی پانی اوس رخ رنگین آگی ہوگی
 نہ بہت غم کلا بڑا ہے اب
 میری کیا شامت تھی بلوانا اگر جان
 کے تھی ہنگام خزان شیخ زمانہ سبیت
 قحی کی مانند دلچ ای بی بی نوش بہت
 جانی وہ ماہ کدھر کسی کشش کا مل ہو
 پہاڑ کر کپڑی ای گری نکل جان کا
 یاد آیا دیکھو اب صبح کے مجھ کو شفق
 سو جاگے بدن زار ہے بل کماٹی ہوئی
 رک گیا پردہ تری لیکامی کے باعث
 کیا کرین شکستہ جبکہ حلاوت ہی نہیں
 کہیں جو قیس کو لیلی کا سن لیا جنون
 یہی ہے جہین کہ اب بوسہ مانگ کر کماٹیں
 کیا شکوہ کروں ای دل نا کام کسی کا

کیمو کر کے بوسہ عجب جو کافی نہیں عجب
 ارجحان گال کجی بن چین جیسے کب
 ساتھ دم کی ہی بزرگ سرخ لہجہ نظر
 کیا قیامت وہ قد و روح لای نگاہ
 کیا اشاری کیا کنای یا رک برتین
 پانی پانی اوس رخ رنگین آگی ہوگی
 نہ بہت غم کلا بڑا ہے اب
 میری کیا شامت تھی بلوانا اگر جان
 کے تھی ہنگام خزان شیخ زمانہ سبیت
 قحی کی مانند دلچ ای بی بی نوش بہت
 جانی وہ ماہ کدھر کسی کشش کا مل ہو
 پہاڑ کر کپڑی ای گری نکل جان کا
 یاد آیا دیکھو اب صبح کے مجھ کو شفق
 سو جاگے بدن زار ہے بل کماٹی ہوئی
 رک گیا پردہ تری لیکامی کے باعث
 کیا کرین شکستہ جبکہ حلاوت ہی نہیں
 کہیں جو قیس کو لیلی کا سن لیا جنون
 یہی ہے جہین کہ اب بوسہ مانگ کر کماٹیں
 کیا شکوہ کروں ای دل نا کام کسی کا

[illegible]

تشریف فرما سے عازم ہوا گل احمد
 تھوڑے وقت میں جہان میں جہان میں
 عزم کیا وہ گاؤں کی گھونڈاں زوردار
 خیر و خیر کا افسانہ بن گیا ہم سب
 اونی سیرال اور سب
 دشنام نہیں ہی جی جی
 آتے تو دل کے ہوتے جان کا راز
 آتی ہمارے گرد و قریب کے تھے
 انعام ہوا تھی کل ہنس میں غنیمت
 تیرے ساتھ ہوا یہی ہوتی گوئی کو ہم
 شادی جیسا کہ تیرے ہونے میں
 شکستہ کی نسبت وصل کا اقرار کر دہم
 بیٹھو نہ میرا سبیل کے نہ رکھو
 تم ہو جو وضع دار تو ہم بھی ہیں
 لطفان بخش جانان تیرا ہم مجھ ہیں
 بتا دین ہم نہیں متنازع کیا ہم مجھ ہیں
 بہلا قابو میں لاکھ وعدہ تھی تو ہیں
 نہیں باقی میں گو فرم نہایت تو ملی نہیں
 دوزخ میں تیری سب سے مرکا کج طہین

ان دہی باندے گا گستاخیں ہوا
 بس جو کہ نہیں لگی تار تو ان
 ہلکوی کیا یہ ہم جاوہر ان دل
 اسین اچھا تھا شریک او میں ہم شریک
 جس میں ظلم اسی تمام
 ہو سہ عدد کو حاشی شام
 کہہ دیا میں ہوں دل میں بیکان
 کیا جانتیں سکتی ہیں تصویر میں
 سنسور ل ہو دو جاہر ان اس میں
 جانیں گی اور لائیں کے حوت فلک
 غرہ بکارا دھماکہ ہیں حاضر ملک ہم
 جے آس نہیں منسلک جو انکار کو ہم
 ضائع نہ ہو ہیں شربت ویدار کو ہم
 تمکو خفا کی تیجی تو جھوٹا کی شرم
 ترے آگے سیجا کو ہی جو گناہ مجھ ہیں
 ہمارے نقش نقش کا خا کا ہم مجھ ہیں
 اری ہم بڑھل سب تیرا فقر ہم مجھ ہیں
 عدد و بر دیا لکھتے ہوتا ہم مجھ ہیں
 آنکھوں کی تکیا میں تیلی خیا کی ہیں

[illegible]

بابت محظوظ ہو کر تو مل میں نکلتے ہیں
 ایک نو سب سے پہلے تو صفر سے دس کرتے ہیں
 محظوظ ہو کر مری کیم نم کے پردے میں
 جو میری موت پہنچی ہو کیم کی پردہ میں
 ہوئی بھی شکل دل کو درم کے پردہ میں
 کوئی تو پردہ نشین ہی حرم کی پردہ میں
 زمانی ہر کے گویا خوبیاں سب جمع ہیں
 مگر کیم ہی روحانی پیر مع جم میں
 جو کشن طبع میں چھائی جامی نہیں
 دہن میں گفتگو چھائی کیم نو سب سے ملوں
 گویا کسی چراغ میں کچھ نور ہی نہیں
 وہ ہن ہن کر رہیں منظور ہے نہیں
 کہ جان پہنچ نہیں باس کیا نکار کین
 اب تصور امید کرم رکھتے ہیں
 بیدار مانی سی لگاؤ کی پہلی تاب نہیں
 یاد داسی شام تم میں
 لگا دودل فی رات کا جل جہنم نہیں
 حسینوں میں یوں متاثر جیسے ہر اک میں
 اک ایک کو اک ایک سے لڑو امین نہیں

با رخ میں تہا وہ جوش ملا حسیہ پاکیزہ
 دیکھ کر تنگ ہیں در ہوس کرتی ہیں
 نہ چہرے نہ ہنسی جانی ہولانی کو
 علاج اسکا کر نیگے خواب عیسے کیا
 لکھی تھی تخت میں عاشق کی فرہی شاید
 جو دور درمیشتاق لوگ آئے ہیں
 شکر ہے کیا کلمہ میں نکات کیا بسیر میں
 بڑا پی ہیں ہی ہر مہیچا شان پر ایک عجب ہی
 شیوہ تقلید ری طبع گرامی کا نہیں
 اگر اوس خمی خمی گل کی بانوئی علی العین
 جاتی ہی تیری ہو گئی بے رونق نہیں
 پوچھو نہ انتظار کے لذت کے وصل پر
 وہ گور نہ یہیں کی شرمسار کرین
 آرزو اس سن بتی فیض ہے ہم کہتی ہیں
 لاکھ تیر وہ اوی ہو کہی ہیں جان لاکھ بیان
 آہ کا لامنتہ ترا صبح فراق
 شیر آ رہے جا کر بنج مہر بختاں
 تمہیں نکل صنوبر خوش قد و نعل شیراز چا
 لڑا وکی سر زخم غصبت نکٹین ہم نکٹین

۳۳

صاف صافی تو شکر منسوب
اعلائی مصلحتی معنی مستوف
شیطانی سستی طعنه ایستغفار
خیر جانان حسی غیبی عارفان
رکنی خورشیدی جبهه برپایین
در کمال اول سجده پر زاریان

اسدم جو تونی کی طلب ہو سہ نہیں
 وہ کہ اوٹی جو کچھ تو کیا کرینگے ہسم
 فرقت کی شب جگاتی تھی داؤنی آج
 فریاد وزاری و شش و کو شش و قلق
 نگہیں نہ کی چرانے سے
 تری غفلت سی سے غافل کثیر
 گھر بھی جاگتی ہیں سر رہ بھی جاگتی ہیں
 جی ہی ہیں جانتا ہی آپہ گن ابکھوئی
 رنجی ہی رنجی نظر آتی ہیں اسی پردہ میں
 دیکر جواب آہ کا وہ واہ سے ہمیں
 تراہ تراہرا ہو کہ کیا تو یہ بشر اب
 تیری برق صبح بیکار آکھیں جو گن
 تیر ہی برو ہو گئے برکشہ مرگان ہو گئی
 وہ گاہ تازہ ہی رہ کی تیغ آبدار
 جہان کی بو سے طلب کچھ وہین کی نہیں
 یاد آگئی ساغومی کی نگہ کی گردش
 صحبت آدو گان میں پاک نامن پاکیز
 تاجی جن آنکھوں دیکھا نہ نگہیں سون
 وعدہ وصل میں عشق کی عمر گزیر

جی چاہتا ہی لی لون تری ہندی ہیں
 کس آہ سی ڈرائی جس میں اثر نہیں
 نگہ کہ گدگد سامری زیر سر نہیں
 ای بخت بد کسی من دراہی اثر نہیں
 او رہی دلمین جاو تر تین
 آرزوین جوان مرتے ہیں
 کچھ جوانی میں جی چاہیں چاہیں ہیں
 ہامی کس تازی دو چار گاہیں میں ہیں
 گن گاہوں فی یہ دیوار میں ہیں کی تیر
 بوئی درار ہی تے اسی ہسی ہیں
 محبوب کر رہے ہیں شب ہ سے ہمیں
 و گینا تو خیر برا سے یا آکھیں گن
 او کی نظریں پر گن ہزار گن گن
 کردیا لجان و وجب چار گن گن
 سنجی بس متحمل ہم انہیں کی نہیں
 اسی بادہ کشوٹان بھی لینا کر چلا میں
 خاک سی بیانہ آئی چادر مہتاب پر
 اونچا یہ حال ہوا خون وہ رہیں برہون
 آپ بیدار رہے تھیں سوین برہون

۳۳۳

ایں جگہ پر لکھی ہوئی عبارتیں اور حواشی، جو اصل متن کے ارد گرد اور نیچے لکھی گئی ہیں، اس کا مطالعہ بھی دلچسپ ہے۔ ان میں مختلف اشعار، نعتیں اور تاریخی حوالے شامل ہیں۔

[illegible]

آؤ گا گامری حبیب میں کوئی کہہ
 ایدل ہے خیال یا موجود
 ظاہر نہ سوزش درونے
 باقی کے مجھے دی کچھ تو بوسے
 شوق دیدار پریشان نہ تھی ہر چنان
 جسکے انگڑائی میں اٹھا تو ہوا کلمات
 گنا گنا نہ شکستہ پہ گلے سے دیا
 تیرے فرقت زدوں کی صبح نہیں ہوتی ہے
 باقی یہ مجھ کے دن وصل کی شب کی جگہ
 کیسے رہ جاؤں گے دن کی کہ کما مان باندھ
 غم نے رات لیا ہو گاتھے یاد نہیں
 مجھ کو کیوں کو کہنے پر نکلے ماتہ
 میرا تم سمجھ دو بھی نہ آسو بہاے گی
 ہو لاسا اظہار ہے لیکن غصہ نصیبی
 قاصد کہا ٹرک میرا خط شوق اور ہے
 وہ سب کے شوقی دہری ہو گا
 یہ کاجی کہ نہیں گرائی ہے ہے
 دزائے تکلف میں دس شوق
 نہ لب تکی پہنچے تو آہ صغیف

ایدرست جنوں فرالگی رکھ
 فرقت میں ہی دل لگی رکھ
 یہ آگ دلاؤ راہ بے رکھ
 بی صد کمین قائم ایک ہے رکھ
 میری نکسین کنی تہی بن کہ بیدید
 ماتہ خالی ہی تراے کوئی تلوار کاٹا
 سر جھائے ہوئی جانی بن اب بایں
 مر رہی منید تو موت الہی کہاں
 اسی فلکِ بحر سے تولیتا ہی کیا
 کسکے جوڑا تو خدا کی لیے ایجان
 سین کہاں ابو کہ کہاں خیر ہے ہتار
 فریاد کا این ب گیا تہر کے تلے
 پروانے بھگوانے جلانے سوخا
 تھوڑا نہ اوسے سمجھو نہ گل میں
 کچھ خبر سانسوں ہی مہل میں
 وہ جبریلؑ ٹرچے تو بڑی روئی
 مگر کوئی خسرت نہ رہے گئے
 سجاوٹ و دلن کنی بری ہ گئے
 دین کنی دل میں اسے رہ گئے

بجای آنکه او را بگویند که این کتاب است و در آن کتاب
و ساری از آنست که در این کتاب است

۲۲۵

[illegible]

تخلیف شب غم کے ہزار و نکون نمبر ہے
انکار زکونش قدم میں ترے شہد
اجہا کہ میں نے ہی اسی خلق تو غم کس
آغوش میں آؤ بھی مشتاق میں صلت کی
کبھی وہ جو ہو کر مزار تو میں گزرا
اثر کیا کریں تالے بہت تنگ کیا تے
مری چشم تر بار وادو سکی لی گی
جو ہم مٹنا ہے وقت دل کی کلائی
غبت فی مجھ کو بنایا ہے سایہ
نالے کے ساتھ عشق گل ترین جان و
غیر دکھو متہ لگا کی نہ کرنا تہا بی ادب
آغوش میں شوخی کی ادا اور ہی کی ہر
بیدا کو رو تا ہوں کہ ایسا ہی عدد کو
وصل کی رات در انداز و محل تہی کہتے
لو ایسا بوسہ پیر و دل میرا پیر دو
ای جذبہ کی اونسی تو جبار اسلام عوق
گم ہٹا ہی ہر نگاہ سے طو مار انتظار
زنگ اس پر ہی کے لانی ہی ہی خلق گیا
مری گھر حیدہ جو اسبابہ عوق

معلوم فرشتوں کو ہی تارون کو خبر ہے
غیر و نکی بیان جانی کے یارو کو خبر ہے
کب میری نصاحت کی گنوار و نگو خبر ہے
بہت سے نہیں اونہنی بنا نزارکت کے
تو مردی علی افس سچا کے پیچھے
اوجہ جانی تہن تیر لگا کر پیچھے
پڑی بات وہو کر جو دیا کر پیچھے
طریہ میں نیا دان وانا کے پیچھے
میں ہوں ہر جگہ شمع غنا کے پیچھے
بلبل یہ بات نام کی ہی حوصلی کی ہی
خونی حضور آپ یہ چو چلی کے ہے
یوسی میں بگڑنی کا مزا اور سی کچھ ہے
نہ مجھے ہو کچھ اور گلا اور ہی کچھ ہے
ایک از انجلہ نہ مردار نزارکت بھی سے
مجموعہ میں گون نہیں جو منہ گائی پکو
کرا لٹاس جلی بلا یا ہے آپ کو
کچھ اندون مرے سے تنہا ہی آپ کو
میری غل تو کیا تہی یہ خونی گلی کی ہی
فدا ہی آمد سیلاب ہوتے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

وہی ہے جو کہ ان کے لئے ہے

[illegible]

عبدی کی بی بی

دو روز نسبت مجھ سے تم آتش چہرے
ضعف نے چہرہ بختی تاں افسوس
سویا نہیں ہے کوئی فرقت زد دوستی
فرقت کی شمس مارا کن کن افق تیرے
اُڑی تکیا کنانی لہر سا گوہر بختی
بیشمار جگر بین پہلوئے دل کوئے ہوئے
آئینہ دیکھ دیکھ کے وہ منہ چراتی بین
ہونے کوئی جزیرہ تری شمس غایت
دل کو پسند اسے ستم ایسا ہوئے
کیا او کا نظارہ ہو عیسر کسے ڈر ہے
آندری لب شنگی بوسہ شہر وصل
مبادا اگر ان گوش نشان کریم ہو
تری رخ آئے نبو جی کوئی
جسمیں میں بن شہر منہ لے
ای کل آنچکھ او کی تکیا نہیں
گدگداتا ہے مری دل کو خوشا لطف نثار
سمن گل میں کمان جل تو صبا کیا جانی
جھکاتے ہیں غفلت نمی گزرنے ای طلق
خود حق جسم سے جیسے کیسے جان کجے

جہ کی کھڑی ہی ظاہر جام سے
 واہ کی لپٹے ہیں تم آرام سے
 تہکت تہکتے مر رہے ہیں سب آہ کر کے
 مرنے ہوں تہہ زخموں کو آہ کر کے
 لکین بانی پائے عاشقی کو تہہ زخم
 مارا اتھاری تیرے ہر زخم سے
 اللہ سے عذر کر اپنے سے ناز ہے
 دیکھی نہیں تھے تہہ زخم و غصہ تہہ
 پیدا و خود تلافی پیدا ہوئے
 کرتے تھے نظر رہے ہیں تہہ زخم کی سبب
 پئے رہے ہوں ہی اللہ سے تہہ زخم
 بھون مارا تہہ زخم چاہتے
 دو کانہیں ٹپھل سترتی تنگی
 نامی طاقتی تہہ زخم کے
 سیر کلا میں تہہ زخم لطافت کے
 کچھ تبسم سا جو تہہ زخم خاموشی میں
 ناز کی وہی جاو میں تہہ زخم پر دوں تہہ زخم
 دل میں حکمت ہی اشعر گہر گوش میں
 فراق میں گنیدہ تہہ زخم خواب بجا ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

آہوئی نہ نکلا آہو جس سے نکلا
کہو لی گئیں جو فصدین شعلہ بدنی نکلا
کس نے تین نکالا ہم خود جلتے نکلا
مانند شمع مردہ اوس طرح ہے نکلا
زلزلت ایسی شوق سانی کا لڑائی نکلا
شہد بھی ہوئی وضو جو سبائی نیات ہے
ایک اد احسن کے عتاب بھی ہے نکلا
پرچان میں چوری کی عادت نکلا
جو شمع دل کی تسلی کی لٹی نکلا
سنے کا ہنسی ہے ہنوا جی چین لیے نکلا
سجنت خانہ خالق ہی ہے نکلا
نقطہ لا جواب تو بھی ہے نکلا
سازہ ناف کی ٹٹنی کا ہی کر کے لیے
جگہ نہیں ہے جہان خال غمخیز کے لیے
آغوش کی گون بہن بوسہ کی ڈھب سے
بدن آفریں ہم یاروں کا ہی نکلا
اوسکار غم کو موزہ غم کو لذت دل پر نکلا
شمع تو مجھ ہی پر اچھی ہے اوس فخل میں نکلا
جو نہ نکلی آنکھ سہی وہ بھی ہماری لمبن نکلا

اول گیسو دیا آگے بونا فہ چوڑا ہاگے
 سودا یونکی تیری لیں آگ ہی بہرے
 غیر و سکا منہ تھا کہ تیری جو کئی ہر
 رو د ہو کی جل جلا کر آخر کو تیرے چھاکر
 حال میں ہے کہ چشم نقش باہنہ ہی
 کیا کیا تھا ہکونا کہ روزہ گزار ہے
 بات نہ بگڑو کہ جانتے ہیں ہر قسم
 ہر چند میرا دل تو چرانا صاحب
 وہ سنیں یا نہ سنیں ہر غم نہیاں کھو
 اوسکا احسان نہیں بوسی سو دینا
 مان خرابی میں میرا اوسکا تیرا
 اسی بن قل ہے انتخاب نہیں
 شب مصال تمنای سکناری پر
 بہنچے آرزوی بوسہ آہ اوس لب لبی
 نازک کروٹوں میں ہیں وہ محض کے
 میں لاغر تو کب کا فنا ہو چکا
 وآہ وا کیا تازہ بانی خیر قابل میں ہی
 سخت میں تو نئی یوں تو خیر جلد ہی مگر
 ہر نگاہ تازہ ہی جس حور و ش کی دین

[illegible]

قطعه ششم
 در بیان فضیلت
 و برتری حضرت
 علی علیه السلام
 و در بیان
 فضیلت حضرت
 فاطمه علیها
 السلام
 و در بیان
 فضیلت حضرت
 زین العابدین
 علیه السلام
 و در بیان
 فضیلت حضرت
 باقر علیه السلام
 و در بیان
 فضیلت حضرت
 محمد باقر علیه
 السلام
 و در بیان
 فضیلت حضرت
 مهدی علیه
 السلام

لمحہ شمس الضحای فصاحت شمسہ بدو الدجاسی را غبت اعنی تقرظ کلیات نطق لیکل فارس مضمار
ذوات شمس حافظ سلطان محمد صاحب سلطان محمد صاحب اصفہانی و آیت امیر صاحب حیدر ایتانو
پیس کا گوری برادر خرد مصنف سلسلہ

آئندہ یہ سبالی صاحب قلمہ کا کیا کلام ہے فقیر نے لاجواب کا کلام ہے حضرت کو ابتدائی شباب سے ذوق شعر ہوا
تیسرے سے پہلے تک کہ کلمہ ترک کر گیا خال کر فتنہ شمسہ صاحب صبر سے اصلاح فی کلمہ بنی معنی بروی کی داد دی
لکھنے کی مثال کا خوش ترغیب انداز ہوا تین غزل کو آسمان پر بڑا ہوا بندش حیت استعارہ لطیف و درست فکر بلند
زبان شمسہ و لہند آمد کی آمد اور دندار و لکڑا الفاظ کا کیا خوب فزیرہ کلام غوغا ملہ بندی کسی ہم غلامین کی
باندی کی ہی بہترین شہدیت ہے کہیں نعرہ عاشقانہ ہے کہیں ہر و مرزا کا انداز کہیں فوق و عالیہ کا رنگ کہیں مضمون
شبیہ کا پرواز کہیں ناسخ و آتش کا ڈھنگ کا لکھنا کلام کی کہیں نہیں غلات فارسی رنگ نہیں پہنچاں ہوگا آفا
مستطیع کہیں متروک جو بیت طبیعت یہ کہ بندش مضمون کی ساتھ حاضر رسائی خیال یہ کہ مضمون پہنچاں ساتھ حاضر
کہیں غرض نہیں وقت نہ پوری نہیں کی غرور نہ پوری آدھرا حساب کی باتوں پر کان آدھرا مضمون کا دہیان آدھرا
بان کا جو آج دہر شعر و آواز انسان کو بہت لوگ جانتے ہیں کہ تو کائنات و ذکاوت کو تو ہی بنی مثل شعر خائیش و
غور و غیب کی جبری خوشنویس ہیں جب حضرت نے بغیر ترک کیا تھا اس کو کہنے لیا کہ مبادا یہ جو کچھ گرا نا ٹلیف ہوگا
تو یہ کہانی نہ آئے اور بددہر بعد کمال ہوا اقبال کا خیال ہوا آخر طبع صبح صادق میں بن گیا خاتمہ شمسہ فزیرہ میں
سہی ہو گیا جانتی صاحب کی و دولیہ خط کی خوبی کسی کی تعریف کروں نقاشی یا صنایع کسی کی کی دادوں
خط و کلام و جبینان ہو تو لوح نگارین نقش و پشانی جبینان ہو تو اصل آج جب کیا ہوا شمسہ بدو الدجاسی صاحب قلم و علم
حضرت مصنف کا از شرق تاغرب نام ہو تا سچ نامی ہوزون جو کلمہ بنون کی نوک پر قلم طبع ذیل میں قلم بین
واقع ہو کہ کلیات ہذا کی شہدہ اجری میں تبدای ہوئی اور جو بات شمسہ بدو الدجاسی میں تھا ہوئی قطعات میں جو
۹۲ و ۹۳ کا اختلاف ہے اس کی بھی جہ صاف صاف ہی جس نے جب خبر لائی اپنی تاریخ ارسال فرمائے فقط

قطعیہ تاریخ از حافظ صاحب مدد روح الصدور تقرظ

سبحان الدہر چشم بدو دور کیا حضرت نطق کا سخن ہے سلطان یہ سال طبع لکھئے دریا مضمون کا موج زن ہو

ولہ

ہو چکے تیار دیوان ایسے کہ لفظ و کلمہ بجا نطق فصاحت لکھی طبع کی کلاک سلطان تاریخ بہ مجموعہ عجیب نطق فصاحت
قطعیہ تاریخ بقدر سامنی بنیہ و پشمال شاعرانہ خیال نہ مقبول حمید صاحب محمد شخص بدو اور طبع لکھئے
بند الحمد الطبعی یا فصاحت سخن طوق ستر بار سخن و لکھنا تاریخ خوبست نگار مطلع و قطع بہار سخن
ہوئی الطبع لکھ دیوان کا کہ جو باوجود دیار سخن ہے اگر فکر تاریخ کی بر تو ای ہو رقم کر بیستہ بہار سخن ہے

ولہ در سند

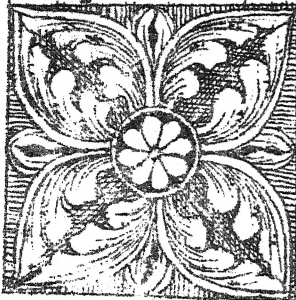
نطق کا کلیات طبع ہوا طبع محمد بدو الدجاسی سلطان یہ محض لکھا خوش بر قلم نطق فصاحت ہے

طبع شد کلیات حضرت نطق	اوست در زمان یگانہ دهن	قلم خوش سال طبع نگاشت	کلیات لطیف شعر و سخن
دولہ درسنہ سمیت			
کلیات نطق چون مطبوع شد	مشتی مد عطار د از سببا	خوش سال طباعش نہ در تم	طبع شد این نظم کوشش قلم
قطعه تاریخ بکھر شاعر شیرین زبان	شیو ابیان منشی ممتاز صاحب اور غمہ زاد مصنف سبیلہ الہیہ	تہذیب نگار کی تواریخ	کلام و شعرین بن و تحریر
قطعه تاریخ بکھر شاعر خوش فکر منشی مشرف احمد صاحب اور غمہ زاد مصنف صاحب			
حضرت نطق سے مخمور کا	چپ بجا آج لاجواب کلام	ہے مشرف یہ طبع کے تاریخ	غمہ ویدہ انتخاب کلام
قطعه تاریخ بکھر عالم علوم عقلی	عقلی مولوی منشی مظفر احمد صاحب بہر مخلص بن مولیٰ منشی غایت احمد صاحب اور غمہ زاد مصنف		
چو ویدہ کلیات نطق شد طبع	اجرت بندش و الفاظ رنگین	نو شتم ہی بہر تاریخ طبعش	زہی گلزار و گہا منی غنائین
قطعه تاریخ بکھر مولوی سید احمد صاحب بن منشی غایت احمد صاحب اور غمہ زاد مصنف			
چو ویدہ کلیات نطق رنگین	اگر حسن باغ رضوان ہی خیل ہو	ہوئی سید جو فکر سال مجھ کو	نو باغ فی کما مرغوثان
قطعه تاریخ بکھر ناظم فیضیال شاعر پیشانی منشی اگر ام الدین صاحب بیس کا کوری یا س شخص			
نطق خوش فکر کے چھ دیوان	مشتی کہن سخن سہ نام	از بی سال اقبال عباس	سخن پیشانی کرار قلم
قطعه تاریخ بکھر عالی منشی الطاف حسین صاحب فیضیال کوری			
شاعر ویدہ بیوئم دیوان بکھے	ایران جی سیر کا نہ کرتہ واکوتا	دیوان ہن کرد چمن طبع	چمن سے روم بیل شرا کے خدا
چو ویدہ دہر باغ نیاں کے	سورج ہر ایک سروی کے کلام	قربان لے تو بیل نظر کو ہو	منہ ہر ایک رنگ نیت کھلا ہو
الفصہ حسنہ ویکہ فیضیال کوری	سوسا لکھ جائی ہوا اسکا تھکا	منشی سال طبع کی تیر ہو	لکھ کلیات نطق کا پنج جیب گیا
قطعه تاریخ بکھر بلند منشی کاظم حسین صاحب غنی بیس کا کوری			
ہو طبع جب طبع کا کلیات	ہوئی مشتہر قدر دان سخن	غمی نے دم فکر تاریخ طبع	یکما زبہ گلستان سخن
قطعه تاریخ بکھر شاعر ناگ خیال حافظ محمد یوسف صاحب سدر بیس کا کوری			
طبع شد کلیات نطق مقبولان	چشت صاحب خان فی ایام	عبدالطیف بن منشی سہ نام	کلیات نطق شد مطبوع طبع اہل فہم
قطعه تاریخ بکھر زین مولوی عبد الباقی صاحب خلق نیک کوری			
طبع شد کلیات نطق راجع	نقارہ بدانت لطافت رنگین	غفہ بیگم طبع نور سال طبع	طبع این جزا شد مطبوع طبع خوا
چو ویدہ کلیات نطق کا دیوان رنگین	ہر ایک صریح سر و سانی	مراعات سی سنا جنتی لکھی	کلیں بن سنا
قلم نطق کہ مطبوع طبع پاکان کو	بیان چپ کیا طرز و شین ہو	لکھا چارہ صاحب بد سال طبع	کہ وادہ باغ نطق افروز ہی
قطعه تاریخ بکھر منشی مرتضیٰ حسین صاحب سہل خالص بیس کا کوری			
حضرت نطق کا کلام چپ	لا جواب اور سب خط ہے یہ	یون لکھا سال طبع سہل کا	واہ وادہ نطق دل پر چپ ہے یہ

قطعه تاریخ نیچو فکر سیا مولوی سید فضل حسین صاحب پیش کا کوری مدریں رسد گوجرا		چونیدیم کلیات نطق ای شوق		شکفته گلبن صمون کوشتم		برای سال طبعش بتامل		کلام مخب موزون		نوعمر	
۱۲۹۲		قطعه تاریخ نظر منشی کاظم حسین صاحب پیش کا کوری		ز نطق مکتبہ و طبع گردید		حجب مجموعہ لغزو و گراسے		الگوای صاحب سال طبعش		که نظم لاجواب نطق نامے	
۱۲۹۳		قطعه تاریخ نظر منشی بهوج راج جوهر پیش کمر صلیب شاہجهان پور		چونیکے دونوں نطق کو نوازا		ایک سخن کا ہی جوش پر قلم		لکھ جو برے طبع کی تاریخ		شعربین شیل جلوه اجسم	
۱۲۹۴		قطعه تاریخ نظر منشی نادر علی صاحب بل مشن شیلا پور جو در سبند		چونار تصنیف نطق مکتبہ و		بشد مطبوع این عمدہ و داوید		من نئی طر برای سال طبعش		مکر کرم زبانی گلشن بین	
۱۲۹۵		قطعه تاریخ نظر منشی سید علی بن سید علی نظام احمد صاحب ہنداز تخلص مہر مطبع مع خزان رئیس خیر آباد		ساقیا جام برآوردہ پادشاہ		بعد غری لب بر لب آغوا		سانی فکر نومد و بہر توئی		اسکی نامی سخن رنگ لبت آمد	
۱۲۹۶		قطعه تاریخ نظر منشی سید علی بن سید علی نظام احمد صاحب ہنداز تخلص مہر مطبع مع خزان رئیس خیر آباد		مست کفایت زبانی و کلام		کا درین از لب آغوا		قوت ناطقہ از نطق جو توئی		لسان و سببش از لب آغوا	
۱۲۹۷		قطعه تاریخ نظر منشی سید علی بن سید علی نظام احمد صاحب ہنداز تخلص مہر مطبع مع خزان رئیس خیر آباد		مصرعہ تاریخ نیچو فکر سیا مولوی سید فضل حسین صاحب پیش کا کوری مدریں رسد گوجرا		۱۲۹۸		سہ پای خوبان دلکش ادا		۱۲۹۹	
۱۲۹۸		قطعه تاریخ نیچو فکر سیا صاحب طبع و کا حافظ سید سمیل حسن قار خلف اکبر سید محمد صادق صاحب الکتب مطبع صلیب نطق		کیا خوب نہیں قاریوان		دی نطق نے داد خوش حالی		تاریخ یا توئی طبع کے ہے		کیا طر سخن کی ہے نہ اسے	
۱۲۹۹		قطعه تاریخ از ساجد اکبر فصیحہ ران بلینج دوران		دیوان چہی بین نطق کی کیا		یا کہہ کلام سب کا ہے		اگر کہ زبان سے اسکی تاریخ		انصاف کی رو بس محبت	
۱۳۰۰		قطعه تاریخ از ساجد اکبر فصیحہ ران بلینج دوران		مژدہ کہ از طبع نو کلیات		غلطیہ افتاد و مجروح کہن		نطق کہ ان خاتر شاہدیت		مازہ از دشت مذاق سخن	
۱۳۰۱		قطعه تاریخ از ساجد اکبر فصیحہ ران بلینج دوران		غزل کردہن او چلید		رنگ طرب بست ہر سخن		سکہ مضامین و رنگین		صفہ دیوان ست زمین چین	
۱۳۰۲		قطعه تاریخ از ساجد اکبر فصیحہ ران بلینج دوران		بشوق دار این سخن جان من		مردہ و چندی لحد در کفن		شوق بی سالاد و چین		جلوہ ان گشت نگار سخن	
۱۳۰۳		قطعه تاریخ از ساجد اکبر فصیحہ ران بلینج دوران		دلہ		کجائی ای سمان بدین بیار ہر نشا ریر دین		کہ کلیات لطافت آئین طبع آمد ز حسن رنگ		۱۳۰۴	
۱۳۰۴		قطعه تاریخ از ساجد اکبر فصیحہ ران بلینج دوران		بجائی بنیخ و درختان بیار چشم نظار کا مان		چوبیت ابروی باہ سیا ہر اشارہ دو صد با		کہ جلوہ گریست جون و روسان ہر صفت ہر کارین		۱۳۰۵	
۱۳۰۵		قطعه تاریخ از ساجد اکبر فصیحہ ران بلینج دوران		دیکہ بیند نگاہ ز فرش چکد جلالت و حرف خوش		ز فیض آن استاد دوران نہر دوشہ ہند ان		بیا کہ خال رخ برنی رانم اسبت چشم بدین		۱۳۰۶	
۱۳۰۶		قطعه تاریخ از ساجد اکبر فصیحہ ران بلینج دوران		صحن لوام زرد و تاشب قبول کماش ساریاب		نوشہ در چار رنگین طبع جہا تاریخ کلام کلمہ		نو توئی آمد ہر ہر فن زبان شیرین سخن		۱۳۰۷	
۱۳۰۷		قطعه تاریخ از ساجد اکبر فصیحہ ران بلینج دوران		ز شوق ممنون بطن سخن کلام و رنگ نظر دین		نحوان چشمن زار ہمان بیاع طمٹش ہر انگیز		بجائی چشمن زار ہمان بیاع طمٹش ہر انگیز		۱۳۰۸	
۱۳۰۸		قطعه تاریخ از ساجد اکبر فصیحہ ران بلینج دوران		۱۳۰۹		۱۳۱۰		۱۳۱۱		۱۳۱۲	

صحیح نامہ غلط دیوانی رقم جو کہ متن میں ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۳	پڑ پڑ	پڑ پڑ	۵	۱۳	سپوٹا	پڑ پڑ	۵	۱۳	پڑ پڑ	پڑ پڑ
۶	۴	منصف	منصف	۶	۴	منصف	منصف	۶	۴	منصف	منصف
۷	۵	کئے کو	کئے کو	۷	۵	کئے کو	کئے کو	۷	۵	کئے کو	کئے کو
۸	۱۴	پاجاؤن	پاجاؤن	۸	۱۴	پاجاؤن	پاجاؤن	۸	۱۴	پاجاؤن	پاجاؤن
۹	۲	چاہتا والا	چاہتا والا	۹	۲	چاہتا والا	چاہتا والا	۹	۲	چاہتا والا	چاہتا والا
۱۰	۱۱	خیال نگ	خیال نگ	۱۰	۱۱	خیال نگ	خیال نگ	۱۰	۱۱	خیال نگ	خیال نگ
۲۰	۵	قاعدہ وہ	قاعدہ وہ	۲۰	۵	قاعدہ وہ	قاعدہ وہ	۲۰	۵	قاعدہ وہ	قاعدہ وہ
۳۳	۳	روز	روز	۳۳	۳	روز	روز	۳۳	۳	روز	روز
۳۸	۵	عمل کا	عمل کا	۳۸	۵	عمل کا	عمل کا	۳۸	۵	عمل کا	عمل کا
۲۹	۹	بزنس کل گیا	بزنس کل گیا	۲۹	۹	بزنس کل گیا	بزنس کل گیا	۲۹	۹	بزنس کل گیا	بزنس کل گیا
۳۳	۱۹	جو کہ سات	جو کہ سات	۳۳	۱۹	جو کہ سات	جو کہ سات	۳۳	۱۹	جو کہ سات	جو کہ سات
۳۴	۹	جانان	جانان	۳۴	۹	جانان	جانان	۳۴	۹	جانان	جانان
۳۵	۷	دوڑا	دوڑا	۳۵	۷	دوڑا	دوڑا	۳۵	۷	دوڑا	دوڑا
۳۶	۱۳	ایک	ایک	۳۶	۱۳	ایک	ایک	۳۶	۱۳	ایک	ایک
۳۷	۱۹	چکئے گا	چکئے گا	۳۷	۱۹	چکئے گا	چکئے گا	۳۷	۱۹	چکئے گا	چکئے گا
۳۸	۱۳	حیا طرح	حیا طرح	۳۸	۱۳	حیا طرح	حیا طرح	۳۸	۱۳	حیا طرح	حیا طرح
۳۹	۱۱	لازم سے	لازم سے	۳۹	۱۱	لازم سے	لازم سے	۳۹	۱۱	لازم سے	لازم سے
۴۰	۱۹	باصا	باصا	۴۰	۱۹	باصا	باصا	۴۰	۱۹	باصا	باصا
۵۰	۱۵	ترگوں کو	ترگوں کو	۵۰	۱۵	ترگوں کو	ترگوں کو	۵۰	۱۵	ترگوں کو	ترگوں کو
۵۱	۱۷	جان ہی چاہتا	جان ہی چاہتا	۵۱	۱۷	جان ہی چاہتا	جان ہی چاہتا	۵۱	۱۷	جان ہی چاہتا	جان ہی چاہتا
۵۶	۱۲	لوٹا	لوٹا	۵۶	۱۲	لوٹا	لوٹا	۵۶	۱۲	لوٹا	لوٹا
۶۰	۱۷	جلوہ بازی	جلوہ بازی	۶۰	۱۷	جلوہ بازی	جلوہ بازی	۶۰	۱۷	جلوہ بازی	جلوہ بازی
۷۴	۱۲	کہیے سے	کہیے سے	۷۴	۱۲	کہیے سے	کہیے سے	۷۴	۱۲	کہیے سے	کہیے سے
۷۷	۱۳	یکساں	یکساں	۷۷	۱۳	یکساں	یکساں	۷۷	۱۳	یکساں	یکساں




۲۳۶
صحت نامہ غلام دیوان اول جو کہ حاشیہ پر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۸	قند کر	قند کر	۸۱	۳۱	ڈرانڈاز	ڈرانڈاز	۱۴۹	۳۶	بروہ	وہ پر
۹	۸	چل گیا	چل گیا	۸۳	۳۶	نروار	نروار	۱۴۲	۱۵	دندن	دندان
۱۱	۲۶	جاری خاک	جاری خاک	۹۸	۲۹	ہون آگاہ	نہ آگاہ	۱۴۴	۸	واسطے	وصف سو
۱۲	۲۸	اشام	اشام	۱۰۲	۲۹	لا	ہم ادبکی	۱۶۶	۱۵	دکھاتا	دکھاتی
۱۳	۲۱	کراوٹے	کہاوٹے	۱۰۵	۴	بیداو	بیداو	۱۶۶	۲	یوکا	یون کیا
۱۹	۲۳	کسدام	کسدم	۱۰۸	۳۳	راچری	راچی چری	۱۶۶	۴	خدا تو	خدا تو
۲۱	۳	مرصنوبر	مرصنوبر	۱۱۵	۵	دلبر	دلبر کے	۱۹۳	۲۳	آنی	آنی
۲۲	۲۱	آگے	آگے	۱۱۸	۳	جانی بید	جانی کی بید	۱۹۴	۱۳	آئی	آئی
۲۶	۳۶	پریتا	ترپتا	۱۲۱	۳	مبتم	مبتم	۱۹۶	۱۰	چاک	چالاک
۳۲	۲۲	کوئی	کوئی	۱۲۲	۱۸	پہر آما	پہر آتا	۲۰۰	۶	جیسے	جیسے
۳۵	۳۰	اندہی	اندہی	۱۲۵	۳۵	ہو پیدا	پیدا ہو	۲۰۱	۱	جاکر	جاکر
۳۸	۳۱	خاتمہ	خاتمہ	۱۲۶	۲۶	گلکشت	گلکشت	۲۰۲	۳۶	نظارہ	نظارہ
۵۰	۱۳	پڑائی سنئے	پڑائی سنئے	۱۳۲	۲۸	برگ گل	برگ گل	۲۱۳	۱	تاریخ الم	ایسی تاریخ کا جو کہ
۵۲	۱۸	نغمین	نغمین	۱۳۳	۳۶	تو	تو	۲۱۴	۱۳	صافیان	صافیان
۶۱	۲۳	خچہ ترا	خچہ ترا	۱۳۶	۳	دوسرون	دوسرون	۲۱۴	۱۳	گلہ	گلہ
۵۸	۱	شام کے	صبح کے	۱۴۲	۲۰	رسید کال	رسید کال	۲۱۶	۱۹	نظر آئے	نظر آیا
۶۲	۱۰	نخل مزاج	نخل مزاج	۱۴۶	۲	کو	کوئی	۲۱۹	۱۵	نہیں ہے	نہیں ہے
۶۶	۲۱	دکھا اباد	دکھا اباد	۱۴۸	۲۸	بزرگ رنگ	بزرگ رنگ	۲۲۲	۸	پیشوئے	پیشوئے
۷۱	۱۰	آفتاد	آفتاد	۱۴۸	۳۴	شوخی ہے	شوخی ہے	۲۲۳	۲	لب رنگین	لب رنگین
۷۲	۱۳	گلبرے	گلبرے	۱۵۰	۱۴	نہیں ہو	نہیں ہو	۲۲۴	۱۰	چوڑائی	چوڑائی
۷۳	۲۳	نپاے	نپاے	۱۵۶	۲۹	دماک	دماک	۲۲۵	۲۵	چاکی	چاکی
۷۴	۳۶	جھاڑتا	جھاڑتا	۱۵۷	۳۶	سیرتین	سیرتین	۲۲۶	۳	خوف	خوف
۷۳	۱۵	فضل	فضل	۱۵۹	۳۵	چوڑاے	چوڑاے	۲۲۸	۳۸	تصور	تصور
۷۷	۷	بجا	بجا	۱۶۰	۳۱	قیمت	قیمت	۲۲۹	۱۴	کوئی	کوئی
۷۸	۲۶	استخوان	استخوان	۱۶۲	۲۹	چال	چال	۲۳۰	۱۴	کوئی	کوئی
۷۹	۳۱	ظالمونکو	ظالمونکو	۱۶۵	۳۶	جون	جون	۲۳۱	۳۱	ظالمونکو	ظالمونکو
۸۱	۲۱	کولو	کولو	۱۶۹	۱	حقان	حقان	۲۳۲	۲۱	کولو	کولو

صحت نامہ غلام دیوان حاشیہ
تمام ہوا

صحی نامہ غلط دیوان دوم جو کہ متن میں ہے ۲۳۵

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۳	بڑ بین	پڑ بین گے	۶۵	۱۳	سیدھا گے	پر جا گے	۱۸۶	۱۲	عام ہے	عام گے
۶	۴	مصنف	منصف	۶۶	۱۵	پتھوڑا	پتھوڑا	۱۹۰	۱۰	جتنے	جتنے
۷	۵	کسے کو	کسے تو	۸۳	۲	کیوں نہ	کیوں نہ	۱۹۲	۴	جمیت	جمیت
۸	۱۴	پاجاؤن	پاؤن	۸۶	۱۱	گرین	گر کرین	۱۳	۱۳	نکے	نکے
۸	۲	چاہتا والا	چاہتی والا	۹۲	۷	یہ ظلم ہے	یہ ظلم ہے	۱۹۸	۲	حسرت درد	حسرت درد
۱۲	۱۱	خیال نگ	خیال نگ	۹۶	۲	تار میں	تار میں	۱۹۹	۴	کارگر	کارگر
۲۰	۵	قاعدہ وہ	قاعدہ حلیانہ	۹۹	۱۹	اکھون	اکھون	۱۰	۱۰	پونگ	پونگ
			وہ غالب ہو گیا	۱۰۶	۱۷	تم	ہم	۲۰۸	۲	حمایت کر	حمایت کر
۲۳	۴	روز	روز	۱۱۳	۱۲	بیونامی ہے	بیونامی ہے	۲۱۱	۱۰	جب بوی	جب بوی
	۱۹	فریاد	فریاد		۱۹	نفل	نفل	۲۱۷	۱۹	جورمانی	جورمانی
۲۸	۵	عمل کا	عمل کو	۱۱۳	۱۲	جوشب	جوشب	۲۱۸	۱	دہونہا	دہونہا
۲۹	۹	بڑ من کل گیا	بڑ من کل گیا	۱۱۶	۷	ایسو	گیسو	۲۱۹	۶	زنگین گے	زنگین گے
۳۳	۱۹	جو کے ساتھ	جو کے ساتھ		۱۶	لا با	لا تا	۲۲۰	۶	رودین	رودین
۳۴	۹	جانان	جانان میں	۱۲۰	۲	روشن	روشنی	۲۲۱	۹	بہارانی	بہارانی
۳۵	۷	دوڑا	دوڑا	۱۲۲	۴	چار	چادر	۲۲۲	۱۹	چکنے	چکنے
	۱۳	ایک	ایک ایک	۱۲۸	۳	جی ہے	بے بین	۲۲۳	۱۱	بے بین	بے بین
۳۶	۱۹	چکنے کا	چکنے کا	۱۳۱	۱۳	گنہا	گنہا	۲۲۴	۶	جسنے	جسنے
۴۳	۱۳	حیا طرح	حیا کی طرح	۱۳۲	۷	خال خد	خال خد	۲۲۷	۱	ہزارگون	ہزارگون
۴۵	۱۱	لازم ہے	لازم ہے	۱۳۳	۱۰	سینے میں	سینے میں	۲۲۸	۵	پای بائی	پای بائی
۴۹	۱۹	باصا	باد صبا	۱۵۱	۴	زنگیو	زنگیو	۲۳۰	۱۰	کامیابی	کامیابی
۵۰	۱۵	ترگوٹو	ترگوٹو	۱۵۵	۱۸	بہر اپنا	بہر اپنا	تمام شدہ صحیح نامہ غلط دیوان متن			
۵۳	۱۷	جان ہی بہا	ایک کینچا	۱۵۷	۱۹	تماشا کی	تماشا کی				
			وقت میں	۱۶۱	۱۰	وقت کی	وقت کی				
۵۶	۱۲	لوٹا	لوٹا		۱۵	کال کل	کال کل				
۶۰	۱۷	جلوہ بازی	جلوہ بازی	۱۸۱	۱۶	ضامی جو	ضامی جو				
۶۲	۱۲	کے ہے	کے ہے	۱۸۳	۵	دوڑہ	دوڑہ				
	۱۳	یکسا	یکسا	۱۸۴	۱۰	مخار	مخار				

صحت نامہ غلط دلیوان اول جو کہ حاشیہ پر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۸	قند کر	قند کر	۸۱	۳۱	ڈرانڈاز	ڈرانڈاز	۱۴۹	۳۶	بروہ	وہ پر
۹	۸	چل گیا	چل گیا	۸۳	۳۶	نروار	نروار	۱۴۲	۱۵	دندن	دندان
۱۱	۲۶	جاری خاک	جاری خاک	۹۸	۲۹	ہون آگاہ	نہ آگاہ	۱۴۴	۸	واسطے	وصف ہو
۱۲	۲۸	انسام	انسام	۱۰۲	۲۹	لا	سم اذہلی	۱۶۶	۱۵	دکھانا	دکھانی
۱۳	۴۱	کراوٹے	کراوٹے	۱۰۵	۴	بیداو	بیداو	۱۶۷	۲	یوکا	یون کیا
۱۹	۲۲	کسدام	کسدام	۱۰۸	۳۳	راچی چری	راچی چری	۱۶۷	۴	خداو	خدا دی لو
۲۱	۳	سرو صوبہ	سرو صوبہ	۱۱۵	۵	دلبر	دلبر	۱۹۳	۲۳	آنی	آنی
۲۲	۲۱	آگے	آگے	۱۱۸	۳	جانی بعد	جانی کعبہ	۱۹۴	۱۴	آئی	آنے
۲۷	۳۶	پرہتا	پرہتا	۱۲۱	۳	جہتم	جہتم	۱۹۷	۱۰	چاک	چالاک
۳۲	۲۴	کوئی	کوئی	۱۲۲	۱۸	پہر آما	پہر آتا	۲۰۰	۷	جیسے	جب سے
۳۵	۳۰	اندھی	اندھی	۱۲۵	۳۷	ہو پیدا	پیدا ہو	۲۰۱	۱	جاگر	جاگر
۳۸	۳۱	خاتمہ	خاتمہ	۱۲۷	۳۷	گلکشت	گلکشت	۲۰۲	۳۷	نکلا	نکلا
۵۰	۱۳	پیرانی	پیرانی	۱۳۲	۲۸	برگ گل	برگ گل	۲۱۳	۱	تاریخ نامہ	ای ہون دلیوان تاریخ کا جو کچھ
۵۴	۱۸	غمین	غمین	۱۳۳	۳۶	لو	لو	۲۱۴	۷	صافیان	صافیان
۷۱	۳۳	غنجہ تری	غنجہ تری	۱۳۶	۳	دوسر دن	دوسر دن	۲۱۵	۱۴	گلہ	جگہ
۵۸	۱	شام کے	صبح کے	۱۴۲	۲۰	رسید کال	رسید کال	۲۱۶	۳۶	جلوہ جوں	جلوہ جوں
۶۳	۱۰	سیر مزاج	سیر مزاج	۱۴۷	۲	کو	کوئی	۲۱۷	۱۹	نظر آیا ہے	نظر آیا
۶۷	۲۱	دکھا اباد	دکھا اباد	۱۴۸	۲۸	بزرگ نگ	بزرگ نگ	۲۱۹	۱۵	نہیں ہے	نہیں ہے
۷۱	۱۰	آفتاد	آفتاد	۱۴۸	۳۴	شوخی ہے	شوخی ہے	۲۲۲	۸	پیشوئے	پیشوئے
۷۲	۱۳	گلہ کے	گلہ کے	۱۵۰	۱۴	نہیں ہو	نہیں ہو	۲۲۳	۳	لب رہیں	لب رہیں
۷۷	۲۲	نپاے	نپاے	۱۵۶	۲۹	دناک	دناک	۲۲۴	۱۰	چورائی	چورائی
۷۷	۳۶	جہازتا	جہازتا	۱۵۶	۳۶	سیرین بن	سیرین بن	۲۲۷	۳	چاکی	چاکہ
۷۳	۱۵	فضل	فضل	۱۵۹	۳۵	چوڑاے	چوڑاے	۲۲۸	۳۸	نصویر	نصویر
۷۷	۷	بچا	بچا	۱۶۰	۳۱	قیمت	قیمت	۲۲۹	۱۴	کوئی	کوئی
۷۸	۲۷	استخوان	استخوان	۱۶۲	۲۹	چال	چال	۲۳۰	۱۴	کوئی	کوئی
۷۹	۳۱	ظالمو کو	ظالمو کو	۱۶۵	۳۷	جون	جون	۲۳۱	۳۷	ظالمو کو	ظالمو کو
۸۱	۲۱	کو کو	کو کو	۱۶۹	۱	خفان	خفان	۲۳۲	۳۷	ظالمو کو	ظالمو کو

صحت نامہ غلط دلیوان حاشیہ
تمام پورا